نے فتح کیے پھر سنہ ۱۰۶۲ء میں مراکش کی طرف گیا یہاں زمین بنجر ہموار غیر آباد پڑی تھی۔ یہاں ایک شہر مراکش اُس نے آباد کیا جسکو اب موراکو کہتے ہیں اور اُسکو پایۂ دار السلطنت بنایا۔ پندرہ برس کے عرصہ میں اُس نے اپنے قرب وجوار کے شہروں فیض مکنیاس سبتہ طنجہ سلے مغربی مراکش کو اپنی حکومت میں لے لیا۔ ان فتوحات سے یوسف بن تاشفین کی شجاعت وسپہ سالاری ولشکر آرائی اور ملک داری کی بڑی شہرت ہوگئی تھی اور مرابطین کے سبب سے اسکا لشکر بھی بڑی شان وشوکت کا ہوگیا اسکو سپین میں عبادیہ سلاطین نے اپنی اعانت کے لئے بلایا اُس وقت اُنپر یہ مصیبت آ رہی تھی کہ الفنسو ششم اور بڑے بڑے جری اور بہادر عیسائی سرداروں نے انکو گھیر رکھا تھا اور یوسف نے جاکر ۲۳ اکتوبر سنہ ۱۰۸۶ء کو زل لاکا کے میدان میں عیسائیوں کو شکست دیکر ان کا کچومر نکال دیا اندلس کی حفاظت کے واسطے وہ تین ہزار بربری سپاہی چھوڑ کر خود افریقہ میں چلا آیا لیکن سنہ ۱۰۹۰ء میں سی دل بی (سیلی) کے بادشاہ نے پھر اس سے امداد کی التجا کی کہ وہ عیسائیوں کو انکے یہاں سے بھگائے اس دفعہ اس نے سپین کا ملک جتنا مسلمانوں کے قبضہ میں تھا اسکو سلطنت افریقہ کے ساتھ الحاق کرلیا اور اُس کو ایک صوبہ اپنی سلطنت کا بنا دیا باستثنا ٹولیدو کے جو عیسائیوں کے پاس رہا اور (زراگوسا) جو ہدیہ کے پاس رہا۔ المرابطین کی یہ فتح مستقل نہ تھی۔ انکی جوانمرد جفاکش سپاہ بھی اندلس میں رہ کر کمزور ہوگئی۔ اور عیسائیوں کی مستقل پیشقدمی کی اچھی طرح سد راہ نہ ہوسکی۔ انکو جو طاقت بحری بحرمتوسط میں حاصل ہوئی تھی اور اس میں ضعف آگیا تھا اسکے بحال کرنے کا ارادہ نہیں کیا اور فقط اسی پر قناعت کی کہ الجیریا۔ ٹیونس۔ ترپولی مسلمانوں کے پاس رہے اس خاندان مرابطین کا ایک ہی صدی کے اندر خاتمہ ہوگیا۔ اُنہوں نے بہادرانہ و دلیرانہ چڑھائی تمام شمالی افریقہ اور جنوبی سپین میں کی اور کسی اپنے رقیب کے گھر کو سلامت نہ چھوڑا۔

۵۲۴ھ۔۶۶۸ھ الموحدین (تمام شمالی افریقہ) ۱۱۳۰۔۱۲۶۹ء

فرقہ الموحدین کا پیشوا ابو عبد اللہ محمد بن تومرت ہے۔ وہ بربر کی قبیلہ مسمودا میں جبل سوس کا باشندہ تھا وہ بڑا صالح اور علم شریعت حدیث نبوی و اصول فقہ سے ماہر تھا۔ لسان عرب و مغرب میں بڑا فصیح تھا اور شدید الانکار ایسا کہ جس شخص کو شرع اسلام کے خلاف کام کرتے دیکھتا اُسکو بغیر

کے نہیں رہتا۔ اسکو اسی میں لذت آتی تھی کہ بہت لوگ اسکو اذیت پہنچائیں۔ وہ دنیا کے اسباب میں سے سوا عصا و پھٹے پرانے کپڑوں کے نہیں رکھتا تھا اس کے زہد کی نوبت جنون تک پہنچ گئی تھی اُسنے اپنا مہدی نام رکھا تھا ۵۲۲ھ/۱۱۲۸ کو وہ مرگیا اور فرقہ الموحدین کی امارت اپنے دوست اور انیس جلیس عبد المومن کو سپرد کر گیا ۵۳۴ھ/۱۱۴۰ میں عبد المومن کی فتوح کا دور شروع ہوا اسنے المرابطین کے لشکر کو بالکل تباہ کر کے اوران۔ تلمسان۔ فاس۔ سلا۔ سبتہ۔ اور اغمت ان سب کو دو برس کے عرصہ میں فتح کیا۔ اور ۵۴۱ھ/۱۱۴۶ میں مراکش کا گیارہ مہینے محاصرہ کر کے فتح کیا اور خاندان المرابطین کا خاتمہ کر دیا ۵۴۲ھ میں اسنے سپین میں سپاہ بھیجی اور پانچ سال کے عرصہ میں سپین کی اکثر بلاد کو فتح کر لیا اور اپنا لقب امیر المومنین رکھا۔ اور مراکش و سپین پر قبضہ کیا اور اُسنے مشرق کی طرف فتح ظفر حاصل کی ۵۴۷ھ/۱۱۵۲ میں الجیریا میں سے حمادیہ خاندان کی سلطنت کو خارج کیا۔ طونس میں جو خاندان نیریہ کے جانشین نورمن ہو رہے تھے انکو باہر نکال کر تریپولی کی تسخیر کرنے سے اُسکی سلطنت میں سرحد مصر سے بحر اٹلانٹک تک کل ساحل اور اسلامی سپین آگیا۔ اسکے جانشینوں کو یہ خطرہ عظیم پیش آیا کہ عیسائی جہادیوں نے ۶۳۲ھ/۱۲۳۵ میں لاس نواس میں مسلمانوں کو بڑی شکست دی جس سے الموحد کا خاندان سپین کے جزیرہ نما سے خارج ہو گیا۔ غرناطہ میں جو نصریہ مسلمان تھے انھوں نے عیسائیوں کا سخت مقابلہ کیا اور جب تک انکا دار الظفر نہ فتح ہوا انھوں نے مقابلے سے ہاتھ نہیں اٹھایا مگر آخر کار فردیننڈ ایزبلا نے مسلمانوں کو ملک سپین سے ۱۴۹۲ء میں بالکل خارج کر دیا جسوقت مسلمانوں کے ہاتھ سے ملک سپین نکل گیا افریقہ میں خاندان الموحدین کی سلطنت میں تنزل آگیا صلاح الدین نے تریپولی کو ان سے ۵۸۲ھ میں چھین لیا اور ٹیونس میں جو انکی طرف سے نائب خاندان حفصیہ کے رہتے تھے انھوں نے بھی اطاعت سے کنارہ کشی کی اور اپنی خود مختار سلطنت ۶۲۵ھ/۱۲۲۸ میں بنائی اور الجیریا کے مغرب میں تلمسان میں بھی خاندان زیانیہ نے یہی طریقہ اختیار کیا اور ۶۳۳ھ/۱۲۳۵ میں ایک جدا اپنی حکومت بنائی۔ مراکش کے تخت کے لیے بھی بہت سے مدعی کھڑے ہوئے۔ کوہستانی قوموں مرینیہ نے خاندان الموحدین کی دار السلطنت مراکش کو فتح کر کے ۶۶۸ھ/۱۲۶۹ میں اس خاندان کا خاتمہ کر دیا +

۶۲۵ ۹۴۱ | ۱ حفصیہ (ٹیونس) ۱۲۲۸ - ۱۵۳۴ -

الموحدین نے ٹیونس میں اپنی طرف سے اول اول اپنا نائب حفص کو بنایا اور یہ نیابت نسلاً بعد نسلٍ اس خاندان میں چلی آئی۔ پھر یہ خاندان خود مختار اور آزاد ہو گیا۔ اس خاندان نے تین سو برس تک ٹیونس میں نہایت عدل و انصاف و فرزانگی سے حکمرانی کی۔ اہل اٹلی کے ساتھ دوستانہ تجارت کا بازار گرم رکھا۔ مگر امیر البحر خیر الدین بربروسا نے ۱۵۳۴ء میں ٹیونس کو سلطان عثمان کے نام سے فتح کر لیا۔ شہنشاہ چارلس پنجم نے حفصہ بادشاہ کو پھر ۱۵۳۵ء میں ٹیونس میں بحال کیا۔ اور ٹیونس کے اندر گولیتا کے قلعہ میں سپین کی سپاہ رکھی۔ اس صوبہ کی حکومت اکثر بحری لٹیروں کے ہاتھ میں رہی جنھوں نے ٹیونس کو دوبارہ ۱۵۶۸ء میں لے لیا اور گولیتا کو ۱۵۷۴ء میں۔ اس کے بعد وہ سلطنت عثمانیہ کا ایک ضلع ہو گیا۔ ۱۸۸۱ء میں ٹیونس عملاً فرانس کے قبضہ میں آ گیا۔ ۱۵۱۰ء میں جو ٹیونس کی مملکت میں سے اہل سپین نے تری پولی کو کتر لیا تھا ۱۵۵۱ء میں سلطنت عثمانیہ پر اسکا اضافہ ہو گیا

۶۳۳-۷۹۶ ۲۲ خاندان زیانیہ الجیریا ۱۲۳۵-۱۳۹۲

دولت الموحدین کی طرف سے الجیریا میں خاندان زیانیہ جو نائب ہوتا تھا اُس نے بھی اپنے ہمسایہ حفصہ کا طریقہ اختیار کیا کہ آقاؤں کو ضعیف دیکھ کر خود خود مختار اور ذی اقتدار ہو گیا انکا دار السلطنت تلمسان تھا۔ ۷۹۶ھ (۱۳۹۲) میں مراکش مرینیہ نے زیانیہ حکومت کا گلا گھونٹ کر بیجان کر دیا +

بحری قوت اور سلطنت عثمانیہ

سولھویں صدی سے انیسویں صدی تک شمالی افریقہ کے اضلاع الجیریا۔ ٹیونس۔ تری پولی سلطنت عثمانیہ میں ہو [illegible] انکو بربری بحری قوت نے سلطنت میں داخل کیا تھا۔ اس سے پہلے سپین نے ساحل افریقہ پر اپنے بڑے مستحکم مقامات بنائے تھے۔ مگر خیر الدین امیر البحر سلطنت عثمانیہ نے اہل سپین سے اکثر مقامات چھین لئے اور ٹیونس کو دولت حفصہ سے چھین لیا +

۱۵۱۶ء میں صوبہ الجیریا اور ۱۵۶۸ء میں ٹیونس اور ۱۵۵۱ء میں تری پولی سلطنت عثمانیہ میں داخل ہوئے۔ الجیریا میں قسطنطنیہ کی طرف سے ۴۹ پاشا مقرر ہوئے اور پھر ۱۶۷۱ء میں الجیریا کے خود سر ترکی بازادہ سپاہی اپنے میں سے حاکم مقرر کرنے لگے جنکا لقب دآ انھوں نے رکھا تھا (اسی سے دایہ مشتق ہے) جس سے پاشاؤں کی حکومت کو زوال آ گیا۔ پھر ۱۷۱۰ء میں دآ دو عہدوں کا کام دینے لگا۔

۱۸۳۰ء میں فرانسیسیوں نے الجیریا پر قبضہ کرلیا۔ ٹیونس میں سلطان روم کی طرف سے
مقرر ہوتے تھے ۱۵۷۴ء کے بعد جو حکومت رہی بہ تر ترکی کی سپاہ نے اپنے میں سے ایک حاکم مقرر کرنا شروع کیا
جسکا لقب انہوں نے بے رکھا تھا اسکو ۱۸۸۱ء میں فرانسیسیوں نے لے لیا۔ تریپولی میں ابتک سلطان روم
کی طرف پادشا مقرر ہوتے ہیں۔ شمالی افریقہ کے صوبوں میں صرف مراکش میں کبھی عیسائیوں کا
تسلط نہیں ہوا اگرچہ ساحل پر اہل اسپین نے بہت مستحکم قلعہ بنا رکھے ہیں اور سیوٹہ انکے پاس ہے انگریزوں
نے تنجیر کو ایک دفعہ لے لیا تھا مگر اسکو اپنی غفلت سے کھو دیا +

۵۹۱ - ۸۷۵ ۲۳ مرینیہ - مراکش) ۱۱۹۵ - ۱۴۷۰

مرینیہ کا خاندان ۵۹۱ھ / ۱۱۹۵ء سے مراکش کے مختلف زمینوں پر حکومت کرتا تھا مگر ۶۶۸ھ / ۱۲۶۹ء تک انکو
یہ حوصلہ نہیں ہوا کہ وہ الموحدین کی دار السلطنت پر دست درازی کرکے قبضہ کر لیتے مگر اس سن
میں انھوں نے اُسپر قبضہ کر کے ۶۹۶ھ / ۱۲۹۶ء میں مغربی الجیریا کا ملک بانیہ سے چھین کر شامل کر لیا۔ اُن کو
اپنے ہی خاندان کے شعبے وطاسیوں نے برباد کر دیا اور خود انکا قائم مقام ہو گیا۔

۹۵۱ = ۱۳۱۱ ۲۴ شریف (مراکش) ۱۵۴۴ = ۱۸۹۳

شریف سے مراد یہاں سید ہے۔ اہل مراکش اپنے تئیں حسنی سید بتاتے ہیں ۱۵۱۵ء میں یہ شریف
سرودنت میں فرمانروا تھے اور مراکش اور فاس کو انھوں بہت بہت جلد اپنے قبضہ میں کر لیا تھا
مگر انکی سلطنت کا آغاز ۹۵۱ھ / ۱۵۴۴ء سے شروع ہوتا ہے۔ اس خاندان کے دو شعبے ہوئے ایک حسنی شریف
اور دوسرا فلالی شریف چھ برس تک ان دونوں میں لڑائی جھگڑا رہا انکی حدود سلطنت تو وہی
رہیں جو آجتک ہیں مگر ان حریفوں اور رقیبوں میں سے ایک شریف فاس میں دوسرا شریف اسکے
مقابل میں مراکش میں رہتا تھا۔ یہ شریف اپنے تئیں خلیفہ اور امیر المومنین کے لقب کا مستحق سمجھتے ہیں

فصل چہارم مصر و شام

۲۵ طولونیہ ۲۶ اخشیدیہ ۲۷ فاطمیہ ۲۸ ایوبیہ ۲۹ مملوک عثمانلی ۳۰ خدیو۔

مسلمانوں کے عہد سلطنت میں مصر و شام اکثر ایک سلطنت میں شامل رہے ہیں۔ شام ۱۳ھ / ۶۳۴ء
اور مصر کو ۲۰ھ / ۶۴۱ء میں اہل عرب نے فتح کیا تھا مصر میں آغاز فتح سے ۲۵۴ھ / ۸۶۸ء تک ۱۰۸ حاکم اپنی طرف سے

خلفاء بنی امیہ اور خلفاء عباسیہ نے مقرر کئے۔ مگر ۲۵۴ھ میں احمد بن طولون ایسا حاکم مقرر ہوا کہ اُسنے اپنی ایک آزاد سلطنت جمائی اور ۳۰ برس تک اسکے خاندان میں وہ چلی اس خاندان کی سلطنت کے ختم ہونے کے کچھ عرصے کے بعد اخشیدیہ خاندان کی سلطنت قائم ہوئی بجز بعد زمانہ متوسط میں خلفاء فاطمیہ نے سلطنت بڑی شان و شوکت سے کی۔ اس آخر سلطنت کے زمانہ میں ملک شام میں آزادانہ سلطنت مرداسیہ۔ بویہ۔ زنگیہ خاندانوں نے کی مگر سلطان صلاح الدین نے پھر انکو مصر کی سلطنت میں داخل کر لیا سلطان صلاح الدین خاندان ایوبیہ کا بانی ہے۔ یہی صورت ان دونوں ملکوں کی اس زمانہ تک رہی کہ دونوں سلطنت عثمانیہ کے جدا جدا صوبے بن گئے ۱۸۳۱ء میں ابراہیم پاشا نے جو محمد علی کا بڑا بیٹا تھا ملک شام کو سلطنت مصر میں شامل کر لیا یوروپ کی سلطنتوں نے ۱۸۴۱ء میں پھر سلطان روم کو اُسنے دلا دیا اب وہ ترکی ولایت ہے یعنی ترکوں کی سلطنت میں ہے +

۲۵۴ - ۲۹۲ھ ۲۵ دولت طولونیہ ۸۶۸ - ۹۰۵ء

طولون ایک ترکی غلام تھا جسکو بخارا کے امیر نے خلیفہ مامون کو تحفتہً بھیجا تھا۔ دار السلطنت بغداد میں رہکر وہ بڑے درجہ پر پہونچ گیا اُسکے مرنے کے بعد ۲۴۰ھ میں اُسکا بیٹا احمد اپنے باپ کے منصب پر مقرر ہوا اور ۲۵۴ھ میں مصر میں نائب مقرر ہوا اور یہاں وہ عملاً خود مختار ہو گیا۔ ۲۶۴ھ میں اُسنے ملک شام کو بھی اپنی سلطنت میں داخل کر لیا۔ یہ سلطنت اس خاندان میں ۲۹۲ھ تک قائم رہی اور پھر اُسکا خاتمہ ہو گیا۔ قسطاط اور قاہرہ کے درمیان اس خاندان کا دار السلطنت قطاعی تھا۔ وہ دولتمندی اور عیش و عشرت میں نامور تھا اور بڑی بڑی عمارات عالیشان اُسنے بنائیں +

۳۲۳ - ۳۵۸ - ۲۶ دولت اخشیدیہ ۹۳۵ - ۹۶۹

بعد خاندان طولونیہ کے کچھ عرصہ تک مصر و شام میں پھر خلفاء عباسیہ بغداد کی طرف سے حاکم مقرر ہوتے گئے مگر انکی حکومت غیر مستقل غیروں کی مرضی پر موقوف رہی۔ محمد اخشید نے اپنے خاندان کی سلطنت جمائی جیحوں کے پرے فرغانہ کے حاکموں کا لقب اخشید تھا۔ محمد اخشید

فرغانہ کے امیر طغج کا بیٹا تھا جو خلیفہ بغداد کی طرف سے وہاں مقرر تھا۔ طغج دمشق کا
حاکم مقرر ہوا مگر ذلیل و خوار ہو کر وہ قید خانہ میں مر گیا۔ محمد کی خوش نصیبی سے باپ کی بدنصیبی
کا معاوضہ ہو گیا۔ المقتدر باللہ خلیفہ بغداد نے ۳۱۶ھ میں اُس کو رملہ کا حاکم مقرر کیا اور راضی خلیفہ
بغداد نے اُسکو ۳۱۹ھ میں دمشق کا حاکم مقرر کیا اور ۲۳ رمضان ۳۲۳ھ کو وہ مصر کا حاکم مقرر ہوا
۳۲۷/۹۳۸ میں اُسنے اپنا لقب اخشید رکھا۔ ۳۳۳ھ میں اُسنے ملک شام کو اپنی سلطنت میں داخل کر لیا۔
اور آیندہ سال میں مکہ و مدینہ کو بھی اُسپر اضافہ کیا +

۲۹۷ - ۵۶۷ھ دولت بنی فاطمہ ۹۰۹ - ۱۱۷۱ء

۲۹۷/۹۰۹ھ میں خلفاء سادات کی افریقہ میں ابتدا ہوئی اور اُنکی سلطنت کا خاتمہ ۵۶۷/۱۱۷۱ میں ہوا
اول خلیفہ سادات ابو محمد عبد اللہ ہوا۔ دولت ادریسیہ نے افریقہ میں دولت سادات بنی فاطمہ کے
لئے سلطنت کا دروازہ کھول دیا تھا۔ بہت سے شیعی داعی پیدا ہو گئے تھے۔ جو شیعہ مذہب
کی طرف قبائل بربر کی دعوت کرتے تھے۔ اب ایک نیا پیشوا عبید اللہ پیدا ہوا جسنے اپنا لقب
المہدی رکھا اور خلافت اور امیر المومنین ہونے کا دعویٰ کیا۔ ۲۹۷/۹۰۹ میں اُسنے دولت اغلبیہ
کی بقیہ کو بھی باقی نہ رکھا اور شمالی افریقہ کا باستثناء مراکش دار السلطنت ادریسیہ کے خود مالک ہو گیا
اور ۳۰۳ھ میں موضع مہدیہ جو تیونس کے قریب تھا بڑا شہر بنایا اور اُسکو اپنی دار السلطنت مقرر
کیا۔ نصف صدی کے بعد انھوں نے مصر اور شام کو بھی اپنی سلطنت میں شامل کر لیا۔ اُنکے سپہ سالار
جواہر نے ۳۵۸/۹۶۹ھ میں خاندان اخشیدیہ کے ایک طفل خرد سال سے مصر چھینا اور قاہرہ کی بنیاد
رکھی اور اُسکی فصیل نہایت مضبوط بنائی اور جنوبی شام کو بھی اسی سنہ میں فتح کر لیا۔ ۳۸۱/۹۹۱ھ
حلب بھی سلطنت میں داخل ہو گیا۔ اب اس سلطنت کی وسعت صحراء شام اور اوطیس سے
لیکر مراکش تک وسیع ہو گئی۔ یہ اس سلطنت نے بڑی غلطی کی کہ قیروان اور مہدیہ سے دار السلطنت کو قاہرہ
میں منتقل کیا جسکا بیان ہم پہلے کر چکے ہیں کہ جسکے سبب سے مغربی اضلاع اُنکی حکومت سے نکل گئے
نورمن نے ۱۰۷۱ء میں سسلی کو ۱۰۹۰ء میں مالٹا کو ۱۱۴۶ء میں ترپولی کو ۱۱۴۸ء میں مہدیہ
اور قیروان کو اُن سے چھین لیا مگر بنی فاطمہ کے خلفاء کی سلطنت مدتوں تک مصر و شام

میں بڑی شان و شوکت کی رہی اور اسمیں تنزل نہیں آیا اور تمام ممالک مشرقیہ میں انکی دولت تجارت عظیم الشان جاری رہی ۵۶۷ھ/۱۱۷۱ء میں صلاح الدین نے اس سلطنت کا خاتمہ کر دیا۔

۵۶۴ – ۶۴۸ھ ۲۲ دولت ایوبیہ مصر و شام ۱۱۶۹ – ۱۲۵۰ء

دولت ایوبیہ کی ابتدا ۵۶۴ھ کی ماہ ربیع الاول سے ہوئی۔

شادی کے دو بیٹے شیرکوہ اور ایوب تھے۔ شیر دوین کا وہ رہنے والا تھا ابن اثیر لکھتا ہے کہ اصل ان دونوں کی اکراد ہے یعنی وہ کردستان کے رہنے والے تھے وہ دوابہ میں رہتے تھے عراق میں چلے آئے تھے ایوب بڑا شیرکوہ سے تھا وہ بہروز سلجوقی کو توال بغداد کے پاس رہا کرتا تھا اس کوتوال نے اسکو شہر تکریت کا محافظ مقرر کر دیا تھا پھر یہ دونو بھائی عماد الدین زنگی کی خدمت میں رہنے لگے۔ عماد الدین نے شہر بعلبک کا محافظ ایوب کو مقرر کر دیا اور پھر وہ لشکر دمشق کا بڑا سردار ہو گیا شیرکوہ عماد الدین کے مرنے کے بعد اُسکے بیٹے نور الدین پاس رہنے لگا اُسنے اُس کو شہر حمص اور رحبہ عطا کئے اور اسکی شجاعت دیکھکر اپنے لشکر کا سپہ سالار مقرر کیا۔ عاضد الدین خلیفہ مصر فرنگیوں اور شاور کے ہاتھ سے تنگ تھا اُسنے نور الدین سے امداد کی التجا کی۔ نور الدین نے شیرکوہ او صلاح الدین کو بھیجا اُنھوں نے ملک مصر کے فساد اور جھگڑوں کا فیصلہ کر دیا عاضد الدین نے شیرکوہ کو اپنا وزیر مقرر کیا اور اُسکو وہ اختیارات دیئے جو پہلے کسی خلیفہ نے وزیر کو نہیں دی تھی جب شیرکوہ ۵۶۴ھ/۱۱۶۹ء میں اس دنیا سے رخصت ہوا تو اسکے بھتیجا کی جگہ صلاح الدین وزیر مقرر ہوا اور عاضد الدین نے سارا ملک اُس کو سپرد کر دیا اسطرح اس سنہ میں وہ مصر کا بالکل مالک ہو گیا گو خلیفہ بنی فاطمہ عاضد تین برس تک زندہ رہا ۵۶۷ھ/۱۱۷۱ء کے اول مہینے میں قاہرہ میں خلیفہ عباسیہ مستضی کا نام بجائے عاضد کے خطبہ میں پڑا گیا۔ اُسپر کچھہ فساد نہیں ہوا۔ اور مصر کی حکومت شیعہ خلفاء سے پھر اہل سنت خلفاء کے ہاتھ میں آ گئی حجاز کے مقدس شہروں میں اکثر سلاطین مصر کا قبضہ رہتا تھا ۵۶۹ھ/۱۱۷۳ء میں صلاح الدین نے اپنے بھائی توران شاہ کو یمین کا حاکم مقرر کیا ۵۶۹ھ/۱۱۷۴ء میں تریپولی کو نورمن سے صلاح الدین نے چھین لیا اسی سال میں نور الدین نے وفات پائی شام کی حملہ آوری کے لیے رستہ کھلا ۵۷۰ھ/۱۱۷۴ء میں دمشق میں صلاح الدین داخل ہوا اور شام ملک شام کو ملا مارا۔ ۵۷۰-۵۸۲ھ میں باوجود زنگیوں کی مخالفت

سے اُسنے اپنی سلطنت کو دریاے فرات تک پھیلا دیا جب نورالدین کے بیٹے صالح کا انتقال ہوا تو ۵۷۹ھ ۱۱۸۳ میں موصل پر قبضہ کر لیا اور ۵۸۱ھ میں عراق عرب کے بہت سے امیروں کو اپنا خراج گزار اور تابع بنایا۔ اب جیسا دریاے فرات سے لیکر دریاے نیل تک سوا ان گڑھیوں کے جو عیسائی جہادیوں کے پاس تھیں وہ فرمانروائی کرتا تھا جنگ حطین ۴ جولائی ۱۱۸۷ء کو ہوئی تھی جس کے سبب سے اورشلیم سے عیسائی سلطنت اُٹھ گئی اور تین مہینے کے اندر بیت المقدس پر صلاح الدین کا تسلط ہو گیا اور کوئی قلعہ عیسائی پاس سواے تائر کے باقی نہیں رہا۔ اہل یورپ کو جب یہ حال معلوم ہوا تو جہاد کے لئے تیسری دفعہ آمادہ ہوئے اور انگلستان کا بادشاہ رچرڈ اور فلپ آگسٹس شاہ فرانس دونوں ۱۱۹۰ء میں بیت المقدس کی طرف چلے اور ۱۱۹۱ء میں عکہ کے محاصرہ میں دونوں شریک ہو گئے ڈیڑھ برس تک یہ جہاد جاری رہا اور ۱۱۹۲ء میں تین برس کے لئے صلح ہو گئی جس سے اس لڑائی سے کوئی فائدہ عیسائی جہادیوں کو نہیں ہوا سلطان صلاح الدین ۲۷ صفر ۵۸۹ھ ۱۱۹۳ء بارہ روز بیمار رہا اور پھر دار فنا سے سفر کیا۔ وہ تکریت میں ۵۳۲ھ میں پیدا ہوا تھا عمر اُسکی ۵۷ برس کی تھی ۲۴ برس تک ملک مصر پر حکومت کی اور ۱۹ برس شام میں سلطان کے مرنے کے بعد اُسکے بھائیوں بھتیجوں نے اس وسیع سلطنت کے حصے کر کے تقسیم کر لیا۔ اس خاندان میں اُسکے بھائی سیف الدین عادل نے بڑا نام پایا اور بتدریج بڑے اعلیٰ درجہ پر پہنچا۔ ابتدا میں سلطان صلاح الدین کے بیٹے اسطرح فرماں روا مقرر ہوئے کہ افضل دمشق میں عزیز قاہرہ میں ظاہر حلب میں۔ ۵۹۲ھ ۱۱۹۶ میں افضل کی جگہ دمشق میں عادل مقرر ہوا اور اور عزیز کے جانشین منصور کی جگہ بھی ۵۹۶ھ ۱۱۹۹ میں قاہرہ کے اندر عادل مقرر ہوا حلب ۶۵۸ھ ۱۲۶۰ تک سلطان کی اولاد کے قبضہ میں رہا۔ عادل نے مصر اور شام کے بڑے حصہ میں ۵۹۲-۵۹۶ کے اندر سلطنت حاصل کر لی اور ۵۹۸ھ ۱۲۰۱ میں اپنے بیٹوں میں سے ایک بیٹے کو عراق عرب کا حاکم مقرر کیا غرض دولت ایوبیہ میں عادل بڑا اقبال مند ہوا اور بڑے کروفر کے ساتھ سلطنت کی ۶۱۵ھ ۱۲۱۸ میں اس نے انتقال کیا۔ اُسکی اولاد مختلف ملکوں میں سلطنت کرتی رہی اور اُسکی شاخیں مصر۔ دمشق۔ عراق عرب میں حکمراں ہیں یہ سب عادل کی اولاد میں سے تھیں مگر حماہ اور یمن میں خاندان ایوبیہ کی اور شاخوں کی اولاد فرماں روا رہی۔

۶۴۳ھ / ۱۲۴۵ء میں مصر میں عادل ایوبیہ کی شاخ عظیم سلطنت کرتی تھی اور اکثر ممالک شام بھی انکے تحت حکومت رہتا تھا اسنے بحری مملوک (غلاموں) کو سلطنت کی راہ دکھادی۔ دمشق میں جو اس خاندان کی شاخ سلطنت کرتی تھی وہ شام کی سلطنت کے لئے ان شاخوں سے لڑتی تھی جو مصر و حلب میں حکومت کرتی تھیں ان دونوں کو تاتار کے چنگیز خان نے ۶۵۸ھ / ۱۲۶۰ء میں ٹھکانے لگادیا اور برباد کردیا۔ یہی حال عادل کے جانشینوں کا عراق عرب میں ۶۴۳ھ / ۱۲۴۵ء میں اسنے کیا۔ مملوک نے ان سے ۶۶۱ھ / ۱۲۶۲ء میں شامی سالکو چھین لیا ۶۵۸ھ / ۱۲۶۰ء کے شروع میں عرب میں دولت ایوبیہ کی جگہ دولت مملوکیہ قائم ہوئی مگر حماہ میں سلطان صلاح الدین کے خاندان کی ایک شاخ ۷۴۲ھ / ۱۳۴۱ء تک سلطنت کرتی رہی گو کبھی کبھی اس میں خلل آگیا ابوالفداء نے ان سب کا حال مفصل لکھا ہے +

۲۹ مملوک سلاطین مصر ۶۵۰ - ۹۲۳ / ۱۲۵۲ - ۱۵۱۷

مملوک جسکے معنی غلام کے ہیں اسکا اطلاق اکثر سفید رنگ کے غلام پر کیا جاتا تھا مصر کے مملوک سلاطین ترکی اور سرکیشی غلام تھے سلطان صالح ایوبیہ کو ان غلاموں کا بڑا شوق تھا اسلئے ان کو خاص اپنی ذات کے محافظ سپاہ میں بھرتی کیا تھا۔ ایک عورت درۃ الشجر دولت سلاطین مملوک کی بانی ہوئی ہے وہ ملک صالح کی بیوی تھی جسکے مرنے کے بعد اسنے اپنے خاوند کے غلام ایبک ترکمانی سے نکاح کیا اور اسکو اس سبب کہ اسنے بدرالدین لولو حاکم موصل کی بیٹی سے نکاح کرنے کا ارادہ کیا تھا حمام میں مرواڈالا۔ ملک مصر میں اسکا خطبہ پڑھا گیا مگر اسکے ساتھ برائے نام خاندان ایوبیہ میں سے موسی ابن یوسف شریک تھا درۃ الشجر سے سلطنت کا سلسلہ غلاموں کے خاندان میں یعنی مملوک میں چلا۔ ان غلاموں کے خاندان کے شعبے تھے ایک بحریہ (دریائی) اور دوسرا برجی (قلعہ) کہلاتا تھا۔ ان دونو شاخوں نے شروع سولہویں صدی تک سلطنت کی۔ اگرچہ ان سلاطین کی سلطنت تھوڑے تھوڑے دنوں رہی بہت سے ملکی جھگڑے اور قضایا باہم رہے اور سلاطین قتل ہوتے رہے مگر انکی سلطنت کا نظم و نسق بخوبی قائم رہا کچھ خلل نہیں پڑا ظاہر زبان حال سے پکار رہا ہے کہ انکو کیسا عمارت کا شوق اور علوم و فنون کا ذوق تھا۔ انھوں نے اپنے جوہر شجاعت کو عیسائی جہادیوں کے اور تاتاریوں کے مقابلہ میں دکھایا۔ تیرہویں صدی میں

تاتاریوں نے ایشیا کو اکثر تاخت و تاراج کر کے پامال کر دیا تھا اور مصر کو بھی دھمکایا تھا مگر سلاطین مملوک کا وہ بال بیکا نہ کر سکے

۶۴۵ - ۷۹۲	۵ بحری مملوک	۱۵۰ - ۱۳۹۰
۷۸۴ - ۹۲۲	ب برجی مملوک	۱۳۸ - ۱۵۱۷
۱۲۲۰ - ۱۳۱۱	۳۰ خدیو مصر	۱۸۰۵ - ۱۸۹۳

۹۲۲ھ ۱۵۱۷ء میں سلطان روم سلیم اول نے مصر کو فتح کر لیا تھا اس زمانہ سے تین سو برس تک ملک مصر سلطنت روم کا ایک صوبہ رہا۔ سلطان روم کی طرف سے یہاں پاشا مقرر ہو کے قسطنطنیہ سے آتے تھے مگر ان پاشاؤں کے اختیارات میں مملوک بے کی کونسل کے مقرر ہونے سے کمی آگئی تھی ۱۲۱۳ھ ۱۷۹۸ء مصر میں نپولین کے آنے سے جو انتظام سلطنت مصر کا تھا اسکا خاتمہ ہو گیا تھا۔ لیکن ابوبکر اور اسکندریہ میں جو انگلستان کو مع فتوحات حاصل ہوئیں تو اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ۱۸۰۱ء میں فرانسیسیوں کو مصر چھوڑنا پڑا اور پھر پرانے لڑائی جھگڑے قائم ہوئے ۱۸۰۵ء میں مصر کی سپاہ ترکی میں محمد علی البانی نیون جنٹ کا افسر تھا اُسنے بہت سے مملوک سرداروں کو قتل کروڈالا اور آپ قاہرہ کا مالک بن بیٹھا۔ ایک ایسا ہی اور قتل عام ہوا اسکے بعد ملک مصر میں برائے نام سلطان روم کی سلطنت باقی رہ گئی اصل میں سلطنت محمد علی کے خاندان میں تھی ۱۸۶۶ء میں اس خاندان کے جو تھے فرمانروا مصر نے اپنا خطاب خدیو اختیار کیا ۱۸۳۱ء میں ملک شام بھی اس سلطنت میں داخل ہو گیا تھا مگر انگلستان کے دباؤ سے پھر وہ ۱۸۴۱ء میں سلطان روم کو واپس مل گیا۔ سوڈان پر بڑی ناکام چڑھائیاں ہوئیں مگر جنرل گارڈن کی وفات کے بعد ۱۸۸۵ء میں سوڈان مصر کی ماتحتی سے نکل گیا۔ مصر کی جنوبی سرحد رود نیل کے دوسرے آبشار تک ہے اور جب سے عربی پاشا کی بغاوت کو انگریزوں نے فرو کیا ہے مصر کا نظم و نسق سلطنت انگلشیہ کی صلاح سے ہوتا ہے+

فصل پنجم یمن

۳۳ زیادیہ (زبید) ۳۴ یعفوریہ (صنعا و جند) ۳۵ نجاحیہ (زبید) ۳۶ صلیحیہ (صنعا)
۳۷ ہمدانیہ (زبید) ۳۸ زوریہ (عدن) دولت ایوبیہ یمن ۳۹ رسولیہ (یمن) -
۴۰ طاہریہ (یمن) ۴۱ ائمہ رسد (سعدا) ۴۲ ائمہ صنعا

یمن

یمن میں ایک حاکم اور اُسکا نائب مکہ یا مدینہ میں خلفاء مقرر کیا کرتے تھے۔ اُنکے سوا اور آبادیاں تھیں جنمیں شیخ اپنے اپنے قبیلہ کا انتظام کرتے تھے تیسری صدی میں جب شمالی افریقہ میں ادریسیہ و دولت اغلبیہ آزاد و خود مختار ہو گئیں تو انکی دیکھا دیکھی یمن بھی ایک جا خود مختار آزاد سلطنت ہو گئی جس زمانہ میں دولت عباسیہ کے دست راست کو خراسان میں طاہر قطع کر رہا تھا محمد زیاد نے بھی تہامہ میں ایک شہر زبید تعمیر کرا کے اپنی جا سلطنت جمائی۔ اگرچہ کبھی کبھی خلفاء کی طرف سے بھی یمن میں حاکم مقرر ہوتے رہے

۲۰۴ - ۴۰۵ ۳۴ دولت زیادیہ (زبید) ۸۱۹ - ۱۰۱۸

محمد آل زیاد سے تھا۔ وہ فضل بن سہل ذو الریاستین کے پاس رہتا تھا جب یمن میں خلیفہ مامون کے عہد میں خلل پڑا۔ تو فضل کی سفارش کرکے محمد ابن زیاد کو یمن میں امیر مقرر کرا دیا۔ ۲۰۳ھ میں تہامہ کو فتح کر لیا ۲۰۴ھ میں اُسنے شہر زبید کی بنا ڈالی اور اُسکی فصیل بنائی۔ جعفر اپنے غلام کو بہت سے تحفہ تحائف دیکر خلیفہ مامون پاس بھیجا اور مامون کے پاس سے ۲۰۵ھ میں جعفر مع لشکر دو ہزار سوار کے یمن میں آیا تو ابن زیاد کی حکومت کو اور استواری ہوئی اور ولایت یمن کا مالک ہو گیا جعفر اسکا غلام بڑا دانشمند و دلاور تھا اُسکے سبب سے ابن زیاد کی سلطنت کو بڑی ترقی و رونق ہوئی۔ دو سو چار برس تک اِس خاندان میں حکومت برقرار رہی ۲۰۴ھ میں اسکا آغاز اور ۴۰۸ھ میں اسکا انجام ہوا جب سلطنت کا تنزل شروع ہوا تو ملک کے مختلف حصوں میں نئے نئے خاندان خود مختار مطلق العنان حاکم بن بیٹھے۔ اور دولت زیاد کے غلاموں کے غلاموں میں سلطنت تقسیم ہوئی صنعا و جند میں یعفریوں نے اپنی حکومت قائم کی سلیمان بن طرف نے یمن کے مغربی اطراف میں بہت کچھ حصہ ملک کا دبا لیا اور عثر کو اپنا دار السلطنت بنا لیا ۲۹۲ھ میں قرمطی علی بن فضل نے زبید کو خوب لوٹا۔ دولت زیاد کے آخر بادشاہ ابراہیم کے زمانہ میں غلاموں کے ہاتھ میں سلطنت کے کل اختیارات تھے نجاح حبشی نے جو مرجان کا غلام تھا ملک پر قبضہ کر لیا اور زبید میں ۴۱۲ھ سے دولت نجاحیہ کا دور شروع ہوا +

۲۴۷ - ۳۴۵ ۳۵ یعفوریہ صنعا اور جند - ۸۶۱ - ۹۵۶

۴۱۲ - ۵۵۳ ۲۲ دولت نجاحیہ (زبید) ۱۰۲۱ - ۱۱۵۸

نجاح نے ۴۵۲ھ (۱۰۶۰) تک سلطنت کی اور پھر اس دنیا سے سفر کیا ۴۷۳ھ میں زبید کو صلیح نے
فتح کر لیا مگر نجاح کے بیٹے نے پھر اُس پر قبضہ کیا غرض نجاح و صلیح کے خاندان میں دو دو ہاتھ
ہمیشہ ہوتے رہے آخر کو نجاح کے خاندان کا خاتمہ صلیح کے خاندان نے کر دیا

۴۲۹ - ۴۹۵ ۲۷ دولت صلیحیہ صنعا ۱۰۳۷ - ۱۱۰۱

تمام ملک یمن میں علی بن محمد بن علی صلیحی کا قبضہ و تصرف ہو گیا علی الصلیحی کے باپ قاضی محمد
کا مذہب سنی تھا اور جبل حراز کے سب آدمی اُسکے مطیع و معتقد تھے اسکے بیٹے علی نے عامر
بن عبداللہ رواحی سے تعلیم شیعہ مذہب کی پائی اور اسکا قائم مقام ہوا۔ اور شیعہ مذہب کی
دعوت لوگوں کی کرتا رہا۔ سنہ ۴۲۹ھ (۱۰۳۷) میں وہ اس کام کو چھوڑ کر مسار میں جا کر خود مختار اور آزاد ہو گیا
نجاح کے مرنے کے بعد ۴۵۲ھ (۱۰۶۰) میں زبید کو اور ۴۵۵ھ (۱۰۶۳) میں کل یمن کو فتح کر لیا۔ اور ۴۵۵-۴۵۶ھ میں
مکہ پر قبضہ کیا اور صنعا کو اپنا دار السلطنت بنایا ۴۵۹ھ میں انتقال کیا مرتے دم تک زبید اُس کے قبضہ میں
رہا مگر پھر نکل گیا ۴۷۵ھ میں اسکے بیٹے مکرم احمد نے پھر اُس پر قبضہ کیا مگر پھر ۴۷۹ھ میں اُسکے ہاتھ سے
وہ نکل گیا پھر اُس نے ۴۸۱ھ (۱۰۸۸) میں اُسے فتح کیا مگر فتح ہوتے ہی پھر اسکے ہاتھ سے ایسا گیا
کہ پھر ہاتھ نہ آیا ۴۸۴ھ میں مکرم نے اپنی دار الحکومت کو مخلاف جعفر صرفی و جبلہ میں بدلا تھا۔

۴۹۲ - ۵۶۹ ۲۷ دولت ہمدانیہ صنعا ۱۰۹۸ - ۱۱۷۳

یمن کے عربوں میں حاشد اور بکیل کے قبائل بڑے مشہور و معروف تھے اور صنعا و سعدا کے
قریب رہتے تھے اُنکی بہت سی شاخیں بنو ہمدان ہیں خاندان صلیحیہ کے بعد خاندان ایوبیہ کے
حملوں تک یون حمدی تک بنو ہمدان میں سے ہی صنعا کے حاکم ہوتے رہے۔

۵۵۴ - ۵۶۹ ۲۸ دولت مہدیہ زبید ۱۱۵۹ - ۱۱۷۳

علی بن مہدی نے یمن سے نجاح کی ریاست کو دور کر کے ۵۵۴ھ میں اپنی ریاست جمائی علی بن مہدی
قبائل حمیر میں تھا اور عنبرہ میں رہتا تھا جو زبید کے محاذات میں سے ہے اسکا باپ مہدی مرد صالح
خلوت نشین تھا اسکا بیٹا بھی اپنے باپ کے طریقہ پر چلا۔ اول حاجی ہوا پھر واعظ بنا وہ بہت

حسین فصیح عالم تھا۔ کچھ غیب کی باتیں بھی بتایا کرتا تھا۔ غرض دونوں کے تسخیر کرنے کے سب گُر اُسے یاد تھے۔ جب ایک جم غفیر اُسکا معتقد اور مطیع ہو گیا تو ۱۱۳۸ء میں پہاڑوں میں چلا گیا۔ اور وہاں ایک قلعہ میں جسکا نام الشرف ہو گیا۔ یہاں کے باشندوں نے جو قبیلہ جولان کے تھے اُسکی اطاعت کی۔ غرض ان لوگوں کا نام مہاجرین رکھا جو تہامہ سے اسکے ساتھ گئے تھے اور قبیلہ جولان کا نام انصار رکھا۔ غرض آنحضرت کی اُلٹی نقل اُتاری۔ پھر مہاجرین اور انصار کے امام الگ الگ مقرر کر لیے اور اماموں کو شیخ الاسلام کا لقب دیا۔ اور رات دن لوٹنے کا شیوہ اختیار کیا۔ اسکی لوٹ سے سوداگروں کی راہیں بند ہو گئیں۔ کاروان اور قافلے ویران و تباہ ہو گئے۔ بعد ازاں زبید کا محاصرہ کیے رہا جبتک کہ فاتک بن محمد نے جو آخر بادشاہ ملوک بنی نجاح میں سے تھا مقتول ہوا۔ بعد اسکے قتل ہونے کے اُسکے غلام علی بن مہدی سے خوب لڑتے رہے مگر آخر کار علی بن مہدی کو فتح ہوئی چنانچہ بروز جمعہ ۱۴۔ تاریخ ماہ رجب ۵۵۴ھ میں دار الملک زبید پر اسکا قبضہ ہوا۔ دو مہینے اکیس روز سلطنت کی پھر ماہ شوال میں وفات پائی۔ اسکی اولاد تہامہ اور بعض اور اضلاع پر قابض رہی جب تک خاندان ایوبیہ نے اُسکو برباد کیا +

۴۷۶ - ۵۶۹ھ ۳۱ دوالت زوریہ - عدن ۱۰۸۳ - ۱۱۷۳ء

۴۷۶ھ (۱۰۸۳ء) میں کرم صلیحی نے عباس اور مسعود دونوں کو عدن میں حاکم اپنی طرف سے مقرر کیا تھا۔ یہاں کئی نسلوں تک مشترک انتظام چلا۔ ابو سعود اور ابو غرات نے بادشاہ صنعا کی اطاعت سے سرتابی کر کے آزادی حاصل کی مگر وہ اس آزادی کو ہمیشہ سنبھال نہ سکے۔ یمن میں صلیحیہ کے اس خاندان کی عظمت بھی مانی جاتی ہے۔ دولت ایوبیہ نے اُسے بھی برباد کیا +

۵۶۹ - ۶۲۵ ایوبیہ یمن ۱۱۷۳ - ۱۲۲۸

عرب کے زمانہ متوسط کی تاریخ میں ایوبیہ کی فتح ۵۶۹ھ (۱۱۷۳ء) ایک واقعہ عظیم سمجھا جاتا ہے۔ سلطان صلاح الدین کے رشتہ داروں نے یمن کے تمام خاندانوں کا خاتمہ کیا اور اُسکو بالکل تاخت و تاراج کیا اور جس شان و شکوہ سے سلطنت مصر شام عراق عرب میں کی تھی ایسی ہی یہاں کی۔ صنعا سے ہمدانیوں کو زبید سے مہدیہ کو عدن سے زوریہ کو توران شاہ بن ایوب نے خارج کر دیا۔ اور نصف صدی تک (۵۶۹-۶۲۵)

یمن اسی خاندان کے قبضہ میں رہا جو مصر و شام میں حکومت کرتا تھا +

۶۲۶ - ۸۵۸ ۴۰ رسولیہ یمن ۱۲۲۹ - ۱۴۵۴

ملک مسعود بن کامل جب حج کو گیا ہے تو اسنے داروغہ علی بن رسول کو یمن میں اپنا نائب مقرر کیا تھا وہ اولاد ایوب کی حکومت تک نائب رہا۔ علی بن رسول کے چند بھائی بطور اُول کے مصر میں لاکر اس خیال سے رکھے گئے تھے کہ وہ کوئی تغلب و خیانت یمن میں نہ کرنے پائے جب اسکا انتقال ہوگیا تو عمر بن علی اپنے باپ کی جگہ مقرر ہوا جب اسکے چچاؤں نے چند ایلچی اسکے معزول کرنیکے لئے بھیجے۔ اسلئے کہ وہ خود یمن کی نیابت کے خواہاں تھے تو اُسنے ایلچیوں کو قید کیا اور یمن میں مطلق العنان ہوکر سلطنت کرنے لگا حضرموت سے مکہ تک دو سو برس تک اس خاندان نے سلطنت کی۔

۸۵۰ - ۹۲۳ھ ۴۱ طاہریہ یمن

جب خاندان رسولیہ تباہ ہوا تو یمن میں خاندان بنی طاہر اسکا جانشین ہوا اور جبتک اس نے سلطنت کی کہ مصر کے سلاطین مملوک میں سے آخر سلطان قانصوہ غوری نے ملک عرب کو فتح کیا پھر ۹۲۳ھ ۱۵۱۷ء میں عثمانی ترک نے فتح کرلیا مگر ۱۰۳۳ھ میں اسکو چھوڑدیا اور وہیں کے اماموں کو حکومت دیدی +

۲۸۸ - ۷۰۰ - ۴۲ ائمہ رسد - سعدا - ۸۹۳ - ۱۳۰۰

شیعوں میں ائمہ زیدیہ کا ایک فرقہ ہے جسکو قاسم رسی کے پوتے ہادی یحیی نے اول یمن میں سعدہ کے اندر قائم کیا تھا خلیفہ مامون کے عہد میں قاسم رسی ایک ضعیف الاعتقاد وسیع المشرب تھا۔ یہ فرقہ زیدیہ اماموں کا ابتک قائم ہے گو کہیں کہیں انکے سلسلے میں شکستگی آگئی ہے۔

۱۰۰۰ - ۴۳ ائمہ صنعا ۱۵۹۱

ائمہ مذکورہ بالا اپنا صدر مقام سعدہ میں رکھتے تھے مگر انکے جانشین اکثر صنعا میں بھی ہوتے تھے عثمانی ترک کا اخراج جبتک کہ ۱۰۴۵ھ میں نہیں ہوا یمن میں اماموں کا مستقل دارالحکومت صنعا نہیں ہوا۔ جو امام یہاں حکومت کرتا ہے اسکو امام صنعا کہتے ہیں وہ حقیقت میں انہیں اماموں کی نسل سے ہیں جو سعدہ میں رہتے تھے۔ ہادی یحیی کے پڑپوتے یوسف داعی کی اولاد میں قاسم منصور تھا جسنے ائمہ صنعا کی بنا ڈالی۔ ہادی یحیی ائمہ سعد کا بانی تھا +

فصل ششم شام و عراق عرب (زمانہ اہل عرب)

(۴۴) حمدانیہ (موصل) حلب (۴۵) مرداسیہ حلب (۴۶) عقیلیہ (موصل وغیرہ) (۴۷) مروانیہ (دیار بکر) (۴۸) مزیدیہ (حلہ)

ایشیا میں دول اسلامیہ کی تقسیم اس طرح ہے۔ اول شام اور عراق عرب کی دول اسلامیہ عرب قبل از حملہ سلجوقی ترک دوم دول ایران و ماوراء النہر قبل از سلجوق سوم دولت سلجوقیہ و اسکی شاخیں چہارم ان امرا کی دول جنہوں نے سلجوق کی ملازمت میں کارہائے عظیم کئے تھے اور وہ دولت سلجوقیہ کے تنزل اور مغلوں کے حملوں کے درمیان قائم ہوئیں۔ پنجم دولت سلجوقیہ کے قائم مقام خصوصاً عثمانی۔ ششم چنگیز خاں کی دولت مغلیہ اور اسکی شاخیں ہفتم دولت مغلیہ کے تنزل کی حالت میں جو ایران میں دول قائم ہوئیں ہشتم دولت تیموریہ ماوراء النہر میں جو قدیمی مغلوں کی سلطنت کے زوال سے پیدا ہوئی نہم دول ہندوستان جس میں افغانستان بھی شامل ہے اس ترتیب میں جغرافیہ کے اعتبار سے جو ترقی مغرب سے مشرق کو ہوئی ہے وہ قائم رہتی ہے۔ ان دول کا بیان اس طرح کرینگے۔ شام و عراق عرب کا بیان جب تک کہ سلجوقیوں کا حملہ ہوا۔ ایران اور ماوراء النہر کا سلجوق اور انکے امرا سلجوقیہ کے قائم مقام جو مغرب میں پھیلے ایک نئی دولت مغلیہ کا پیدا ہونا جسنے کل دول کو سوا ر دولت عثمانیہ کے غارت کر دیا۔ مغلوں کی دولت کا تنزل اس کے قائم مقام شاہان ایران جو مختلف خاندان کے تھے اور وہ ابتک قائم ہیں۔ شمال اور مشرق میں دولت تیموریہ کی جدا ایک شاخ کا قائم ہونا۔ ماوراء النہر میں دولت تیموریہ کا قائم مقام ازبگ کا ہونا جو ابتک موجود ہیں۔ مشرق میں دول اسلامیہ ہندوستان میں اور افغانستان میں دولت غزنویہ کا قائم ہونا دولت اسلامیہ ہند کی بجائے برٹش گورنمنٹ کا قائم مقام ہونا +

۴۴ دولت حمدانیہ (موصل و حلب وغیرہ) ۳۱۷ - ۳۹۴ھ ۹۲۹ - ۱۰۰۳

خاندان حمدانیہ عرب کے قبیلہ تغلب التغلبی کی نسل سے تھا۔ وہ موصل کے قریب بستا تھا۔ حمدان بن حمدون سنہ ۲۶۰ھ سے اس کے معاملات ملکی میں بہت دخل دیتا تھا سنہ ۲۸۱ھ ۸۹۴ء میں محمد بن حمدان نے ماردین پر قبضہ کر لیا۔ مگر خلیفہ المعتضد باللہ نے سنہ ۲۸۲ھ ۸۹۵ء اسے نکال دیا۔ ابو الہیجا عبد اللہ بن حمدان کو موصل اور اسکے محالات کا حاکم مقرر کیا۔ اسوقت سے معاملات ملکی میں خاندان حمدانیہ کو زیادہ اقتدار حاصل

۳۰۶ھ/۹۱۹ میں دیار ربیعہ کا حاکم ابراہیم بن حمدان مقرر ہوا اور ۳۰۹ھ/۹۲۱ میں داؤد اسکا بھائی جانشین اسکا ہوا اور ۳۱۲ھ/۹۲۴ میں سعید بن حمدان نہاوند میں حاکم مقرر ہوا اور اس خاندان کے بعض اور ارکان نے بھی اسی طرح کے اعلیٰ عہدے پائے۔ عبداللہ نے اپنے بیٹے حسن کو موصل میں اپنا نائب بنایا۔ جب عبداللہ ابوالہیجا بغداد میں مارا گیا تو موصل میں اسکا بیٹا حسن باپ کی جگہہ مقرر ہوا۔ ابوالعلا بن حمدان اسکا چچا اس امر کا ذمہ لیکر کہ میں اپنے بھتیجے کے قبضہ سے مال نکال کر خلیفہ کے دربار میں بھیجونگا موصل گیا مگر وہاں بھتیجے کے ہاتھ سے مارا گیا۔ جب یہ خبر خلیفہ مکتفی باللہ کو پہونچی تو اُس نے وزیر ابن مقلہ کو لشکر دیکر موصل بھیجا۔ حسن بھاگ کر کہیں چھپ گیا۔ ابن مقلہ موصل میں ۳۱۹ھ-۳۲۰ھ تک رہا اور پھر بغداد میں چلا آیا تو حسن نے خلیفہ کو عرضی لکھ بھیجی اور مال نذر کرنے کا ضامن ہوا۔ خلیفہ نے اسکا قصور معاف کر دیا۔ ان سالوں کے سوا وہ دیار ربیعہ اور دیار بکر و موصل میں فرمانروائی جب تک کرتا رہا کہ اُسکے بیٹے ابوتغلب نے اسکو معزول کیا۔ خلیفہ مکتفی باللہ نے ۳۳۰ھ/۹۴۱ میں اُسکو ناصر الدولہ کا اور اسکے بھائی علی کو سیف الدولہ کا خطاب دیا۔ سیف الدولہ نے اول اسطرح حکمرانی کی پھر ۳۳۳ھ/۹۴۴ میں احمد بن سعید الکلابی صاحب الاخشید سے حلب لیا۔ اور یونانیوں کے ساتھ رزم آرائی میں بڑا نام پیدا کیا۔ خاندان حمدانیہ شیعہ تھا۔ اور سیف الدولہ دولت بنی فاطمہ کی اطاعت کرتا تھا۔ جب ان دو بھائیوں کا انتقال ہو گیا تو دولت حمدانیہ میں زوال آگیا۔ دولت بنی فاطمہ نے سیف الدولہ کے پوتے سے اُسکی سلطنت جو شام میں تھی چھین لی اور ۳۶۹ھ میں ابوتغلب سے عراق عرب کی سلطنت دولت بویہ نے لے لی۔ انکے بھائیوں حسین اور ابوطاہر نے جو موصل کو پھر سے لیا تھا اُسپر قبضہ چند روز رہا اور پھر وہ چھن گیا۔ ناصر الدولہ کے حالات میں کئی دفعہ انقلاب ہوا۔ اسکو اپنے بھائی سیف الدولہ سے نہایت محبت تھی جب وہ مر گیا تو اسکے غم میں وہ سیئ الاخلاق اور ضعیف العقل ہو گیا کہ اولاد کے نزدیک بھی اسکی حرمت باقی نہ رہی اُس کے بیٹے ابوتغلب فضل اللہ الملقب عدۃ الدولہ المعروف بالغضنفر نے باپ کو قلعہ اردشت میں قید کیا جہاں وہ جمعہ کے دن ۲۴ جمادی الاولیٰ ۳۵۸ھ کو مر گیا +

۴۱۴ - ۴۷۲ ۴۵ دولت مرداسیہ حلب ۱۰۲۳ - ۱۰۷۹

قبیلہ بنو کلب میں اسد الدولہ ابو علی صالح بن مرداس تھا اس نے بدوؤں کو ساتھ لیکر ۴۰۲ھ/۱۰۱۱ سے

بغاوت اختیار کرکے شہر حلب صالح کے حوالہ کیا۔ وہ یہاں فرمانروائی کرتا رہا۔ مصریوں کے ساتھ لڑا اور اُسی سنہ میں ۴۲۰ھ/۱۰۲۹ میں مارا گیا۔ اسکا بیٹا شبل الدولہ نصر اسکا جانشین ہوا مگر اسکو بھی سپاہ بنی فاطمہ نے ۴۲۹ھ/۱۰۳۸ میں مار ڈالا۔ اسپر پانچ برس گذرنے پائے تھے کہ معز الدولہ ثمال حاکم رحبہ نے مصریوں سے حلب کو دوبارہ لے لیا۔ ۴۴۰ھ/۱۰۴۹ میں ثمال نے پھر مصریوں کو حلب دیدیا۔ رحبہ پر اُسکا بھائی عطیہ قبضہ رکھتا تھا۔ ۴۵۲ھ/۱۰۶۰ میں بنی فاطمہ کی جو تازہ عملداری ہوئی تھی اس کا رشید الدولہ بن شبل الدولہ نے حلب کو فتح کرکے خاتمہ کر دیا۔ معز الدولہ اُسکے چچا نے اُس کو یہاں سے خارج کر دیا مگر وہ ۴۵۴ھ میں مر گیا اور حلب میں فرمانروائی کی وصیت اپنے بھائی کے لیے کر گیا۔ رشید الدولہ اسی سال میں حلب پر پھر مستولی ہو گیا اور عطیہ نے رقہ پر قبضہ کیا یہاں سے عقیل مسلم بن قریش نے ۴۶۳ھ/۱۰۷۰ میں اسے نکال دیا۔ رشید الدولہ کے بعد اسکا بیٹا جلال الدولہ تخت نشین ہوا اور یونانیوں سے اُس نے منبج چھین لیا۔ حلب اُسکے بھائی شبیب کے پاس جبتک رہا کہ ۴۷۲ھ/۱۰۷۹ میں عقیل بن مسلم نے فتح کر لیا۔

۳۸۶ - ۴۸۹ھ دولت عقیلیہ (موصل وغیرہ) ۹۹۶ - ۱۰۹۶

بنو قبائل ہوازن میں جو بنو کعب کے پانچ قبائل تھے انمیں سے بنو عقیل بھی ایک تھا اور جب انھوں نے اسلام قبول کر لیا تو انکی شاخیں شام۔ عراق۔ شمالی افریقہ اور اندلس میں پھیل گئیں دولت عباسیہ کے ابتدا میں ملک عراق قبیلہ بنو عقیل سے خوب معمور تھا۔ انکی ایک شاخ بصرہ کے قریب بطیحہ میں چلی گئی (بطیحہ کے معنی عربی میں دلدل کے ہیں) بنو خفاجہ نے خاندان معروف کے ماتحت صدیوں تک کاروانوں کے لوٹنے کے لیے صحراء عراق میں اقامت اختیار کی ۳۱۲ھ میں بنو عبادہ نے بنو منتفق کے ساتھ شریک ہوکر کوفہ۔ واسط و بصرہ کے درمیانی ملک میں رہنا شروع کیا تو موصل میں عقیلیہ امراء کا سلسلہ قائم ہو گیا۔ چوتھی صدی میں شام اور عراق کے بنو عقیلیہ دولت حمدانیہ عرب کی جو بڑی شان و شکوہ کی تھی خراج گزار تھی مگر جب اس دولت کا زوال آیا تو بنو عقیلیہ نے اپنی خود مختار آزاد سلطنت قائم کر لی ۳۸۶ھ/۹۹۶ دولت حمدانیہ کے آخر خلیفہ نے ابو جواد محمد کو نصیبین اور بلد کے شہر عطا کیے جن پر اس نے موصل اور اضافہ کیا مگر دولت بویہیہ نے اُس کو ۳۸۷ھ میں خارج کر دیا اسکے بھائی مقلد کو بڑی کامیابی

حاصل ہوئی کہ ۳۸۶ھ (۹۹۶ء) میں موصل کو اُنسے لے لیا۔ کوفہ، قصر، جامعین سلطان بہاء الدولہ بویہ نے اس شرط سے اسکو دیئے کہ وہ خراج دیا کرے اور امیر ابوالفضل انبار، جامعین، دقوقہ کا اور اضافہ ہوا مسلم بن قریش کے عہد میں سلطنت عقیلیہ موصل سے لیکر بغداد کے قریب حلب تک پہنچی۔ مگر اسکے مرتے ہی سلطنت پر زوال و وبال آگیا۔ موصل جو اسکی دارالسلطنت تھا اسکو قوام الدولہ نے ۴۸۹ھ (۱۰۹۶ء) میں فتح کرلیا۔ اور وہ دولت سلجوقیہ میں شامل ہوگیا۔ جب عراق میں بنو عقیل کی سلطنت یوں بگڑ گئی تو پھر عنز نیچ جا کر اپنی قدیمی زمینوں میں خیمہ زن ہوئے

۳۸۰ - ۴۸۹ - ۴۷ دولت مروانیہ (دیار بکر) ۹۹۰ - ۱۰۹۶ء

۳۸۰ھ (۹۹۰ء) میں جب حصن کیفہ کا حاکم باد مرگیا تو اُسکا بھانجہ ابوعلی بن مروان جانشین ہوا وہ خاندان کرد سے تھا۔ اسکی مملکت میں دیار بکر کے ایسے بڑے بڑے شہر تھے جیسے کہ آمد ارزن، میافارقین اور کیفہ۔ اسکے جانشین مصر کے خلفاء بنی فاطمہ کے تابع تھے اس اطاعت کے عوض میں خلفاء نے اُنکو حلب کی حکومت دیدی تھی وہ گویا خلیفہ کی طرف سے معزول حمدانی افسروں کے قائم مقام چند عرصہ تک سے مروانیہ دولت بویہ کی بھی اطاعت کرتے تھے۔ مگر جب امیر سلجوقیوں نے حملہ کیا تو اُن کا خاتمہ ہوگیا۔

۴۰۳ - ۵۴۵ - ۴۸ مزیدیہ حلہ ۱۰۱۲ - ۱۱۵۰

بنو اسد کے قبائل میں سے بنو مزید بھی تھے وہ عرب کو چھوڑ کر صحرا شمادسیہ میں دریا ٹگرس کے بائیں کنارہ کی طرف بس گئے۔ چوتھی نسل میں ۴۹۵ھ (۱۱۰۱ء) میں صدقہ نے اپنی دارالسلطنت حلہ بجائے جامعین کے بنائی۔ اس شہر کی عمارات کی خوشنمائی اور اسکے صناعوں کی کاریگری مدتوں تک ضرب المثل رہی عرب کی تاریخ میں صدقہ بھی بڑے بڑے مشہور شجاعوں میں شمار ہوتا ہے شاعر اسکی بہت تعریف کرتے ہیں اور تاریخ میں بھی اسکے بڑے بڑے کارنامے لکھے جاتے ہیں۔ اسکے مرنے کے بعد ہی اس خاندان کا تنزل ہوگیا۔ ۵۵۸ھ (۱۱۶۲ء) میں خلیفہ مستنجد باللہ نے عراق میں قبائل بنو اسد پر حملہ کیا اور چار ہزار آدمی انہیں لڑنے والے مار ڈالے۔ ملک فرات سے انکا نام و نشان مٹا دیا بطیحہ کے بنو منتفق انکے ملک پر متصرف ہوئے مگر اُسے زنگیوں نے چھین لیا۔

فصل ہفتم ایران و ماوراء النہر زمانہ ایرانی

(۴۹) دلفیہ (کردستان) (۵۰) ساجیہ (آذربائیجان (۵۱) علویہ (طبرستان) (۵۲) طاہریہ (خراسان)

(۵۳) صفاریہ (فارس) (۵۴) سامانیہ (ماوراء النہر و فارس) (۵۵) ایلک خان (ترکستان)

(۵۶) زیاریہ (جرجان) (۵۷) حسنویہ (کردستان) (۵۸) (جنوبی فارس و عراق)

(۵۹) کاکوانیہ (کردستان)

زمانہ ایرانی

فارس اور ماوراء النہر میں جن خاندانوں نے سلجوقیوں کے حملہ تک سلطنت کی ہے وہ زمانہ ایرانی سے تعلق رکھتے ہیں خلیفہ ماموں رشید کی ماں کنیزک ایرانی تھی اس خلیفہ نے خراسان میں ایرانی سپاہ بھرتی کر کے اپنے بھائی امین کو معزول کیا تھا۔ اسکی تدبیر مملکت یہ تھی کہ ایرانیوں سے جہانتک ممکن ہو اتحاد و وداد پیدا کیا جائے پس اسکا نتیجہ یہ تھا کہ نظام ملکی میں جتنا اہل ایران کا رعب و داب زیادہ ہوتا جاتا تھا اسقدر ہی اہل عرب کا اثر کم ہوتا جاتا جس سے سلطنت میں ضعف آتا جاتا تھا صوبوں و اضلاع میں اعلے عہدے اور حاکم علی العموم ایرانی مقرر ہوتے تھے اور انکی خودمختاری اور آزادی اتنی بڑھ گئی تھی جس سے سلطنت معرض خطر میں آگئی تھی۔ ایرانیوں کے خود ماموں رشید نہ اسکے جانشین دبا سکے اور بہت سے دول ایرانیہ برائے نام خلیفوں کو مانتے تھے اہل ایران کا حال عجم میں بعینہ ایسا ہوگیا تھا جیسا کہ قبائل عرب کا حال عراق میں تھا۔ کہ شکستہ حال خلافت کے خلاف وہ فرمانروائی کرتے تھے۔ بعض خاندان جیسے کہ خاندان بویہ ہے وہ اہل سنت و جماعت نہ تھے بلکہ شیعہ تھے۔ ہمیشہ سے اہل ایران کو جیسا کہ آج کل شیعہ مذہب پسند ہے ویسا ہی ہمیشہ وہ پسند رہا ہے۔ اگرچہ یہ عہد ایرانی کہلاتا ہے مگر یہ نہیں ہے کہ سارے خاندان شیعہ ایرانی ہی ہوں۔ مثلاً ابو دلف کا خاندان عرب تھا خاندان حسنویہ کرد تھا ایلک خان کا خاندان ترک تھا مگر اکثر خاندان ایرانی الاصل تھے۔

۲۱۰ - ۲۸۵ - ۴۹ دولت دلفیہ کردستان ۸۲۵ - ۸۹۸

ابو دلف عجلی کو خلیفہ امین نے ہمدان میں حاکم مقرر کیا اسکے بعد عبد العزیز اسکا بیٹا جانشین ہوا

اور اسکے پوتے عمر بن عبدالعزیز نے ۲۸۲ھ میں اپنی مملکت میں اصفہان و نہاوند کو زیادہ کیا اور اسکے بعد یہاں خلفاء کی طرف سے اور حاکم مقرر ہوتے رہے۔

۲۶۶ - ۳۱۸ - ۵۰ دولت ساجیہ آذربائیجان ۸۷۹ - ۹۳۰

کوفہ اور اہواز کا حاکم ابوالساج دیوداد تھا ۲۶۶ھ میں وہ مر گیا اس کے مرنے کے وقت اسکا بیٹا محمد حجاز میں حاکم تھا۔ وہاں سے ۲۷۶ھ میں انبار میں بدل گیا تھا اور ۲۸۰ھ میں پھر یہاں سے آذربائیجان میں آگیا تھا اسنے آرمینیا کو اپنی مملکت میں اور بڑھایا جب وہ مر گیا تو اسکا بھائی یوسف جو ۳۰۱ھ میں والی مکہ تھا آذربائیجان اور آرمینیا کا حاکم مقرر ہوا اُسنے محمد کے بیٹے دیوداد کو ریاست سے معزول کر دیا۔ یوسف نے ۳۰۶ھ میں رے پر حملہ کیا آئندہ سال میں خلیفہ نے اسے قید کیا مگر پھر وہ ۳۱۰ھ میں اپنے پہلے عہدہ پر بحال کیا گیا اور اسنے ۳۱۹ھ ۹۳۱ میں ملک رے کو اپنی مملکت میں الحاق کیا۔ اور قرمطیوں سے لڑائی شروع کی ۳۱۹ھ ۹۳۱ میں آذربائیجان کی حکمرانی مفلح کو جو یوسف کا ایک آزاد غلام تھا سپرد ہوئی۔

۲۵۰ - ۳۱۶ - ۵۱ علویہ (طبرستان) ۸۶۴ - ۹۲۸

ہم نے اوپر ذکر کیا ہے کہ ائمہ علویہ یا زیدیہ کی ایک شاخ یمن میں صعدا کے اندر حکمران تھی۔ اس خاندان کے اور ممبر جو حسنی یا حسینی سید تھے مدتوں تک وہ استحقاق امامت کا یا خلافت کا ان اضلاع میں کرتے رہے تھے جو بحیرہ کیسپین (خزر) کے جنوب میں واقع ہیں یعنی دیلم۔ طبرستان۔ گیلان ۲۵۰ھ ۸۶۴ میں طبرستان پر خاندان علویہ نے قبضہ کر لیا اور اپنا سکہ چلایا اور اس ضلع پر ۳۱۶ھ تک سلطنت کرتے رہے دولت سامانیہ نے انکو غارت کیا اس واقعہ کے بعد بھی کئی ایک رقیب علویہ خاندانوں نے گیلان و دیلم میں سلطنت قائم کی اور ان میں سے ابوالفضل جعفر طاہر خلاح نے اپنا سکہ شاہانہ چلایا +

۲۰۵ - ۲۵۹ - ۵۲ طاہریہ (خراسان) ۸۲۰ - ۸۷۲

خلیفہ مامون رشید کا بڑا نامور سپہ سالار طاہر ذوالیمینین تھا۔ اسکی ماں ایرانی کنیزک تھی خلیفہ کی طرف سے ۲۰۵ھ میں وہ خراسان کی حکومت پر مقرر ہوا۔ یہاں وہ خود اور اس کا گھرانا

عملاً تو آزاد تھا مگر اپنی حکومت کیلئے خلفاء سے سند حکومت حاصل کرتا تھا اور اپنے تئیں انکا ماتحت جانتا تھا۔ اُسنے اپنی حکومت کو خراسان کی حد سے آگے نہیں بڑھایا نصف صدی کے بعد یعقوب بن لیث صفاریہ کے حملہ سے وہ بالکل مغلوب ہوگیا۔

۲۵۴ - ۲۹۰ ۵۳ صفاریہ (فارس) ۸۶۷ - ۹۰۳

یعقوب بن لیث صفار (روئیں ساز) کا اقبال وہ چمکا کہ کیا تو اوباشوں کے مجمع کا سرغنہ تھا یا سجستان (سیستان یا نیم روز) پر حکمرانی کرنے لگا ۲۵۴ھ / ۸۶۸ء سے کچھ دنوں پہلے وہ اس عہدۂ عظیم پر خلیفہ معتمد باللہ کی عنایت سے کامیاب ہوا اسی سنہ میں اُسنے ہرات کو اپنی مملکت میں الحاق کیا۔ اور فارس کو تسخیر کر لیا جسمیں اُسکا دار السلطنت شیراز بھی داخل تھا پھر اُسپر بلخ طخارستان کا اضافہ کیا اور دولت طاہریہ سے خراسان کو ۲۵۹ھ / ۸۷۳ء میں چھین لیا طبرستان پر لشکر کشی کی اور حسن بن زید علوی کو شکست دی اور خلیفہ معتمد باللہ سے کھلی بغاوت اختیار کی شیراز اور اہواز میں ہوتا ہوا بغداد پہنچا مگر خلیفہ کے بھائی موفق باللہ نے اسے شکست دی اور ۲۶۵ھ / ۸۷۹ء میں وہ مر گیا اسکا بھائی عمرو اسکا جانشین ہوا۔ اور خراسان و فارس و کردستان سجستان کا حاکم مستقل مقرر ہوا مگر خلیفہ کو عمرو پر اعتبار نہ ہوا۔ اُسنے اسمٰعیل سامانی کو اُکسا کر ۲۸۷ھ / ۹۰۰ء میں اُسپر حملہ کرایا عمرو کو شکست ہوئی اور قید ہوا۔ اسکا پوتا طاہر سجستان میں اسکا جانشین ہوا۔

فارس میں وہ اپنے خاندان کی سلطنت پھر جمانی چاہتا تھا مگر سلطنت ۲۹۰ھ / ۹۰۳ء میں وہ قید ہوا اسی خاندان کے دو اور ممبروں نے اپنی کھوئی ہوئی سلطنت بحال کرنے میں کوشش کی مگر انکی سعی رائگاں گئی ۲۹۶ھ میں سامانیوں کو خلیفہ نے سجستان عطا کیا مگر سو برس تک خاندان صفاریہ اس صوبے کی سلطنت کے مدعی رہے اور کبھی ایک انہیں سے کامیاب ہو کر فرمانروا

۲۶۱ - ۳۸۹ - دولت سامانیہ (ماوراء النہر اور ایران) ۸۷۴ - ۹۹۹

سامان ایک ایرانی امیر بلخ کا تھا۔ اپنا مذہب زردشتی ترک کر کے مسلمان ہوا تھا خراسان کا حاکم اسد بن عبداللہ اسکی امداد کرتا تھا۔ اُسنے اپنے بیٹے کا نام اسد اپنے محسن کے نام پر رکھا تھا۔ اسد کے چار بیٹے تھے نوح۔ احمد۔ یحییٰ۔ الیاس۔ جنہوں نے خلیفہ مامون رشید کی

خدمت میں کارہائے نمایاں کئے اور اعلیٰ عہدوں پر وہ سرافراز اور ممتاز ہوئے اور ۲۰۴ھ (۸۱۹) میں خلیفہ نے اُنپر یہ عنایت کی کہ نوح کو ثمرقند میں۔ احمد کو فرغانہ میں یحییٰ کو شاش میں اور الیاس کو ہرات میں حاکم مقرر کیا۔ احمد اپنے بھائیوں میں زیادہ سرافراز ہوا وہ اپنے بھائی نوح کا ثمرقند میں جانشین ہوا اور کاشغر کو اپنی سلطنت میں ملا لیا۔ اسکے بیٹے اسمٰعیل نے ۲۹۰ھ (۹۰۳) میں خراسان دولت صفاریہ سے چھین لیا اور محمد بن زید علوی حاکم طبرستان کو شکست دی اور اپنی حکومت میں تمام وہ ملک کر لئے جو صحرائے ایران اور خلیج فارس کے درمیان اور ہندوستان کی حدود سے بغداد تک پھیلے ہوئے تھے ماوراءالنہر میں اسکی حکومت نہایت استوار و مستقل قائم ہوئی اور اس میں بخارا اور ثمرقند تہذیب و شائستگی و علوم و فنون کے مرکز بنے اور وہاں وہ عالم فاضل کامل پیدا ہوئے کہ اسلامی دنیا میں اُنکی شہرت ہو گئی خراسان اور سجستان کی سرکشیوں سے اور خاندان بویہ کی قوت بڑھنے سے اس دولت سامانیہ کا تنزل شروع ہوا۔ نصف صدی کے بعد اُنکی حکومت ماوراءالنہر اور خراسان سے کچھ ہی برے باقی رہی اور اصل سلطنت کی قوت ترکی غلاموں کے ہاتھ میں تھی جو اسکے دربار میں بہت بھرے ہوئے تھے اور بڑا رسوخ رکھتے تھے۔ انہیں سے ایک الپتگین تھا جس نے دولت غزنویہ کو قائم کیا اور ۳۸۴ھ (۹۹۴) میں قائم مقام دولت سامانیہ کا اس ملک میں ہوا جو دریائے جیحوں کے جنوب میں تھا۔ اس دریا کے شمال میں سلطنت سامانیہ کو ایلک خان ترکستانی نے کتر لیا تھا وہ ترکی قوموں کی فرغانہ سے لیکر سرحد چین تک پیشوائی کرتا تھا اُسنے ماوراءالنہر پر حملہ کیا اور ۳۸۰ھ (۹۹۰) میں بخارا پر قبضہ کیا اور ۳۸۹ھ (۹۹۹) میں دولت سامانیہ کو بالکل ستیاناس کر دیا اگرچہ ابراہیم منتصر ۳۰۵ھ (۹۰۴) تک سلطنت کے لئے لڑائی جھگڑے کرتا رہا۔

۳۲۰ - ۵۶۰ ۵۵ ایلک خانان (ترکستان) ۹۳۲ - ۱۱۶۵

فرغانہ کے مشرق میں جو قبائل ترک مسلمان ہو گئے تھے اُنھوں نے چوتھی صدی میں اپنی سلطنت قائم کی جسکا دارالخلافہ کاشغر تھا۔ دولت سامانیہ سے جب ماوراءالنہر چھین لیا تو ۳۸۹ھ (۹۹۹) میں ایلک خان قبائل ترک پر حکمرانی کرنے لگا۔ یہ قبائل ترک بحارائے بحر کیسپین (خزر) سے چین کی حدود تک

خانہ بدوش بادیہ گرد رہتے تھے۔ انھوں نے دریائے جیحوں کے جنوبی اضلاع کے فتح کرنے میں ۳۹۶ھ-۱۰۰۶ء میں محمود غزنوی سے شکست پائی۔ اسوقت سے ایلک خانان ماوراءالنہر کاشغر مشرقی تاتار سے آگے نہیں بڑھے۔ انکی حکومت میں بہت سے قبائل ترک نے ماوراءالنہر میں اقامت اختیار کی اور بعد ازاں وہ ایران میں پھیلے گئے جنمیں سے سلجوق کی قوم ترکمان نہایت مشہور اور نامور ہوئی ان خانان کی سلطنت کی تاریخ بڑی بے ربط لکھی گئی ہے اُسپر کچھ بہ اعتبار نہیں ہو سکتا +

۳۱۶ - ۴۳۴ھ ۵۶ دولت زیاریہ (جرجان) ۹۲۸ - ۱۰۴۲

بحر کیسپین (خزر) کے جنوبی کنارہ پر خلفاء کی سلطنت بخوبی کبھی نہیں ہوئی۔ اکثر حضرت علی کے پیرو ان اضلاع میں اپنی حکومت جماتے رہے جیسا کہ خلفاء کی حکومت کا یہاں حال تھا ایسا ہی دولت سامانیہ کی سلطنت کا رہا۔ مرداویج بن زیار جو خاندانی امیر زادہ تھا اسنے طبرستان اور جرجان میں اپنے تئیں خود مختار حکمران بنایا اور ۳۱۶-۳۱۹ھ کے درمیان اصفہان اور ہمدان کو بھی دبا لیا اور اپنی حکومت کو عراق کی سرحد پر حلوان تک پہونچایا۔ وہ خاندان بویہ کا مربی تھا۔ علی بن بویہ کو سب سے اعلیٰ درجہ عہدہ کرج کی حکومت کا دیا مرداویج اپنے تئیں دولت عباسیہ کا ماتحت سمجھتا تھا اسکا بھائی وشمگیر اسکا جانشین ہوا۔ وہ بھی خاندان سامانیہ کی اطاعت برائے نام کرتا تھا ۳۳۲ھ-۹۴۳ء میں جب خاندان بویہ بلند اقبال ہوا تو دولت زیاریہ کی حکومت صرف جرجان اور طبرستان میں رہ گئی اور مویدالدولہ بویہ نے قابوس کو اٹھارہ سال کے لئے (۳۷۱ - ۳۸۹) کے درمیان جلاوطن کیا جب وطن میں اسنے مراجعت کی تو اُسنے گیلان کو اور جن اضلاع میں پہلے اسکی سلطنت تھی تسخیر کر لیا اسمیں اسکی اولاد جب تک جانشین ہوتی رہی کہ خاندان غزنویہ نے یہ اضلاع اسے چھین لئے۔

۳۴۸ - ۴۰۶ھ ۵۷ حسن ویہ (کردستان) ۹۵۹ - ۱۰۱۵

قبائل قریش کا حسن ویہ بن حسین بند کانی بڑا امیر تھا جو چوتھی صدی میں اُسنے مثل بروانیہ کے والا بالگی پر اپنے تئیں پہنچایا تھا اور اس صدی کے وسط سے پیشتر اُسنے کردستان پر قبضہ کر لیا جسمیں یہ مشہور شہر بھی داخل تھے۔ دینا دار۔ ہمدان۔ نہاوند۔ قلعہ سرماج وغیرہ۔

اسکی قوت وہ زبردست تھی کہ دولت بویہ سے کچھہ نہیں ہو سکی اسکے مرنے کے بعد عضدالدولہ
بویہ نے اسکی مملکت کو اپنے ملک میں شامل کرکے اُسکے بیٹے بدر بن حسنویہ کو اسکی قلمرو میں حکمران
مقرر کیا۔ بدر نے اپنے خاندان کی شان و شکوہ کو اور بڑھایا اور خلیفہ نے اُس کو لقب ناصرالدولہ
کا عنایت فرمایا۔ اسکا پوتا طاہر ۴۰۵ھ/۱۰۱۴ع میں اسکا جانشین مقرر ہوا۔ ایک ہی برس حکمرانی کرنے پایا
تھا کہ شمس الدولہ بویہ نے اُسے نکال دیا اور پھر اُسکو قتل کر ڈالا۔

۳۲۰ - ۴۴۰ ۵۸ بویہ (جنوبی ایران وعراق) ۹۳۲ - ۱۰۵۵

قدیمی خاندان شاہی ایران کی نسل میں بویہ تھا اور دیلم کی ایک کوہستانی قبیلہ جنگ جو
کا امیر تھا۔ اور اپنے اہل وطن کی مثل اکثر لڑائیوں میں شریک رہتا تھا اور بحر کیسپین (بحر خزر)
کے اضلاع پر دست درازیاں کرتا رہتا اپنے ہموطنوں کی طرح اُسنے بھی دولت سامانیہ کی خدمات
سے کنارہ کشی کرکے مرداویج زیاریہ کی خدمات ۳۲۰ھ/۹۳۲ع میں اختیار کی تھی اور اُسکے بڑے بیٹے
علی (عمادالدولہ) کو مرداویج نے کرج کی حکومت سپرد کی تھی۔ علی نے اہل دیلم اور گیلان کو سپاہ
میں بھرتی کیا اور اون کی مدد سے اپنی عملداری کو جنوب کی طرف بڑھایا اور کچھہ مدت تک
اصفہان پر قابض رہا اور ۳۲۰ھ/۹۳۲ع ارجان پر اور ۳۲۱ھ میں نوبندجان پر قبضہ کیا اور اُسکے بھائی
حسن (رکن الدولہ) نے کازرون سے عرب کی فوج کو نکال دیا۔ یہ دونو بھائی مشرق کی طرف آگے
بڑھے چلے گئے اور تیسرے اپنے بھائی احمد (معزالدولہ) کو شریک کر لیا اور ۳۲۲ھ میں شیراز پر
قبضہ کیا خلیفہ کو زبردستی انھیں اپنا نائب اضلاع میں ماننا پڑا کرمان سے معزالدولہ مغرب کی طرف
آگے بڑھا اور اضلاع اہواز (یا خوزستان) کو مطیع کر لیا اور ۳۳۴ھ/۹۴۵ع میں بغداد میں داخل ہوا تو خلیفہ
مستکفی نے فقط ان تینوں بھائیوں کو خطاب عمادالدولہ۔ رکن الدولہ و معزالدولہ ہی کے نہیں
عنایت کیے بلکہ معزالدولہ کو امیرالامرا کا خطاب عطا کیا جو اُسکے خاندان میں مدت تک قائم رہا
گو انھوں نے سلطان کا لقب اپنا نہیں اختیار کیا اور اپنے سکوں میں امیر اور ملک کا خطاب جاری
کیا مگر انکی حکومت مطلق العنان بغداد میں تھی اور خلفا ان کے ہاتھ کی کٹھ پتلی تھے۔ اس
خاندان کا رجحان شیعیت کی طرف تھا مگر وہ خلفاء بغداد کی ظاہری تعظیم و تکریم و ادب بہت کرتے تھے

پھر اس خاندان نے ایران اور عراق کو آپسمیں تقسیم کر لیا۔ اس تقسیم میں کچھ افراط تفریط ہوئی اور یہ وسیع دولت بویہ ٹکڑے ٹکڑے ہوکر دولت غزنویہ۔ دولت کاک ویہ و دولت سلجوق میں مل گئی +

۵۹ کاک ویہ (کردستان) ۳۹۸ - ۴۴۳ ۱۰۰۷ - ۱۰۵۱

محمد بن دشمنزار معروف بہ ابن کاک ویہ مجبیر بھائی مجد الدولہ بویہ کا تھا جو ہمدان میں حکمرانی کرتا تھا۔ ۴۱۴ھ ۱۰۲۳ء میں سماء الدولہ کو اسنے معزول کر کے اسکی قلمرو کو اپنی مملکت میں ملا لیا ۳۹۸ھ ۱۰۰۷ء میں اصفہان کو پہلے ہی لے لیا تھا۔ اس خاندان کی سلطنت اصفہان۔ ہمدان۔ یزد۔ نہاوند وغیرہ میں رہی جب تک کہ ۴۴۳ھ ۱۰۵۱ء میں طغرل بیگ سلجوقی نے انکو فتح سے مغلوب کیا۔

فصل ہشتم سلجوق

۶۰ (ا) سلجوق اعظم (ایران) (ب) سلجوق کرمان (ت) سلجوق شام (ث) سلجوق عراق (ج) سلجوق روم (۶۰) د دولت دانشمندیہ (کیپڈوشیا)

۶۰ سلجوق (مغربی ایشیا) ۴۲۹ - ۷۰۰ ۱۰۳۷ - ۱۳۰۰

مسلمانوں کی تاریخ میں وہ زمانہ بھی مشہور ہے کہ جسمیں ترکی سلجوق نے اسلام اختیار کیا۔ جب انکا اقبال چمکا ہے تو خلافت کا ادبار آچکا تھا۔ وہ سلطنت عظیم الشان جسپر ایک مسلمان خلیفہ حکومت کرتا تھا وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر مختلف خاندانوں میں تقسیم ہو چکی تھی جنمیں سے بنی فاطمہ (شیعہ) کے ملک مصر میں کوئی شاہانہ حکومت نہیں رکھتا تھا۔ سپین۔ افریقہ جنمیں صوبہ بمصر داخل تھا مدت سے خلفاء بغداد کی سلطنت سے خارج ہو گئے تھے شمالی شام اور عراق عرب جنگجو قبائل عرب کے ہاتھ میں تھے جنمیں سے بعض نے اپنے خاندان میں سلطنت قائم کر لی تھی۔ ایران بہت سے بویہ شاہزادوں میں منقسم تھا۔ جو شیعہ ہونے کے سبب سے خلفاء بغداد کی جنکا حال کاٹھ کی پتلی کا سا ہو گیا تھا اطاعت نہیں کرتے تھے۔ یہ شاہزادے آپسمیں ایکدوسرے پر حملہ آوری کے لئے بیٹھے رہتے تھے آپس میں کٹتے مرتے تھے اور اسطرح ایکدوسرے کو ضعیف کرتے تھے اس آپس کی پھوٹ نے سلطنت زوال پزیر سے بہت سے صوبوں اور اضلاع کو جدا کر دیا تھا جب سلطنت اسلامیہ ایسی علیل ہو رہی تھی تو اسکی شفا کے واسطے خدا تعالیٰ نے ترکوں کو دوا بنایا

جسنے اسمیں پھر جان ڈالدی۔ ترکوں کی خانہ بدوش صحرا نورد قوموں میں وہ خرابیاں نہیں پیدا
ہوئی تھیں جو شہر کی سکونت سے پیدا ہوتی ہیں وہ مہذب تھے انھوں نے نہایت طیب خاطر سے اسلام
قبول کیا۔ اور مردہ سلطنت اسلامیہ کو اپنے تازہ اسلام سے زندہ کردیا۔ انھوں نے ایران
عراق۔ شام۔ ایشیاء کوچک میں جو خاندان سلطنت کر رہے تھے سب کو معزول کردیا الغرض انھوں نے
ایشیا میں افغانستان کی مغربی سرحد سے بحر مڈیٹرینین تک ایسی سلطنت اسلامیہ قائم کردی
جسمیں ایک سلطان جو احد سلطنت کرے۔ مسلمانوں کا عزم جو مردہ ہو چلا تھا اُس کو ایسا زندہ کیا
کہ اُس نے بائی زین ٹین کی دولت کو جو قریب آتی جاتی تھی پرے دھکیل دیا۔ اور وہ بہادر جوانمرد
و شجاع مسلمان پیدا کردئے جو میدان جنگ سے کبھی منہ موڑنا جانتے ہی نہ تھے عیسائیوں کے
جہادوں میں انھوں نے اپنی بڑی دلاوری اور دلیری دکھائی غرض تاریخ سلطنت اسلامیہ کے
تاج کا ایک گوہر بے بہا قوم سلجوق بھی ہے۔ سلجوق بن یکاک ایک ترکمانی امیر تھا اور ترکستان کے
امیروں کے ہاں صاحب منصب تھا اُسکی اولاد کو سلجوقی یا سلجوق کہتے ہیں۔ کرغز کی غیر مزروعہ
زمینوں سے سلجوق نے مع اپنے قبائل کے چند ضلع بخارا میں نقل مکان کیا اور اُسکے تمام گروہ نے
یہاں آنکر بڑے شوق و گرمجوشی سے اسلام قبول کیا۔ وہ خود اور اُسکے بیٹے اور پوتے ان لڑائیوں
میں شریک ہوئے جو دولت سامانیہ اور ایلک خانان اور محمود غزنوی میں ہو رہی تھیں اُنمیں سے
دو بھائی طغرل بک۔ چگر بک آخر کو ایسے قوی صاحب طاقت ہو گئے کہ انھوں نے اپنی جنگجو
قوم ترکمان کو ہمراہ لیکر خراسان پر حملہ کیا۔ اور لشکر غزنویہ پر کئی دفعہ فتح پائی اور بڑے بڑے
شہر انھوں نے تسخیر کرلئے ۴۲۹ھ میں چگر بیگ داؤد شہنشاہ کے نام کا خطبہ مرو کی مسجدوں میں نماز
میں پڑھا گیا۔ اسی طرح سے اسکے بھائی طغرل بیگ کا خطبہ نیشاپور میں پڑھا گیا۔ بلخ۔ جرجان
طبرستان خوارزم کو جلدی سے انھوں نے اپنی قلمرو میں داخل کرلیا اور (۴۳۴ھ) میں جبال
ہمدان۔ دیناور۔ حلوان۔ رے۔ اصفہان فتح ہو گئے اور ۴۴۷ھ میں طغرل بیگ بغداد
میں داخل ہوا اور اس دار الخلافت میں اپنا لقب سلطان مشہور کیا۔ اور ترکی قومیں بھی اُنکے
ساتھ شامل ہو گئیں جس سے اُنکی سپاہ کی جمعیت کثیر ہو گئی اور کل مغربی ایشیا حدود افغانستان سے

لیکر یونانیوں کی سلطنت ایشیائے کوچک کی حد تک اور مصر کی بنی فاطمہ کی سلطنت یہ سب ملکر ایک سلطنت سلجوقیہ ۱۰۴۳ء میں بن گئی۔ کل اس وسیع سلطنت پر طغرل بیگ۔ الپ ارسلان ملک شاہ نے نہایت عدل و انصاف و شان و شکوہ و حشمت سے سلطنت کی مگر ملک شاہ کے انتقال پر ملکی فساد آپس میں کھڑے ہوئے اور برک یارق اور محمد میں آپس میں لڑائی جھگڑے ہوئے جس سے سلطنت ٹکڑے ٹکڑے ہو کر خاندان سلجوق میں منقسم ہوگئی اور ان حصوں میں وہ آزادانہ خود مختار سلطنت کرتے رہے اور سلجوق کے خاندان کے آخر سلطان سنجر کی اطاعت برائے نام کرتے رہے اس سلطان کی سلطنت کی حدود خراسان میں محصور تھی اور اس نے ۵۵۲ھ ۱۱۵۷ء میں وفات پائی اس خاندان کی شاخہائے عظیم یہ ہیں سلجوقیان کرمان سلجوقیان عراق سلجوقیان شام سلجوقیان روم یا ایشیائے کوچک اور باقی اور چھوٹی چھوٹی شاخیں اسکی آذربائیجان۔ طخارستان اور اور اضلاع میں حکومت کرتی تھیں شرق میں سلطنت سلجوقیہ کا خاتمہ خوارزم شاہ کے حملہ سے پہلے ہوگیا تھا آذربائیجان۔ فارس ماوراء النہر۔ دیار بکر میں سلاطین سلجوقیہ کے افسروں اتابیگ نے اپنے اپنے خاندانوں کی سلطنتیں جمائیں۔ مگر روم میں سلطنت سلجوقیوں کی ۱۳۰۰ء تک باقی رہی۔ اس کو اس سنہ میں عثمانلی ترکوں نے ختم کیا +

۴۹۰-۵۶۰-۱۶۰ دولت دانشمندیہ (سیواس قیصریہ۔ ملطیہ) ۱۰۹۷-۱۱۶۵

ایشیائی زمین جب وقت سلجوقی ترک اپنی سلطنت بڑھا رہے تھے تو ایک اور ترکی امیر گوشتگین بن دانشمند نے سلطنت کی۔ وہ شیا کے شہروں سیواس قیصریہ۔ ملطیہ میں قائم کی اور ملطیہ کے قریب اس نے فرنگیوں کو سخت شکست دی اسکے جانشینوں نے عیسائی جہادیوں میں بڑا نام پیدا کیا مگر جلدی سے یہ سلطنت سلجوقیوں کی بڑی سلطنتوں میں شامل ہوگئی +

فصل نہم۔ اتابیگ (سلجوقی افسر)

(۶۱) بوریہ (اتابیگ دمشق) ۶۲ (زنگی (موصل) (ب حلب (ت) سنجار (ث) جزیرہ (۶۳) بگ تگینہ (اربیلا) (۶۴) (اور توقد (کیفہ) (ب) دین (۶۵) شاہان آرمینیا۔ (۶۶) اتابیگ (آذربائیجان) (۶۷) سلغاریہ اتابیگ (فارس) ۶۸ ہزار اسپہ اتابیگ (لرستان)

(۶۹) شاہان خوارزم (۷۰) قتلغ خانان

سلجوقیوں کی سلطنت ایک جنگی قوت تھی۔ اور سپاہ جبر اُسکی بقا کا مدار تھا اُسکے تمام افسر ترکی غلام
تھے اِس خاندان کی یہ رسم تھی کہ وہ عہدے جنہیں اعتماد و وفا کی ضرورت ہوتی تھی سوا غلاموں کے
کسی آزاد آدمی کو نہیں دیتے تھے اور دور دور کے صوبوں میں حاکم انھیں غلاموں میں سے
مقرر کرتے تھے۔ غرض انھیں زر خرید غلاموں کی وفاداری پر اعتبار ہوتا تھا جو دربار میں
سلاطین اور امرا کے پاس تربیت تعلیم یافتہ ہوتے تھے۔ ہر سلجوق سلطان پاس مملوک ہوتے
اور اکثر وہ دشت خفچاق سے منگا کے خریدے جاتے اور انھیں میں سے سپاہ اور دربار میں
اعلیٰ عہدوں پر سرافراز اور ممتاز ہوتے۔ اِن غلاموں نے اپنے آقاؤں کی نہایت سخت
خدمت گزاری کر کے اپنے تئیں آزاد کیا۔ اِس انتظام کا لازمی نتیجہ آخر کو یہ ہوا کہ بوڑھے
مالکوں کے جانشین جوانمرد مملوک ہوگئے جب سلاطین سلجوقیہ ضعیف ہوگئے تھے۔ اور اُنکی سلطنت
کے ٹکڑے ٹکڑے ہوتے۔ تو مملوک جو اُنکے واسطے سخت لڑائیاں لڑے تھے اُنکی نوعمر اولاد
کے اتابیگ مقرر ہوتے۔ رشیدی میں لکھا ہے کہ اتابک بکسر پائے موحدہ و کاف فارسی مرکب ہے
لفظ آتا کہ معنی پدر ہے اور لفظ بگ مخفف بیگ کے معنی امیر کے ہیں پس اسکے معنی یہ ہوئے کہ
ایسا امیر جو بجا پدر ہو۔ پس اتابیگ اُنکی محافظت کرتے اور نیابت کا کام دیتے اور جلدی سے
اپنے کام کو بادشاہی سے بدل لیتے اِس طرح سے طغتگین جو سلجوق تُتُش کا مملوک تھا،
اسکے نوعمر بیٹے وفاق کا اتابگ مقرر ہوا اور اُسکے مرنے پر خود بالکل سلطنت کا مالک ہوگیا
اور دمشق میں فرمانروائی کرنے لگا۔ امام الدین زنگی سلجوقی سلطان سوم ملک شاہ کے مملوک
کا بیٹا تھا اُسنے موصل اور حلب و جزیرہ میں اتابگ کی سلطنت قائم کی۔ عراق کا سلجوقی
سلطان مسعود تھا اُسکا ایک غلام خفچاقی تھا جس نے آذربائیجان میں اتابک کی سلطنت جمائی
سلطان ملک شاہ کا ساقی انوشتگین تھا جو شاہان خوارزم کا باپ دادا تھا اور توق اور سلغر یہ
سلجوقی افسر تھے جو دولت دیاربکر اور فارس کے بانی ہوئے اور بگتگین ہزاراسپیہ اور
قتلغ خان سلجوقی غلاموں کے افسر تھے جب چھٹی صدی میں کل سلطنت سلجوقیہ اُنکے لشکر کے

افسروں کے ہاتھ میں تھی جنہوں نے جدا جدا اپنے خاندان کے حصوں میں سلطنت کو قائم کیا۔

۴۹۷ - ۵۴۹ ۶۱ بوریہ اتابگ دمشق ۱۱۰۳ - ۱۱۵۴

سلجوق کی سپاہ کے افسروں میں ایک اعلیٰ درجہ کا عہدہ دار طغتگین تھا اور نوعمر سلجوق شاہزادوں کی نیابت میں سلطنت کے کاروبار کرتا تھا۔ آخر کو اسنے اُنکے اختیارات کو غصب کر لیا۔ وہ سلطان تتوش کا آزاد غلام تھا اور ۴۸۸ھ ۱۰۹۵ء میں اُسکے بیٹے دقاق کا اتابگ دمشق میں ہوا جسکے بعد وہ خود جانشین ہوا۔

۵۲۱ - ۶۴۸ ۶۲ زنگی عراق و شام کے اتابک ۱۱۲۷ - ۱۲۵۰

ملک شاہ کا ترکی غلام اق سنقر تھا اور اُسکا حاجب بھی تھا۔ اور ۴۷۸ - ۴۸۷ھ ۱۰۸۵ - ۱۰۹۴ء نائب تتوش کا حلب میں رہا تھا اسنے بغاوت اسسے کی اور مارا گیا۔ ۵۲۱ھ ۱۱۲۷ء میں اسکی جگہ اسکا بیٹا امام الدین زنگی عراق کا جسمیں بغداد بھی شامل تھا حاکم مقرر ہوا اس سال میں اسنے موصل سنجار جزیرہ۔ حران کو اور ۵۲۲ھ میں حلب کو اور شام کے اور شہروں میں اپنی عملداری کر لی۔ اسنے جہادوں میں جو مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان ہوئے اپنی ذاتی شجاعت کو دکھایا۔ اور حقیقت میں سلطان صلاح الدین کا وہ داہنا ہاتھ تھا جب وہ عالم جاودانی کو رخصت ہوا تو اُسکی سلطنت اُسکے بیٹوں میں اسطرح تقسیم ہوئی کہ نور الدین محمود کو شام ملا اور سیف الدین غازی کو موصل و عراق نور الدین نے بھی جہادوں میں بڑے بڑے کام کئے تھے جسکے سبب سے اسکا نام ابتک مشہور ہے شام کی سلطنت کی شاخ تو دوسری نسل میں بالکل مردہ ہو گئی مگر اسکا ایک نیا شعبہ سنجار میں قائم ہوا اور اسکی ایک اور چوتھی شاخ جزیرہ میں پھوٹی ۶۱۸ھ ۱۲۲۱ء میں خاندان سنجر کی قائم مقام دولت ایوبیہ ہوئی اور باقی اور سلطنت لولو کی قبضہ اختیار میں آئی وہ آخر موصلی زنگی بادشاہ کا غلام تھا اور آخر کو کل سلطنت مغلوں کی سلطنت میں داخل ہو گئی +

۵۳۹ - ۶۳۰ ۶۳ھ بگ تگینہ اتابگ اربیلا وغیرہ - ۱۱۴۴ - ۱۲۳۲ء

امام الدین زنگی کے ترکی افسروں میں ایک زین الدین علی کوچک بن بگتگین تھا ۵۳۹ھ ۱۱۴۴ء میں اُسنے اپنا نائب موصل میں اُسکو مقرر کیا اور ۵۴۴ھ ۱۱۴۹ء میں پہلے سنجار اور پھر حران۔ تکریت اربل (اربیلا) وغیرہ اسنے اپنے ماتحت کر لئے ۵۶۳ھ ۱۱۶۷ء میں اربل میں زین الدین کا انتقال ہو گیا۔

اسکا بڑا بیٹا مظفر الدین کوکبری حران میں بھاگ گیا اور چھوٹے بیٹے زین الدین یوسف کو اربل ملا تھا لگ گیا اور اسکا اتالیق امیر مجاہد الدین قائماز بنا جب یوسف کا انتقال ہوا تو ۵۸۶ھ ۱۱۹۰ء میں سلطان صلاح الدین نے جسکا شام و عراق پر بڑا اختیار و اقتدار تھا مظفر الدین کوکبری کو اسکے بھائی کا جانشین اربل و شہر زور میں مقرر کیا اور حران رہا (ادیسا) ہو گئی ساط کو اسکے بھتیجے تقی الدین عمر کو حوالہ کیا گوکبری نے ۶۳۰ھ ۱۲۳۲ء میں وفات پائی۔ لاولد تھا وصیت کر گیا کہ اربل خلفاء عباسیہ لے لیں +

۴۹۵ - ۷۱۲ھ ۶۴ ارتوقیہ (دیار بکر) ۱۱۰۱ - ۱۳۱۲ء

ارتوق بن اکسب اس خاندان کا بانی اول تھا۔ وہ افواج سلجوقی میں ایک ترکمانی افسر تھا۔ اور جب بیت المقدس فتح ہو گیا تو توتش سلجوقی سلطان دمشق کی طرف سے وہ اورشلیم کا حاکم مقرر ہوا۔ اسکے دونو بیٹوں سکمان اور ایل غازی نے عیسائی شاہزادوں سے پیلسٹائن (فلسطین) کے ساتھ لڑنے میں بڑا نام پیدا کیا تھا وہ ۴۸۴ھ ۱۰۹۱ء میں اپنے باپ کے جانشین ہوئے مگر جب ۴۸۹ھ ۱۰۹۶ء میں اس شہر کو دولت بنی فاطمہ نے لے لیا تو سکمان رہا (ایڈیسہ) کو اور ایل غازی عراق کو چلا گیا۔ پھر ۴۹۵ھ میں سلجوق سلطان محمد نے ایل غازی کو بغداد میں اور سکمان کو حصن کیفا کا حاکم دیار بکر میں مقرر کیا۔ اور دو برس بعد اُسپر ماردین کا اضافہ کیا ۵۰۲ھ ۱۱۰۸ء میں ماردین کو اُسکے بھائی ایل غازی پاس منتقل کر دیا۔ اب اس خاندان ارتوقیہ کے دو شعبے ہو گئے ایک کیفا میں دوسرا ماردین میں ایل غازی جو خاندان ماردین کا بانی تھا اُسنے ۵۱۱ھ ۱۱۱۷ء میں حلب پر قبضہ کر لیا۔ اور دیار بکر میں میافارقین بلید و اور حوبی لن سی جو سکمان کے کارزار عظیم ہوئے اسلئے کیفا شعبہ اس خاندان کا آشتی امن کی تاریکی میں منقسم ہوا اور جب سلطان صلاح الدین کی طاقت نے اسے دھمکایا تو جلدی سے اُسکی اطاعت قبول کر لی جسکے صلہ میں ۵۷۹ھ ۱۱۸۳ء میں شہر زندہ کا اُسکی ریاست پر اضافہ ہو گیا۔ وہ ۶۲۹ھ ۱۲۳۱ء تک حکمران رہا مگر اس سنہ میں سلطان کامل ایوبیہ نے اُسکو غارت کر دیا۔ مگر اسکی ایک چھوٹی سی شاخ دیار بکر میں خرت برت میں ۵۲۱ھ ۱۱۲۷ء سے ۶۲۰ھ ۱۲۲۳ء تک حکومت کرتی رہی۔ ایل خان غازی جو دولت ماردین کا بانی تھا اسنے ۵۱۱ھ ۱۱۱۷ء میں حلب پر قبضہ کیا اور ۵۱۵ھ ۱۱۲۱ء میں اور دیار بکر میں میافارقین کی حکومت سلطان محمود نے اسے دیدی۔ عیسائیوں کے جہاد میں وہ بڑا جری و دلاور شجاع لڑنے والا تھا کہ جسکے نام

عیسائی جہادی کا نتیجے تھے۔ اسکی اولاد میں ماردین اور میا فارقین کی حکومت ۵۸۸ھ ۱۱۹۲ء تک جاری
رہی۔ میا فارقین میں حکومت ۵۸۵ھ ۱۱۸۹ء تک قائم رہی اور ماردین میں حکومت جبتک قائم رہی
کہ وہ تیمور کی مطیع ہو گئی۔ اور قراقیون لی نے ۱۲۰۸ء اسکو مٹا دیا۔ مگر ماردین کے امرا کا جب سے زوال
شروع ہوا کہ دولت ایوبیہ کے عروج کی شام و عراق میں ابتدا ہوئی ۵۱۷ھ ۱۱۲۳ء میں ارتوقیہ امیر بلک بن
بہرام نے حلب کو تسخیر کر لیا۔ اسنے ۴۷۹ھ میں آنا کو اور ۵۱۵ھ میں خرت پرت کو فتح کر لیا اور
عیسائیوں کے جہاد میں بڑا نام سپہ سالاری میں پیدا کیا

۴۹۳ - ۶۰۴ ۶۵ شاہان آرمینیا ۱۱۰۰ - ۱۲۰۷

آذر بائے جان میں مرند کا حاکم سلجوقی قطب الدین اسماعیلی تھا اسکا غلام سکمان قطبی تھا
نام قطبی آقا کے نام کے سبب سے تھا ۴۹۳ھ ۱۱۰۰ء میں آرمینیا میں شہر خلاط کو دولت مروانیہ سے چھین لیا
اسکی اولاد اور مملوک اسمیں جب تک حکمرانی کرتے رہے کہ ۶۰۴ھ میں دولت ایوبیہ نے اسی فتح کیا

۵۳۱ - ۶۲۲ - ۶۶ - اتابک (آذربائیجان) ۱۱۳۶ - ۱۲۲۵

ایل دی گز ایک ترکی غلام دشت خفچاق کا رہنے والا تہا وہ عراق کے سلجوق سلطان مسعود کے
بہت منہ چڑھا اور اسکے دربار میں اقبال اسکا خوب چمکا۔ وہ آذربائیجان کا حاکم مقرر ہوا اور
سلطان کی بیوہ سالی اسکے ساتھ حکومت میں شریک کی گئی تھی۔ اسکا بیٹا محمد حقیقت میں عراق
کی سلجوقی سلطنت کا فرمانروا تھا اور اس صوبے پر حکمرانی کرتا تھا محمد کا بھائی قزل ارسلان جو
آذربائیجان میں اسکا نائب تھا وہ اسکا جانشین مقرر ہوا اور امیر الامرا کا خطاب ملا۔ مگر جب وہ
بادشاہی کا دعوی کرنے لگا تو قتل کیا گیا۔ اسکے دو بھتیجوں نے پھر اپنی خالی ہستی میں اعتدال پیدا کیا

۵۴۳ - ۶۸۶ - ۶۷ سلغریہ (اتابک فارس) ۱۱۴۸ - ۱۲۸۷

ایک ترکمانی گروہ کا سردار سلغر تہا۔ وہ خراسان میں آ گیا تہا۔ کچھ زمانہ اپنا تاخت و
تاراج میں بسر کیا۔ پھر سلجوق طغرل بیگ سے جا کر یارانہ جوڑا جسنے اسکو اپنا حاجب مقرر کیا
اسکی اولاد میں سے سنقر بن مودود نے ۵۴۳ھ ۱۱۴۸ء میں صوبے فارس کا مالک بن بیٹھا اور اس سے
خاندان کی سلطنت ایسی جم گئی کہ ڈیڑھ سو برس تک وہ اپنی جگہ نہ ہلی۔ اتابک مودود خرچ کر کے

شاہ خوارزم کا ہوا اسکو اُسنے اسنجر اور اسکوران حوالہ کیے پھر اسکی جگہ اتابگ ابوبکر نے اگدائی خان مغل کی اطاعت اختیار کی اور اُسکو قتلغ خاں کا خطاب ملا پھر سلاطین مغلیہ کے اتابگ ایلان باج گزار اور تابع رہے اور انمیں سے آخر ملکہ عبش زوجہ منکو تیمور بن ہولاگو کی ہوئی حضرت شیخ سعدی نے اسی اتابگ ابوبکر کا ذکر اپنی تصنیفات میں کیاہے

۵۴۳ - ۷۴۰ - دولت ہزار اسپہ - اتابگ لرستان - ۱۱۴۸ - ۱۳۳۹

اس خاندان کی دولت کا بانی اول ابوطاہر تھا - اسکو ۵۴۳ھ ۱۱۴۸ میں سلغری اتابگ نے لرستان بزرگ کی فتح کرنے کے لیے بھیجا تھا ۱۲۶۰ ہلاکو مغل اباگا نے صوبہ خوزستان کا اپنی عطا سے اور اضافہ کردیا تھا - اتابگ افراسیاب والی اصفہان کو ارغون کے عرصے پر تسخیر کرلیا مگر اسکو بہت جلد اس حرکت پر سزا دی گئی - یہ چھوٹا سا خاندان تقریباً ۷۴۰ھ ۱۳۳۹ تک حکمرانی کرتا رہا انکا دارالحکومت ایدج تھا - لکھاہے کہ یوسف شاہ ثانی نے شوستر خوزیا بصرہ میں اپنی عملداری کرلی تھی - اس خاندان کا ایک اور چھوٹا سا شعبہ ہیجو لرستان کوچک پر چھٹی صدی سے دسویں صدی تک حکومت کرتا رہا +

۴۷۰ - ۶۲۸ - ۶۹ شاہان خوارزم ۱۰۷۷ - ۱۲۳۱

بلکاتگین غزنوی کا ایک ترکی غلام انوشتگین تھا جو اقبال کی یاوری سے سلطان ملک شاہ سلجوقی کا آبدار ہوگیا اور اسکو سلطان نے خوارزم (خیوا) کا حاکم مقرر کیا - اور پھر اُسکا بیٹا جانشین ہوا جسکا لقب خوارزم شاہ ہوا اس خاندان میں اتسیز اول شخص تھا جسنے اپنی علو ہمت آزادی کے لئے دکھائی تھی ۵۳۳ھ ۱۱۳۸ میں اُسنے سرکشی کی جسکے سبب سے سلطان سنجر نے اُسکو خوارزم سے معزول کیا مگر تھوڑے دنوں بعد اتسیز نے مراجعت کی اور پھر شاہان خوارزم کو شاہانہ قوت حاصل ہوگئی اتسیز نے اپنی حکومت دریائے جیحوں کے کنارہ پر جند تک پھیلائی ۵۹۰ھ میں بادشاہ تکش نے خراسان - رے - اصفہان کو اس سلطنت پر اضافہ کیا اور ۶۰۲ھ میں اُسکے نامور بیٹے علاءالدین محمد نے غوریوں سے خراسان چھین لیا بعد ایک سخت جنگ کے ایران کا ایک بڑا حصہ فتح کرلیا ۶۰۴ھ ۱۲۰۷ بخارا اور سمرقند کو تسخیر کیا قراخطائی گورخان کے ملک پر حملہ کرکے اسکی دارالسلطنت اترار کو فتح کرلیا ۶۱۱ھ ۱۲۱۴ میں وہ افغانستان میں داخل ہوا اور غزنیں کو فتح کرلیا - شیعہ مذہب کو اختیار کرکے اسکا

یہ عزم بلند ہوا کہ دولت عباسیہ کا خاتمہ کر دے۔ مگر اسکی سلطنت کی شمالی سرحد پر چنگیز خانی مغلوں کے حملوں نے اُسکے سارے ارادوں کو پست کر دیا۔ ان بے شمار خونخوار دشمنوں کے گروہوں کے سامنے وہ بھاگتا پھرا اور مایوسانہ خاتمہ اُسکی زندگی کا جزیرہ بحر کیسپین (بحر خزر) میں ۶۱۷ھ/۱۲۲۰ء میں ہوا۔ اُسکے تین بیٹے تھے وہ کچھ دنوں اضلاع ایران میں پریشان پڑے پھرے۔ اور اُنمیں سے جلال الدین ہندوستان میں بھی دو برس رہا۔ ۶۲۲–۶۲۸ھ تک وہ خوارزم کے فتح کرنے کی تدبیریں کرتا رہا اور اِدھر اُدھر مہمات کرتا رہا۔ مگر آخر کو ۶۲۸ھ/۱۲۳۱ء میں مغلوں نے اُسے بالکل خارج کر دیا۔ ایک زمانہ میں خوارزم شاہ کی سلطنت سلجوق کی سلطنت کے ہم پلہ تھی۔ مگر اس وسعت سلطنت کو بارہ برس سے زیادہ قرار نہیں رہا۔

خانان قتلغ ۔ کرمان ۔ ۱۲۲۲–۱۳۰۳ء ۶۱۹–۷۰۳ھ

جب چنگیز خان نے خوارزم شاہ کی سلطنت میں ہلچل ڈال کر پامال کیا ہے اور اسمیں طوائف الملوکی و بدنظمی نے پانوں جمائے ہیں تو براق حاجب باشندہ قراختطے کا تھا اور علاء الدین خوارزم شاہ کے ہاں ایک افسر تھا اُسنے ۶۱۹ھ/۱۲۲۲ء میں کرمان میں اپنی عملداری کر لی اور مغل اگدائی خان نے اُسکو حاکم مستقل مقرر کر دیا۔ اور اُسکو قتلغ خان کا خطاب دیا۔ اس خاندان کی حکومت فقط کرمان ہی میں محدود رہی اور وہ ایران کے مغل بادشاہوں کی اطاعت و وفاداری کے ساتھ کرتی رہی۔ اس خاندان میں جو آخر امیر تھا اُسکی بیٹی فارس کے بادشاہ مظفر شاہ کو بیاہی گئی۔

فصل ۵ ہم مغربی ایشیا میں سلجوقیوں کے جانشین

امرائے ایشیا مائی نر (ایشیائے کوچک)

(۱) کرلاسی (میسیا) (۲) حمید (لیسی دیا) (۳) کرسیان (فریجیا) (۴) ہکا (لائی سیا) (۵) صاروخان (لیدیا) (۶) آئی دین (لیدیا) (۷) منتشا (کیریا) (۸) قزل احمدلی (پیف لے گونیا) (۹) قرامان (لائی کے اونیا) (۱۰) عثمان لی سلاطین ترکی

مغرب میں سلاطین سلجوقی کے جانشین

ہم نے اوپر بیان کیا ہے کہ کس طرح اتابگ اور افسران سلجوقی نے اپنی اپنی سلطنتیں

ایران۔ شام کے صوبوں میں قائم کیں مگر وہ اپنے دل کو مستقل اور قوی نہ کر سکے اور ساتویں صدی
میں مغلوں کے مطیع ہو گئے۔ مگر سلطنت سلجوقیہ کا ایک حصہ ایسا تھا کہ وہاں مغلوں کی سلطنت کا مستقل
نقشہ نہ جم سکا اور وہاں دولت سلجوقیہ سے بڑھ کر دولت عثمانلی ترک پیدا ہوئی پہلے اس سے کہ
مسلمانوں کی تاریخ کے اس حصہ کا بیان کریں جو سلطنت مغلیہ سے تعلق رکھتی ہے۔ ہم ان امیروں کا
ذکر کرتے ہیں جو مغرب میں دولت سلجوقیہ کے جانشین ہوئے۔ ساتویں صدی کے نصف آخر میں معظم
کے باشندے ایشیا کے ایران سلجوقی شاہان مغلیہ ایران کے تابع ہوئے جو اناتولیا میں اپنی طرف سے حاکم مقرر
کر کے حکمرانی کرتے تھے۔ مگر اس دور دراز صوبے پر مغلوں کی سلطنت کا قبضہ و تسلط کم تھا اور امیر پرانے تھے
جو سلجوقی ضعیف پیر تھے وہ اسکی اطاعت کرتے تھے مگر جو انکی اولاد نوجوان ہوتی وہ ایران کی
حکومت شخصیہ کو کچھ مانتی نہ تھی۔ شاہان ایران نے بھی انکی آزادی کے روکنے میں بہت کوشش
نہیں کی۔ مملکت روم جو سلجوقیوں کے پاس تھی دس ریاستوں میں تقسیم ہو گئی۔ کراسی کا خاندان میسیا
میں صاروخان اور آئی دین کا لیڈیا میں اور منتشا کے شاہزادے کیریا میں۔ تکا کے
شاہزادے لائی سیا میں اور ہمیدہ فی لیا میں۔ حمید کا خاندان پی سی دیا۔ اور اسی سوریا میں
کرمیان فریجیا میں قزل احمدلی کا خاندان پیفلگونیا میں اور عثمان کا خاندان فریجیا ایک ٹی ٹس میں
قریباً لائی کے نزدیک عثمان لی کا خاندان کا وہ ستارہ اقبال چمکا کہ یہ تمام ریاستیں اوسکی تابع ہو گئیں
گیا انکی ریاست سب میں سے چھوٹی تھی یا سب سے بڑی ہو گئی ۷۳۶ھ ۱۳۳۶ء میں عثمان لی ریاست میں کراسی
شامل ہوئی ۷۸۳ھ ۱۳۸۱ء میں ریاست حمید جہیز میں آئی اور ۷۹۲ھ ۱۳۹۰ء میں بایزید نے کرمیان۔ تکا۔ صاروخان
آئی دین۔ منتشا کو ایک فوج کشی میں تسخیر کر لیا اور قرامان۔ قزل احمدلی کو ۷۹۴ھ ۱۳۹۲ء میں فتح
کر کے اپنی لشکر آرائی کو پورا کیا۔ چودھویں عیسائی صدی کے آخر تک ایک سو برس کے اندر عثمان اول کے
بڑے پوتے نے اپنی رقیب سلطنتوں کو مطیع کر لیا۔ ۸۰۴ھ ۱۴۰۲ء میں انگورا کی لڑائی ہوئی جس میں بایزید
کو شکست ہوئی اور تیمور نے اسے قید کیا۔ اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ ایشیا میں عثمانلی قوت تاتاریوں
کے ہاتھ سے بالکل برباد ہو جائیگی۔ ان ریاستوں میں سوا کراسی یا حمید کے تیمور نے سب کو بحال
کر دیا اور چوتھائی صدی کے لئے ان میں از سر نو جان پڑ گئی اور وہ زندہ ہیں۔ بہر دو سلطنت عثمان لی

اس صدمہ عظیم کو اٹھا کر جو سنبھلی اور اُسنے اپنے تئیں بحال کیا تو ۸۲۹–۸۳۲ھ ۱۴۲۹ء میں پانچ ریاستیں جو
اس عرصہ میں اپنی اصلی حالت میں آگئی تھیں اُنکو پھر دوبارہ مراد ثانی امورث نے اپنی سلطنت میں
شامل کر لیا ۸۵۴ھ ۱۴۵۱ء میں قرمان میں دوسری فتح حاصل کی اور محمد ثانی کی زبردست ہاتھ میں عنان
سلطنت عثمانیہ جب آئی تمام وہ اضلاع جو دس امیروں کی حکومت مانتے تھے اب دولت عثمانیہ کے
مطیع ہو گئے اور آج تک چلے جاتے ہیں – اب آگے اور حال بیان ہوتا ہے –

۶۹۹ – ۱۳۱۱ – ۸۰ عثمان لی یا عثمانی سلاطین ترکی ۱۲۹۹ – ۱۸۹۳

قوم اوغوز کا ایک چھوٹا سا جرگہ عثمان لی یا عثمانی ترک تھے خراسان میں جب مغل آباد ہوگئے
تو انھوں نے عثمانی ترکوں کو مغرب کی طرف نکال دیا۔ اور ساتویں صدی میں ایشیا کوچک میں
جا کر وہ پناہ گزین ہوئے – چونکہ سلجوقی بادشاہوں کے جنگ و پیکار میں وہ مددگار رہتے تھے اسلئے انکو
اجازت سلجوقی بادشاہوں نے دیدی کہ وہ اس ضلع میں اپنی مویشی چرایا کریں جسکا نام قدیمی زمانہ
میں فرائی جیا ای پکٹی ٹس تھا اور وہ قوم بائی زین ٹائن کی ہتھی نیا کے کناروں پر تھا۔ ان ترکوں
کے آباد ہونے سے اسکو اب سلطان اونی کہتے ہیں اور انکا صدر مقام سگت (تھی بی شین) تھا
یہاں عثمان نے اپنے خاندان کی وہ سلطنت باشان و شوکت عظیم الشان قائم کی کہ اس خاندان کے
پینتیس ۳۵ سلطان ہو چکے ہیں – اور یہ بانی خاندان ۶۵۶ھ ۱۲۵۸ء میں پیدا ہوا تھا اسنے بائی زین ٹائن کی
حد کو پرے پیچھے ہٹا دیا – اور اُسکے بیٹے اورخان نے بروسا تانی کے آ کو تسخیر کر لیا – اور اپنے
ہمسایہ کی ریاست کراسی کو اپنی سلطنت میں داخل کر لیا – اور ایک سپاہ جرار قہار یانی چری
(سپاہ نو) تیار کی جو کئی صدیوں تک افواج عثمانیہ کی گل سرسبد رہی ۷۵۹ھ ۱۳۵۸ء میں یہ
ترک دریائے ہیلس پونٹ سے اترے اور انھوں نے گیلی پولی میں قلعہ بنا کے سپاہ کی چھاونی
ڈالی – یوروپ میں بائی زین ٹائن کی سلطنت کو فتح کرنا شروع کیا – ایڈری انوپل فلیپوپولس کو
چند سال بعد انھوں نے فتح کر لیا ۱۳۶۴ء میں جری ٹرا کی اور ۱۳۸۹ء میں کوسوو کی اور ۱۳۹۶ء میں
نکوپولس کی فتح سے بلکن جزیرہ نما بجز قسطنطنیہ ضلع کے قبضہ ہو گیا اور ترکوں نے یورپ کے سارے شہسواروں کے
دانت کھٹے کر دئے لیکن شرقی سلطنت کا دار السلطنت ترکوں کے ہاتھ سے اس سبب سے بچا رہا

انکی توجہ تیمور کے ساتھ لڑنے کی طرف مصروف ہوئی۔ اور ۱۴۰۲ء میں بایزید کو بڑی شکست فاحش
انگورا کے میدان میں ہوئی +

تھوڑی دیر کے لئے یہ معلوم ہوتا تھا کہ اب سلطنت ترکی کی تمام ہوئی۔ انکی سلطنت جو
اعبار ڈینیوب سے اور مٹو تک پھیلی ہوئی تھی وہ اس صدمہ عظیم سے بالکل غارت و تباہ ہو جاتی
مگر محمد اول نے وہ دانشمندانہ نظم و نسق کیا کہ پھر سلطنت کا بحال ہو جانا ایک اعجاز معلوم ہوتا ہے
ایسا امن و امان قائم کیا کہ سلطنت کو ایسا استقلال حاصل ہو گیا کہ مراد ثانی نے اپنی سلطنت کو
ہن یاڈی وائٹ نائٹ آف ولیچیا کے حملوں سے محفوظ رکھا اور ۱۴۴۴ء میں ورنا میں فتح
عظیم اور فیصلہ کرنے والی حاصل کی اور عیسائی جہادیوں کے لشکر عظیم کو ہزیمت دی۔ ان عیسائیوں
نے عہد نامہ کو توڑا تھا اسلئے انکو سخت سزا دی۔ اس فتح نمایاں نے ترکوں کو شمالی حملوں سے محفوظ کر دیا
دو سو برس تک یہ ترک مظفر و منصور رہے ۱۴۵۳ء میں محمد ثانی نے قسطنطنیہ کو فتح کر لیا۔ رہی سہی
بازنطائن کی سلطنت کو نیست و نابود کر دیا۔ ۱۴۷۵ء میں کریمیا کو اپنی سلطنت میں شامل کر لیا
ابھی ایجین کے جزائر عثمان کی سرزمین بن گئی اور اٹلی میں قلعہ اوٹرینٹو پر ترکوں کا پھریرا
پھرتا تھا۔ آٹھ سال کے عرصہ میں سلیم اول نے شاہ ایران کو شکست دی اور ترکی سلطنت پر کردستان
اور دیار بکر کا اضافہ کیا ۱۵۱۷ء میں شام مصر عرب کو فتح کر لیا۔ اور صرف مکہ معظمہ و مدینہ منورہ ہی
کو تسخیر نہیں کیا بلکہ خلیفہ کے لقب عظیم کو حاصل کیا۔ اسوقت تک یہ لقب قاہرہ میں برائے نام
خاندان عباسیہ میں چلا جاتا تھا۔ اب وہ سلطان ترکی کو حاصل ہو گیا اور اس لقب کے سبب سے جو
مسلمانوں میں تعظیم و تکریم ہوتی ہے وہ سلطان ترکی کی ہونے لگی +

سلطان سلیمان اعظم کی فتوح عظیم نے سلطان سلیم کی فتوح کو بھی مات کر دیا ۱۵۲۲ء میں اس نے
رہوڈس کے نائٹوں کو بحری کمین گاہوں سے نکال دیا جہاں ان کے جہاز غارت گری کے
لئے لگے رہتے تھے۔ شمال میں اس نے بلگریڈ کو فتح کیا اور ۱۵۲۶ء ہنگری والوں کو بالکل پیس ڈالا۔
میدان رہاسن میں انکے بادشاہ لوئیس دوم کو اور اسکی بیس ہزار سپاہ کو قتل کیا۔ ہنگری ڈیڑھ سو
برس تک ترکی سلطنت کا ایک صوبہ رہا۔ ۱۵۲۹ء میں سلطان سلیمان نے ویانا کا محاصرہ کیا گر

اور سکو وہ بالکل مطیع نہیں کر سکا مگر آرچ ڈیوک فردے نند کو اُسنے خراج گزار بنایا سلطان سلیمان اعظم کی عظمت اس سبب سے نہیں ہے کہ اُسنے بہت سا ملک یورپ میں فتح کیا بلکہ ایسے زمانہ میں فتح کیا کہ بڑے بڑے فرمانروا یورپ میں ایسے موجود تھے جیسے کہ چارلس اول فرین سس اول اینٹر ہتھ - لیو دہم - اور ایسے ایسے نامور جہازراں موجود تھے جیسے کہ کولمبس - کورٹس رے لیف - چارلس کے عین زمانہ اقبال میں اُسنے ہنگری کو اپنی عملداری میں داخل کر لیا اور وینا کا محاصرہ کیا - اور اُس زمانہ جہازرانی میں کہ امیر البحر ڈوریا - ڈریک کی بڑی دہاک تھی اُسنے سپین کے کنارہ تک سمندر کو چھان ڈالا اور اوس کے امیر البحروں - بربروس سا - پائی لی اور ڈراگٹ کے خوف سے تمام ساحل بحر مڈیٹرینین پر لوگ لرزاں رہتے تھے - اسنے بربری کی ریاستوں سے اہل سپین کو نکال دیا ۱۵۳۸ء میں بڑی جنگ بحری پری ویسا میں پوپ کو اور شہنشاہ کو شکست دی - سلطان سلیمان کی سلطنت دریاء ڈینیوب کے کنارہ پر بودا پستھ سے لے کر اسوان تک تھی جو رود نیل کے آبشار پر ہے اور دریاء فرات سے جبل طارق تک +

سلطان سلیمان اعظم کے زمانہ میں سلطنت عثمانیہ اپنے معراج پر پہونچی بعد ازاں اس صعود سے تنزل شروع ہوا ۱۵۷۱ء میں آسٹریا کے ڈون جان نے لی پین ٹو میں ترکی کو ایسی شکست دی کہ اُس کی بحری قوت پر صدمہ عظیم ایسا پہنچا کہ پھر وہ نہ پنپی - گو ۱۵۷۱ء میں ترکوں نے جزیرہ سائی پرس قبرس فتح کر لیا - اور ۱۵۹۶ء میں کیرس ٹس کے میدان میں آسٹریا والوں کو شکست دی مگر ترکی کی جو عظمت و شوکت و سطوت اہل یورپ کے دلوں میں پہلے بیٹھی ہوئی تھی وہ باقی نہیں رہی - سلطان مراد چہارم نے ۱۶۳۸ء میں اپنی ایشیائی سلطنت میں بغداد کا اضافہ کیا - اور ۱۶۴۵ء میں اہل وینیشیا سے کینڈیا اور اور جزیرے لے لئے - مگر یورپ میں انکو یہ شکستیں ہوئیں ۱۶۶۴ء میں سینٹ گوتھرڈ میں ۱۶۷۳ء میں چوکزم میں ۱۶۷۵ء میں لیمبرگ میں جان سوبیسکی کے ہاتھ سے ۱۶۸۳ء میں وینا کے محاصرہ میں ان شکستوں کا عروج تھا - جہاں کہ شکست کے بعد ۱۶۸۶ء میں ہنگری بالکل ہاتھ سے نکل گیا اور بوسنیا - گریس (یونان) پر اہل آسٹریا اور اہل وینیشیا نے کئی حملے کیے - ۱۶۹۷ء میں زنٹا کی لڑائی میں شاہزادہ یوجین نے صدمہ عظیم ترکوں کو پہنچایا اور ۱۶۹۹ء میں

صلحنامہ کارلووٹز اور ۱۸۱۲ء کی باش سرووٹز کے عہدنامہ نے ہنگری - بوڈولیا اور ٹرینسلوانیا میں ترکوں کا تسلط کچھ باقی نہیں رکھا۔

۱۷۶۸ء تک ترکی کی سلطنت کی حدود تقریباً بدستور قائم رہیں ۱۷۳۶ء سے روسیوں نے ترکوں پر دست درازی کرنا اور انکے ملکوں کا دبانا شروع کیا۔ ادک زے کوو - ازوو کو ترکوں سے انہوں نے لے لیا ۱۷۸۳ء میں کریمیا دبا لیا اور دریائے ڈینیوب کے ملکوں پر کئی حملے کئے۔ ترکی پر خود یہ آفت آرہی تھی کہ اس کی سپاہ ینی چیری بغاوت کررہی تھی۔ آخر زمانہ کے سلاطین میں سلطان محمود ثانی معظم تھا۔ اسنے ۱۸۲۶ء میں ینی چیری کے سارے باغی سپاہیوں کو اڑا دیا۔ مگر سلطنت عثمانیہ کے جو ٹکڑے ہو رہے تھے انکو وہ نہ بچا سکا۔ افریقہ میں مصر کو اس صدی کے اول چوتھائی میں محمد علی نے ترکی کی سلطنت سے عملاً آزاد کرلیا۔ ۱۸۸۲ء میں برٹش گورنمنٹ کے تسلط نے مصر میں ہلا سہا بھی ترکی کا تعلق اسے کم کردیا۔ بے جو سلطان ترکی کی طرف سے الجیریا اور ٹیونس میں حاکم مقرر ہوتے تھے انکی حکومت کے سبب سے الجیریا ۱۶۵۹ء میں اور ٹیونس ۱۷۰۵ء میں آدھے خود مختار ہوگئے اور فرانس نے ۱۸۳۰ء میں الجیریا پر اور ٹیونس پر ۱۸۸۱ء میں قبضہ کرلیا۔ افریقہ میں صرف ترپولی باقی ہے جس میں سلطان روم کی طرف حاکم مقرر ہوتا ہے۔ جب سے سلطان مراد چہارم نے بغداد کو ایران سے چھین کر اپنی ایشیائی سلطنت میں ملایا ہے ترکی سلطنت کا بہت کم نقصان ایشیا میں ہوا ہے ۱۸۷۸ء میں برلن کے عہدنامہ کے موافق فقط قرص اور باطوم روس نے لے لیا ہے اور سائپرس (قبرس) میں برطانیہ اعظم سلطان کی طرف سے سلطنت کرتی ہے +

ترکی کی سلطنت کا نقصان عظیم تو یورپ میں ہوا ہے۔ ۱۸۶۶ء میں یا ستہاڈبن یوب سے ریاست رومینیا سمیت اور ۱۸۶۶ء میں سرویا سے ترکی سپاہ کی چھاونی قلعہ سے اٹھی ۱۸۵۴ء اور ۵۵ء میں جو روسیوں کا ارادہ عظیم کریمیا کی لڑائی کے سبب ہوا تھا۔ اور انگلستان اور فرانس نے اسے رد کیا تھا۔ ۱۸۷۷ء اور ۷۸ء میں پھر اسکا اعادہ ہوا۔ مگر یورپ کی سلطنتہائے عظیم نے اس ارادہ کو پورا نہ ہونے دیا کہ اگر یہ پورا ہونے سے روس کی سلطنت اور یورپ کی سلطنتوں پر غالب ہوجاتی۔ گو اسنے روس کو تو ملک تھوڑا سا ہاتھ لگا مگر یورپ میں ترکی کی سلطنت کے ٹکڑے

ہونے شروع ہو گئے۔ رومینیا میں اور سرویا میں جدا سلطنت قائم ہوئی مونٹی نگرو آزاد و خود مختار ہوئی۔ گریس کو تھسلی ملا۔ بوسینیا ہرزی گووینا دونو آسٹریا کو سپرد ہو گئے اب ۱۸۸۵ء میں ایک نئی باج گزار ریاست مشرقی رومیلیا قائم ہوئی جسکے سبب سے کوہ بلکن کی شمالی جانب کی سلطنت باقی نہیں رہی بصرف اسکے جنوب میں ایک قطعہ ملک یورپ میں سلطان روم کے پاس باقی رہ گیا ہے گیا یہ تنگی ہے یا وہ فراخی تھی کہ سلطان سلیمان اعظم کے عہد میں وینا کے دروازہ پر ڈنکا اسکا بجتا تھا۔

فصل یازدہم

(۸۱) مغل کے خانان اعظم (۸۲) ایران کے مغل بادشاہ (۸۳) خفچاق کے سیرادردا (۸۴) قرم (کریمیا) کے خانان (۸۵) خانان چغتائی۔

مغل یا موغل

قاعدہ ہے کہ جب کوئی قوم اعلیٰ درجہ کی نامور ہوتی ہے تو جس زمانہ کا حال اسکا نہیں معلوم ہوتا ہے اسکی بابت بہت سے قصے کہانیاں گھڑے جاتی ہیں مغلوں کا ستارہ اقبال کا طلوع چنگیز خان سے ہوا۔ اور جب ہی سے مغلوں کی تاریخ کا آغاز سمجھنا چاہیئے اس زمانہ سے پہلے انکے حالات کے افسانے بے سروپا ہیں کہ ترک بزرگترین فرزند حضرت یافث کا تھا حضرت عصمت قباب قدسی نقاب النقوا خواب راحت میں تھیں کہ ایک نور شگرف اُنپر نازل ہوا اور حضرت مریم بنت عمران کی طرح وہ حاملہ ہوئی اور بچہ جنا بیت حکایات مریم اگر شنوی + با النقوا بیناہ ہمچناں بگروی اصل حال فقط اتنا تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ دشت گوبے (جسکو چینی شاموکہتے ہیں) شمالی ملکوں میں مغلوں کے جرگے خانہ بدوش بادیہ گرد رہتے تھے۔ پانی اور چراگاہوں کی تلاش میں پڑے پھرتے تھے۔ شکار میں اور چارپایوں کے پالنے میں زندگی بسر کرتے تھے۔ گوشت اور ترش دودھ کھاتے پیتے تھے اور ہم قوموں ختن سے یا ترکوں اور چینیوں سے جنکے وہ دوست تھے کھالوں اور جانوروں کا مبادلہ کرتے تھے اور اس سے نفع کماتے تھے غیر ملکوں میں دسویں صدی تک کوئی مغلوں کا نام بھی نہیں جانتا تھا۔ مغلوں کا بادشاہ سوغمی جی جن تھا اُسکا سپہ سالار لیسوگاے بہادر تھا۔ بادشاہ نے اس سپہ سالار کو تاتار پر لشکر کشی کے لئے بھیجا۔ وہ تاتار پر غالب آیا اور موضع دیلون یلدق میں

۲۰ - ذیقعدہ ۵۴۹ھ کو اسکی حاملہ بیوی اولون کے ہاں بیٹا پیدا ہوا جسکا نام باپ نے تموجین رکھا ۵۶۲ھ
میں باپ نے انتقال کیا تو تموجین کی عمر تیرہ سال کی تھی۔ بادشاہ ہنوجن نے جسپر مدار ملک و سلطنت
و گیرو دار لشکر و سپاہ کا تھا چندروز میں اردو وفنا میں کوچ کیا۔ اسکا بڑا بیٹا قراچار نویان صغر سن تھا
یسوگائے اگرچہ دولت مغلیہ کی عظمت کا بانی مبانی نہ تھا مگر اسمیں شک نہیں کہ وہ اسکا بڑا معین و
مددگار تھا۔ شاید یہ اول اسی کے خیال میں آیا تھا کہ مغلوں کے کندھے سے چینیوں کی اطاعت کا جوا
اتار دیں اور مطلق العنان اور آزاد ہو جائیں۔ گو اس کو سلطنت حاصل نہ تھی مگر پھر بھی چالیس ہزار خیمہ (خانوار)
اسکو اپنا سردار مانتے تھے۔ غرض یہ ساری ثروت تھی جو چنگیز خاں کو باپ سے ورثہ میں ہاتھ لگی مگر
اسی ثروت کو بیٹے نے بیس برس کے عرصہ میں وہ سلطنت عظیم الشان بنا دیا کہ دنیا نے کبھی دیکھی
نہ تھی طفل سیزدہ سالہ تموجین اپنے باپ کی جگہ اونن کے کناروں کے قبائل بادیہ گرد پر حکومت
کرتا تھا۔ اسکو ایشیا کا سکندر اعظم کہتے ہیں اسکی پوری تاریخ لکھنا ہمارا مطلب نہیں ہے بلکہ اس کا
مختصر حال جو مسلمانوں کی تاریخ سے تعلق رکھتا ہے لکھتے ہیں۔ قوم تیرون نے تموجین سے روگردانی
کی اور قوم تائجوت سے ارتباط کیا۔ اسے تموجین کو بہت سی تکلیف اٹھانی پڑی اور بہت سی
بلاؤں میں مبتلا ہوا مگر ان ہولناک خطروں سے اُسنے نجات پائی۔ قوم جاموقہ۔ تائجوت۔ وقنقرات و
جلایر وغیرہ سے لڑائیاں لڑا جب اُسکی عمر تیس برس سے آگے بڑھی تو وہ اپنے ایل والوس کا سردار
ہو گیا۔ بعض فرمانروایان ترکستان کی مخالفت کے سبب سے چالیس برس کی عمر میں وہ قراچار نویان
کی رہنمونی سے اونگ خاں حاکم قوم کریت پاس گیا یہ حاکم اُس کے باپ یسوگائے بہادر
سے سابقہ محبت رکھتا تھا وہاں جاکر کارہائے پسندیدہ بجا لایا۔ قرب منزلت علو مرتبت کو اس حد
پر پہنچایا کہ امرا عظام و یگانون کو اسپر حسد ہوا۔ جاموقہ کہ جاجرات کا سردار تھا اسنے سنگو پسر
اونگ خان کو اپنے ساتھہ متفق کیا اور تموجین کے حق میں سخن چینی کی اونگ خاں کو اسکی
طرف خیال فاسد ہوا۔ تموجین اندیشہ مند ہوا مگر اپنی درست تدبیروں سے اس مہلکہ سے اُسنے
نجات پائی۔ دو دفعہ محاربات عظیم اسے ہوئی جنمیں تموجین کو فتح ہوئی۔ انچاس سال یا
پچاس سال کی عمر میں ۵۹۹ھ کو وہ دولت سلطنت و جہانداری پر کامراں ہوا۔ جب اس

فرمانروائی اور جہانبانی پر تین سال گذرے تو اُسنے کیوریل تائی یعنی مجلس عظیم ضیافت عام میں
کل قبائل مغل کے سرداروں کو بلایا اور اُس تب تنگری نے جو مبشران عالم غیب و مژدہ رسانیان
درگاہ کبریا میں سے تھا اپنے الہام ربانی سے تموچین کو خطاب چنگیز خاں (یا چنگیز قاآن) سے
مخاطب کیا جسکے معنی شاہ شاہان ہیں روز بروز اسکا نجم اقبال فروزاں اور سال بسال برق
دولت اسکی سوزاں تر ہوتی جاتی تھی۔ تمام خطائے و ختن و چین و ماچین و دشت قبچاق و سقسین
و بلغار و آس و روس و آلان وغیرہ پر وہ سترور ہو گیا۔ ۶۱۵ھ میں ماوراء النہر کی جانب اُس نے
محمد خوارزم شاہ کے مغلوب کرنے کا قصد کیا۔ اپنے قہر و ظلم سے اس دیار کے آدمیوں کی جان
باقی نہیں رکھی۔ جب ماوراء النہر سے فارغ ہوا تو آب آمویہ سے عبور کیا۔ بلخ کی جانب عنان کشور کشائی
پھیری۔ تولی خاں اسکا بیٹا لشکر گراں کے ساتھ ولایت خراسان کی طرف روانہ کیا۔ خود ممالک
ایران و توران تسخیر کر کے بلخ سے طالقان پر آیا۔ یہاں سے سلطان جلال الدین منکبرنی
کے دفع کرنے پر متوجہ ہوا اور ۶۲۲ھ میں اُسکو کنار آب سندھ تک ہزیمت دی۔ پھر یہاں سے ماوراء النہر میں
مراجعت کی اور چہارم صفر ۶۲۴ھ میں چونسٹھ برس کی عمر میں ولایت تنقوت میں سفر آخرت کیا
اسکے چار بیٹے تھے۔ جوجی۔ چغتائی۔ اگدائی یا اکتائی۔ تولی یا تولو۔ بزم و شکار کی ترتیب جوجی خاں
سے متعلق تھی۔ سیاسات کا کرنا کہ ممالک آرائی کا نظام اسی سے مربوط ہے چغتائی خاں کے سپرد تھا۔
تدبیرات جہانبانی و ترتیب امور ملکی اوگدائی خاں سے مخصوص تھیں۔ سرانجام مہام سپاہ و
محافظت اردو تولی خاں سے متعلق تھیں۔ جو ملک اُسنے خود اور اُس کے بیٹوں نے فتح کئے تھے
وہ بیلوسی (بحر زرد) سے جیحوں تک اور وہ سرزمینیں اور قومیں اس میں داخل تھیں جو چینیوں
تنکوت یا تنقوت۔ افغان ایران کے ماتحت تھیں +

امرائے مغل میں یہ دستور تھا کہ جن قبائل پر انکو حکومت ہوتی تھی اُنکو بطور التمغا کے اپنے
بیٹوں میں تقسیم کرتے تھے اور چنگیز خاں کی سلطنت جو بیٹوں میں منقسم ہوئی اس میں قبائل کی
تقسیم ملک کی تقسیم سے زیادہ تر عمل میں آئی۔ چنگیز خاں نے ہر ایک بیٹے کو خاص قبائل مغل
آل تمغا میں دیئے مگر انکے خیمہ لگانے کی زمینوں کی حدیں اچھی طرح متعین نہیں کیں۔ اور اپنا

قائم مقام سریر خانی پر اوگدائی خاں کو مقرر کیا - اب اول خاقانوں کا ذکر جو سب پر فائق تھے کرتے ہیں اور پھر آگے اس ترتیب سے حالات لکھینگے -

(اول) خاندان اوگدائی خاں جسنے اقوام زنگوریا - خاقانوں پر جب تک حکومت کی کہ تولی خاں کے خاندان نے اسکا خاتمہ کیا +

(دوم) خاندان تولی خاں جسنے اپنی قوموں مغلستان - خاقانوں پر بعد اوگدائی خاں کے خاندان کے حکومت جب تک کی کہ منچو نے اُسپر غلبہ پایا +

(سوم) تولی خاں کے خاندانوں کے شعبہ ہولاگو خاں (ہلاکو خاں) اور اسکے جانشینوں ایران کے ایل خانوں کا

(چہارم) خاندان جوجی خاں جسنے قبائل ترکی خانیت خجچاق پر حکومت کی خانان سیلورداو واق اور دار پر جسکا ضمیمہ خانیت استراخان اور اُس کے شعبے خانیت کرائم سکری موف و قرم تھے اور آخر کو خانان خیوا و بخارا ہوئے +

(پنجم) خاندان جغتائی خاں جسنے ماوراءالنہر پر سلطنت کی +

۶۰۳ - ۱۰۴۳ ۸۱ خانان اعظم ۱۰۳۶ - ۱۲۳۴

(۱) خاندان اوگدائی خاں - التمغا زنگوریا - اعظم خاقانان

اوگدائی کی رعایا نے زنگوریا کے اندر یا قریب خیمہ زنی کی جگہ فقط التمغاز نگوریا لکھنا اس بات کے بتانے کے لیئے آسان ہے کہ اوگدائی خاں کی رعایا کا مقام خیمہ زنی کہاں تھا چنگیز خاں کے وثیقت نامہ یا وصیت نامہ کے بموجب اوگدائی خاں کو علاوہ التمغاز نگوریا کے خانی بھی ملی تھی - یہ چنگیز خاں کی تعظیم و ادب کی بڑی دلیل ہے کہ اس دولت مغلیہ کے بانی کے احکام کا پاس و لحاظ بعد اسکی موت کے اتنا تھا کہ باوجودیکہ اوگدائی خاں اسکے بیٹوں میں سب سے بڑا تھا نہ لیاقت و قابلیت میں زیادہ تھا مگر تمام قبائل مغلیہ کے امرا اور خاندان اور باج گزاروں نے اسکی شاہنشاہی کو قبول کر لیا سنہ ۱۲۲۹ء میں کیورل تائی (ضیافت عظیم) میں اسکی خانی و خاقانی کو تسلیم کر لیا - اوگدائی خاں کی سلطنت میں بھی مغلوں کی فتوح عظیمہ کا سلسلہ جاری رہا اور پہلا ہی سا دور دوراں اسکا رہا چین کی نصف شمالی سلطنت یعنی کین پر چنگیز خاں کی زندگی

مغلوں کا یکمہ تسلط ہوا تھا۔ مگر اب وہ ۱۲۳۴ء میں بالکل تابع ہو گئی۔ اور نصف جنوبی یعنی سنگ
کی سلطنت مغلوں کے حملوں کا مقابلہ قوبلے خاں کے زمانہ تک کرتی رہی ۱۲۴۱ء میں کوریا مغلوں
کی سلطنت میں شامل ہوا۔ شجاع جوانمرد جلال الدین جو خوارزم شاہ محمد کا بیٹا تھا۔ وہ اپنے باپ کی
ساری سلطنت عظیم الشان میں مغلوں کے ہاتھ سے مارا مارا پڑا پھرا۔ اور مغلوں نے اُسکو اور کہیں چین
سے نہ بیٹھنے دیا جب تک کہ اس بدنصیب کی ساری سلطنت پر تسلط نہ کر لیا۔ ایک مہم عظیم
یورپ پر یہ ہوئی کہ جوجو خاں کے بیٹے باتو خاں نے مغلوں کو موسکو اور نووگورود میں داخل کیا
ہنگری میں ہنگامہ برپا کیا۔ کراکو کو جلا دیا۔ پستھ کا محاصرہ کیا۔ یورپ کی خیر مغلوں کے ہاتھ
سے اس سبب سے ہو گئی کہ اوگدائی خاں کا انتقال ہوا جسکے سبب سارے خاندان کو
کیوول تائی کی مجلس عامہ کے لیے جانا پڑا اور گرینڈ ڈیوک آسٹریا نے لیگ نٹز میں مغلوں کو
شکست بھی دی۔ اِس عرصہ میں اعلیٰ وزیر تیلیو چیت سائی نے امور مملکت کا نظم و نسق
بہت اچھی طرح سے کیا۔ مستانہ نوشی مغلوں کی عادت میں داخل ہوئی یہ بلا اوگدائی خاں
کے پیچھے بھی لگ گئی تھی مگر اس وزیر نے اُسکی اس غفلت کا سد و ضد اپنی ہوشیاری سے کیا اور
ہر ہر صوبے و ضلع میں امن امان رعایا پروری اور عدل گستری کے ساتھ قائم رکھا +

اوگدائی خاں ذیقعدہ ۶۳۹ھ میں مرا تھا۔ کئی برس تک اسکے بعد کوئی بادشاہ نہیں ہوا
اسکی بیوی ترکینہ نیابت سلطانی کا کام کرتی تھی اور منتظر تھی کہ کب اسکا بڑا بیٹا گیوک خان
یا کیوک خان یورپ سے مراجعت کرے۔ یورپ میں کیوک خاں نے ہنگری کی فتح کرنے میں اپنی
چچیرے بھائی باتو خاں کے ساتھ بڑی ناموری اور شہرت شجاعت اور دلیری میں حاصل
کی تھی ۱۲۴۶ء میں قراقورم یا کراکورم میں اور کیوریل تائی کی مجلس میں وہ خاقان مقرر ہوا
اور اس مجلس میں سب امرائے مغل شریک ہوئے مگر جوجو خاں کے بیٹے نہیں آئے انھوں نے یہ
عذر کیا کہ ہم کو یہ جانشینی پسند نہیں ہے۔ گیوک خاں نے جو اُسکی ماں کے عہد میں کچھ بدنظمی
ملک و سپاہ میں پھیل گئی تھی اُس کو دور کیا اور سپاہ کو چین و ایران میں سلطنت کے
بڑھانے کے لئے بھیجا +

خاندان اوگدائی خاں میں فقط گیوک خاں ہی سریرِ خاقانی پر جلوہ افروز ہوا جب وہ ۱۲۴۸ء میں گیا
تو کوئی اُسکے بیٹوں و خاندان میں سے جانشین نہیں ہوا بلکہ تولی خاں کے خاندان میں سلطنت
منتقل ہو گئی۔ اِس نئے خاندان کے اول خاقان منگو خاں کے معزول کرنے کا ارادہ اوگدائی
خاں کے خاندان میں سے کسی نے نہیں کیا۔ مگر جب منگو خاں مر گیا اور اُسکی جانشینی کے لیے قبلے خاں
منتخب ہوا اور چین میں باکائیے قاعدہ مجلس کیدل تائی میں وہ خاقان مقرر ہوا تو اوگدائی خاں
کے خاندان نے بغاوت اختیار کی اور ایک ہنگامہ کارزار گرم کیا۔ اوگدائی خاں کا پوتا قیدو خاں
اکتالیس کم لڑائیاں مشرق میں حامیان خاندان تولی خاں سے نہیں لڑا اور قبچاق
میں جو جو دوست خاندان تولی خاں کے تھے انسے مغرب میں پندرہ لڑائیاں لڑا۔ مگر یہ جنگ
برابر والوں میں نہ تھی۔ جب قیدو خاں نے ۱۳۰۱ء میں قیدِ حیات سے رہائی پائی تو خاندان اوگدائی خاں
خاندان تولی خاں کا مطیع ہو گیا۔ اِس خاندان کے جو قبائل دوست تھے وہ ماوراء النہر اور قبچاق کے
قبائل میں پراگندہ ہو کر مل گئے اور اُنکے امیر گمنامی کی حالت میں جغتائی خاں کی عملداری میں زندگی
بسر کرنے لگے۔ بدنظمی کی حالت میں خاندان اوگدائی خاں میں سے ایک دفعہ ماوراء النہر کی تخت
سلطنت میں بادشاہ ہو گئے اور تیمور نے پھر اِس دودمان کی شمع کو روشن کرنا چاہا اور امیر
سیورغاتمش کو اور اُسکے بیٹے محمود کو جغتائی معزول بادشاہوں کی جگہ تختِ سلطنت پر بٹھایا
مگر خاندان ایسا مردہ ہو گیا تھا کہ اسمیں جان نہیں پڑ سکتی تھی۔ اِس تخت نشینی سے وہ اصل
خاقان نہیں بن سکتے تھے۔ یہ تخت نشینی ایک جھوٹ موٹ کا تماشا تیمور نے دکھایا تھا+

دوم۔ خاندان تولی خاں التمغا مغولستان۔ خاقان ۱۲۴۸ء—۱۶۳۴ء تک تین عہد+

(۱) یوآئین خاندان چین میں ۱۲۴۸ء—۱۳۷۰ء (۲) قراقورم میں گھٹیا آخر ۱۳۷۰ء—۱۵۴۳ء (۳) قبائل
کا تقسیم ہونا اور اُنکا منچو کا بہ تدریج مطیع ہونا ۱۵۴۳ء—۱۶۳۴ء تولی خاں کا بیٹا منگو خان بڑا
سپہ سالار اور صاحب جلادت اور شجاعت تھا۔ جنگ کے سارے اصول اور کاموں سے خوب باہر تھا
سوا اِسکے قبائل مغلیہ جو مغلوں کی سپاہ چنگیز خانی کی جان تھی وہ تولی خاں کی التمغا تھی۔
اِن دو نو باتوں نے ملکر منگو خاں کو خاقان ۱۲۵۱ء میں بنایا اور ۱۲۵۸ء میں پیغام اجل اُسکی پاس آیا

مگر اس مختصر عرصے میں دو عظیم انقلابوں کی افتاد پڑی ایک یہ کہ منگو خان تو دشت گوبی کے شمال میں
اپنا قدیمی دار السلطنت قراقورم رکھتا تھا اور اپنے بھائی قبلے خاں کو جنوبی اضلاع میں حاکم مقرر کر رکھا
تھا بس یہ ابتدا تھی کہ دار السلطنت قراقورم سے پیکنگ میں تبدیل ہو جائے دوم یہ کہ ایران میں
ہولاگو خاں (ہلاکو خاں) کو حاکم مقرر کیا جسنے ایران میں اپنے خاندان کی سلطنت جمائی اور وہ قاعدہ
جو ہمیشہ ایران میں حاکموں کے تقرر کا بدلتا رہتا تھا موقوف کیا اور ایران میں چنگیز خان کے خاندان
میں سے بادشاہوں کا سلسلہ قائم ہوا۔ جیسا کہ سلطنت مغلیہ کے او صوبوں میں تھا +

۱۲۵۹ء میں منگو خاں نے انتقال کیا جسکا اوپر ذکر ہو لیا ہے اور ادہر منگو کے بھائی ارک بوکا نے
ادہر قبلے خاں نے اپنے لئے مغلستان کی سلطنت کا دعوی کیا۔ چین کی سپاہ نے قبلے خاں کے خاقان
ہونے کی سلامی اتاری۔ قراقورم میں مجلس کورل تائی نے ارک بوکا کو خاقانی کے لئے انتخاب کیا
اور مغرب میں قبائل اوگدائی اور چغتائی نے قیدو خاں کو خطاب خاقان دیا۔ قبچاق میں خاندان
جوجی خاں نے خاقانی کا دعوی نہیں کیا بلکہ وہ خاندان تولی خاں کا حامی بنا۔ ان سب میں
قبلے خان کا پلہ بھاری رہا اور وہی خاقان ہوا۔ اور تمام جھگڑوں فسادوں کو اسنے پاک صاف
کر دیا۔ ارک بوکا کو جلد شکست دیدی۔ قیدو خاں کو دور دور دھکیلتا رہا۔ اور جب تک تکلیف دیتا
رہا کہ قبلے خاں کو موت آگئے +

اب چنگیز خاں کی نسل کے خاقان چینی ہو گئے۔ اور وہ چینی کہلانے لگے ۱۲۸۰ء میں چین کی
جنوبی مملکت یعنی سونگ کو بالکل انہوں نے فتح کر لیا۔ اور اس طرح کل ملک کی ایک سلطنت بنائی جسمیں
اسکے سوا کوئی فرمانروائی نہیں کرتا تھا۔ اسنے اپنا دار الحکومت خان بلغ (کام بلوک) یعنی خان کا
شہر بنایا جسکو اب پیکنگ کہتے ہیں اور پرانا دار السلطنت قراقورم ایک صوبہ کا مرکز۔ ان تینوں عہدوں
میں رہا کہ جسمیں قبلے خاں کی اولاد کی تاریخ منقسم ہوتی ہے۔ اول عہد میں یہ صدی ہے کہ جو چین کی سلطنت
مغلیہ کے آغاز اور حملہ آوروں کے دفع کرنے میں دسویں جانشین تغان تیمور تک گذری یعنی ۱۳۰۰ء تک
چین کی تاریخ میں ان مغلوں کے خاقانوں کو یوآین کا خاندان کہتے ہیں۔ اس خاندان کی دوا کوہی
کے تنزل کے اسباب بیان کئے جاتے ہیں کہ دربار کا اسراف اور عیش و عشرت و آرام طلبی و

تن آسانی لاماگروں کی تعظیم وتکریم اور انکی موالنت رعایا کی مفلسی بیماری۔ وبائیں قحط۔ زلزلے اور ایسی ہی اور بلائیں سلطنت کے دعویدار بہت سے کھڑے ہوئے۔ آخر کو جو یوان چنگ نے خاندان منگ کو قائم کرکے ۱۳۶۸ء میں پیکنگ کو لے لیا۔ اور دو سال میں چین نے مغلوں کے ہاتھ سے فراغت پائی۔ پھر تاریخ میں انکی خاقانی کی اقبال مندی کے زمانہ کا ذکر نہیں ہوا۔ دوسرا عہد اس وقت سے شروع ہوتا ہے کہ چین سے مغلوں کی سلطنت خارج ہوئی اور کچھ دنوں پھر دیان خان کے زمانہ ۱۳۷۰ سے ۱۵۵۲ء میں دوبارہ اپنی بجلی کی چمک دکھا گئی۔ اس عہد کو مغلوں کا کھشیا لج کہتے ہیں کہ وہ ان [illegible] زمینوں میں مقید تھی جہاں سے وہ دریا کرولون اور اونن کے پار اتر کر دشت گوبی کے شمال میں خیمہ زنی کی زمینوں کو فتح کرنے گئے تھے۔ منگ کی سپاہ نے مغلوں کو بویور کی جھیل پہ جا لیا اور اُسکو بالکل شکست دی اور اسی ہزار آدمی قید کئے اور ڈیڑھ لاکھ مویشی پکڑ لئے اور بہت سا مال اسباب انکا لوٹا۔ پس اس شکست کے خاقانوں کا دم نکل گیا اور فقط انکی بزرگی نام ہی میں باقی رہی اور وہ بالکل تابع منگ کے شاہنشا کے ہو گئے۔ منگ کے شاہنشاہ ہی پیکنگ میں قبائل مغلیہ کے حاکم اپنے حکم سے مقرر کرتے اور انکو سند حکومت دیتے۔ پندرہ صدی میں ایک اور آفت انپر آئی۔ کچھ مدت کے لئے بہت سے قبائل یوآئی رت کی رعیت بن گئے۔ مگر اسی صدی کے آخر میں دیان خان کے جو تغان تیمور کے جانشینوں میں چودھواں تھا اُسنے متفرق قبائل کو یکجا جمع کیا اور انکو بالترتیب جماعتوں میں تقسیم کیا +

تیسرا عہد تاریخی یہ ہے کہ قبائل جو تقسیم ہو کر جدا جدا ہو گئے تھے اُنکے معاملات ملکی میں فساد عناد کا دور اسکی آپس کی نااتفاقی اور عناد کا نتیجہ یہ تھا کہ وہ یکے بعد از دیگرے منچو کی قوت سے محکوم ہو گئے۔ چین میں جب منگ کا ستارہ اقبال غروب ہوا تو منچو کا اقبال چمکنا شروع ہوا تھا اندرونی جنگ آرائیاں خانانوں کا اختلاف اور عام نااتفاقی سے خاقان کی بادشاہی برائے نام رہ گئی تھی اسکا نام بھی باقی نہیں رہا ۱۶۳۴ء کے قبلے خاں کی اولاد فقط چین کی رعیت ہو گئی۔

۶۵۴ – ۷۵۰ – ۸۲ مغلان ایران ۱۲۵۶ – ۱۳۴۹

منگو خاں نے اپنے خاقانی کے عہد میں تولی خاں کی اولاد میں سے ہولاگو خاں (ہلاکو خاں) کے

کے گھرانے میں ایران کی بادشاہت دیدی جسکو ایل خانان یعنی خانان اصلاع کہتے ہیں تاکہ یہ معلوم ہو کہ وہ خاقانان معظم کے مطیع ہیں - ایل خانان ہمیشہ خاقانوں کی اطاعت کا زبانی اقرار کرتے رہے ہیں - ہلاکو خاں جب ایران میں حاکم مقرر ہوا تو اُسکو اپنی فرمانروائی قائم کرنے میں کوئی دقت نہیں واقع ہوئی - عالی ہمت اولوالعزم خوارزم شاہ نے (جسکو چنگیز خاں نے شکست دی تھی) ایران کے بہترین حصوں کو فتح کرکے اوروں کو ایران کے فتح کرنے کا رستہ بتا دیا تھا - اور کوئی قوی مقابلہ کرنے والا باقی نہیں چھوڑا تھا - اُسنے جو سلطنت ایران کو شکستہ کرکے پارہ پارہ کیا تھا اور ان پاروں کو جو شاہزادگان ایران اپنی سعی و کوشش سے جوڑ رہی تھی ان سب کو ہلاکو خاں نے اپنے آگے سے اُڑا دیا - وہ بغداد میں آیا اور خلیفہ مستعصم باللہ کو جو خلفاء عباسیہ میں سے تھا نہایت ظلم سے قتل کیا - اور پھر وہ آگے بے مزاحمت بڑھتا چلا گیا - مگر شام کے بہادر مملوک مصر نے کامیابی کے ساتھ اپنے قریب اُسکو روکا - اب ہلاکو خاں ممالک ایران اور ایشیا مائی نر کا مالک ہند سے لیکر بحر قلزم تک ہو گیا - اِسکی سلطنت کی حدود شمال میں برابر جغتائی و جوجی کی سلطنت سے اور جنوب میں سلاطین مصر سے ملی ہوئی تھیں - ان حدود کے اندر اُسکے خاندان نے سو سال تک سلطنت کی اور علاوہ مطلق العنان اور خود مختار رہی - دور دراز کے فاصلہ پر برائے نام چین کے خاقان کی اطاعت کا اقرار کرتی رہی - کبھی کبھی کچھ جانشینی کے لئے جھگڑا ہو جاتا تھا ورنہ ملک میں سب طرح سے امن امان رہتا تھا - رعایا سکھ چین سے رہتی تھی - اور اِن خانان ایل نے علوم و فنون و علم ادب کی وہ قدر شناسی کی کہ جس سے اُنکی وہ ترقی ہوئی کہ کبھی شاہان ایران کے زمانہ میں نہیں ہوئی - ہم نے پہلے بیان کیا ہے کہ دولت خلفاء و دولت سلجوقیہ - دولت مملوک مصر کا زوال کن سببوں سے آیا - انہیں سببوں سے ابوسعید کے زمانہ میں اِس دولت ایل خانیہ پر تباہی و بربادی آئی کہ امراء اور رؤسا سلطنت جو آپس میں رقابت رکھتے تھے وہ ملک کے نظم و نسق میں زیادہ دخیل ہو گئے - ان کے آپس کے رشک و حسد و عداوت و مخالفت نے اول دولت ایل خانیہ کو خوف و خطر میں ڈالا - جب ابوسعید کا انتقال ہوا تو پھر سلطنت ایران کا تخت ایسا ہو گیا کہ اُمراء رقیب اور رؤسا جسکو چاہیں اُٹھائیں اور گٹ تپلیوں کی طرح نچائیں - ایران کے ٹکڑے دو خاندانوں نے کئے - ایک امیر چوپان نے جو

غون خاں اور اسکے جانشینوں کا زمانہ انکا بابا ایلجی کی تہا دوسرا امیر حسین جالیر تہا جسکو ایلکا بن بھی کہتے ہیں۔ انمیں چوبان کا بیٹا امیر حسین کوچک تہا اور جالیر کا بیٹا امیر شیخ حسین بزرگ تہا۔ ابو سعید کے مرنے کے بعد اربا خاں جو ہلاکو خاں کی اولاد میں سے نہ تہا بلکہ اسکے بھائی ارک بوکا کی اولاد میں سے تہا وہ تخت سلطنت پر بیٹھا۔ مگر اسی سال ۷۳۶ء میں موسیٰ نے اُس کو معزول کیا جس کا سلسلۂ نسب بیدو خان تک پہنچتا ہی جو چھٹا ایل خان تہا۔ شیخ حسین بزرگ کے طرفداروں نے موسیٰ کو بھی بہت جلد تخت سے اتار دیا۔ اب حسین بزرگ کا رقیب خاندان چوپان تہا جس نے اس تخت نشینی کا دعویٰ ۔ ابو سعید کی بہن ساتی بیگم کی طرف سے کیا۔ اور اُس کو بادشاہ بنایا۔ اس بیگم کی پہلی شادی چوبان خاں سے ہوئی تھی پھر اربا خاں سے۔ اور آخر کو سلیمان سے جسنے اسکی برتری کو ستادیا آخر بادشاہ نوشیرواں تھا جسکی سلطنت میں فساد برپا رہے آخر کو ایران میں جالیر کی قوت و قدرت و سلطنت سب سے زیادہ ہوگئی۔ اور ہلاکو خاں کا خاندان بالکل ختم ہوگیا۔ جالیر مظفریہ سربدار یہ وغیرہ کے ملک میں جب تک بڑی ہل چل مچائی کہ تیمور یہاں آیا اور اسنے ان سب پر جھاڑو پھیر دی

۱۵۰۲ - ۱۲۲۴ (خیمہ زریں) خانان سیر اوردا ۸۳ - ۹۰۷ - ۶۲۱

چنگیز خاں کے سب سے بڑے بیٹے جوجی خاں کے حصہ میں قدیمی سلطنت قراختے کے قبائل آئے تھے۔ یہ قبائل دریائے سیحوں کے شمال میں رہتے تھے۔ جوجی خاں (توشی خان) اپنے باپ کے سامنے ہی مر گیا تھا اور اُسکے بیٹے بہت سے تھے۔ انمیں سے بڑے بیٹے اوردا خاں کو جانشین کر دیا تہا۔ مگر جوجی خاں کے سب سے چھوٹے بیٹے باتو خاں نے یورپ کے مشہور حملے میں بڑا نام پیدا کیا تہا اور اُسنے اپنے خاندان کے التمغا کو مغرب میں بہت بڑہایا تہا۔ اور اپنے تئیں اُس نے ترکی حانیت خفچاق کا بادشاہ بنایا۔ باتو خاں کے ملک کے شمال میں جسکا بھائی توکا تیمور جنوبی علاقہ یائیر یا نیزرگ کا دریائے ولگا کے اوپر حکومت کرتا تہا اور جوجی خاں کا جو تھا بیٹا شیبان خاں غیر مفروضہ زمینوں پر حکومت کرتا تہا جنکو اوردا خاں کے التمغا کے شمال میں کر غیز کزکس کہتے ہیں پانچواں بیٹا تیول خاں چینگ کو جسکو پچھلے زمانہ میں نوگایس کہتے تھے یورال اور سیبیریا میں یہ کل قبائل تھوڑی یا بہت اطاعت خاندان باتو کی کرتے تھے۔ اگرچہ وہ شاخ کبھی کبھی

ملا ۔ اسے بڑی بزرگی حاصل کی تھی اور اُسنے دریا ِ وولگا کے اوپر سلطنت جوجیہ کا پایۂ تخت سرائے کو بنایا ۔ اِن سب اقوام کو اِس سبب سے کہ انکا خان بادشاہانہ خیمۂ زریں لگاتا تھا سیر اوردا یعنی زریں خیمہ کہتے ہیں ۔ یہ بھی کہنا ضرور جا ہے کہ جو خاندان حکومت رکھتا تھا اُسکی سپاہ کا عطر و ابِ لباب نسل مغلیہ ہوتی تھی ۔ جوجی خاں کے حصے میں جو قبائل آئے تھے اُنمیں سے زیادہ تر وہ مفتوحہ ترک یا ترکمان تھے جنکو مغلوب کیا تھا +

جوجی خاں کے کنبے کے خانان سیر اوردا (زریں خیمہ) کے مختلف خاندان یہ ہیں +

(ا) خاندان باتو خان ۔ سیر اوردا کے خانانِ معظم جو مغربی خفچاق میں سنہ ۱۲۲۴-۱۳۵۹ تک ۔ قبائل قوق اوردا (نیلے خیمہ) پر حکومت کرتے رہے +

(ب) خاندان اوردا (اوردا خاندانی لقب ہی) مشرقی خفچاق پر سنہ ۱۲۲۶-۱۴۲۸ تک قبائل آق اوردا (سفید خیمہ) پر حکومت کرتا رہا مغربی خفچاق میں قبائل سیر اوردا کے بعد باتو خاں کا خاندان سنہ ۱۳۷۸-۱۵۰۲ میں حکومت کرتا رہا اور بعد تنزل کے استرخان کے خانان سنہ ۱۴۶۶-۱۴۵۴ تک وہ رہے +

(ت) خاندان توکا تیمور شمالی خفچاق میں بلگیریا میں خانان رہے مغربی خفچاق میں اُنہوں نے قبائل سیر اوردا کے خانان کے آخر کو اور خانان کزن سنہ ۱۴۵۰-۱۴۷۰ میں اور خانان قرم سنہ ۱۴۲۰-۱۷۸۳ میں پیدا کر دیا

(ث) خاندان شیبان سنہ ۱۲۲۴-۱۶۵۹ میں ازبک یا گھیز کی غیر مزروعہ سرزمینوں میں حکومت کرتے تھے اُنھوں نے سنہ ۱۵۰۰-۱۸۶۷ میں نقل مکان کر کے اپنے تئیں خیوا اور بخارا کا خانان بنایا +

(ا) باتو خاں کا خاندان سیر اوردا کے خانان معظم التمغا مغرب میں خفچاق کے قبائل آق اوردا سنہ ۱۲۲۴-۱۳۵۹ مغرب کی خانیت معظم میں باتو خاں کے خاندان کی حکومت بڑی کر و فر سے ہوئی چونکہ وہ روسیوں کی ترقی و نشو و نما سے علاقہ رکھتی ہی اسلئے وہ تاریخ میں بڑی عظمت و وقعت رکھتی ہے ۔ وہ روسی امرا و شاہزادوں کی خداوند نعمت تھی یا ان سے خراج لیتی تھی ۔ انکی لڑکیوں کی مالک تھی ۔ مگر خفچاق کے خانان معظم کی تقدیر میں تھا کہ وہ جنکے حاکم تھے انکے محکوم نہیں جنکو وہ غلامی میں رکھتے تھے انکی غلامی میں رہیں مگر پہلے اسکے کہ اس تنزل کی نوبت پہنچی ۔ باتو خاں کا خاندان مٹ چکا تھا اُسکے بھائیوں کی اولاد اُس کی قائم مقام ہو گئی تھی جب تک باتو خاں کی اولاد کے ہاتھ میں عنان حکومت

رہی وہ بڑی با اقبال اور با اختیار و اقتدار رہی۔ اِس خاندان میں سے دس خانان معظم نے فرمانروائی
کی جانی بیگ آخر فرمانروا تھا جو ۱۳۵۹ء میں اُسکے مرنے کے بعد بد نظمی پھیلی۔ جانی بیگ کا بیٹا بردی بیگ
اُسکا جانشین ہوا۔ دو برس تک فرمانروا رہا۔ جانی بیگ کے بیٹے ہونے کا دعوی دو خانوں نے کیا اور وہ
ایک ہی سال میں جانشین ہوئے۔ پھر بعد اسکے بیس برس تک سلطنت کے مدعی اور رقیب آپس میں لڑتے رہے۔

جب باتو خان کے خاندان کا خاتمہ ہوگیا تو جوجی خان کے گھرانے کی پانچ شاخیں سیراوردا کی خانیت کے
دعوی کے لئے کھڑی ہوئیں اور انہوں نے اپنی سلطنتیں اسطرح جمائیں تو کا تیمور کی بہت سی اولاد نے تو بلگیریاہ
بزرگ کے شمال اور جنوب اور قرم میں باتو خان کے دوسرے جانشین اور اُسکے بھائی براکا (براق خان) کی
اولاد نے جنوب میں کوہ قاف کے پاس تیریک مکما میں خیمے لگائے۔ براق خان کے سبب سے قبائل سیراوردا
نے اپنی بڑی ہیبت پیدا کی تھی۔ اوردا کے کنبے کے سرداروں نے اور قبائل آق اوردا نے خانیت معظم کے
مشرق میں اپنا سکہ جمایا۔ شیبان خان کی سربراہی میں قبائل ازبک نے شرق میں بھی اور زیادہ تر شمال میں
حکمرانی کی اور بحر خزر (کیسپین) کے شمالی کناروں پر قبائل نوگائی نے اپنے مویشی چرائے۔ اِن رقیب خاندانوں
میں سے سیندرہ خانوں نے حکومت کی اور ۱۳۷۸ء میں قبائل سیراوردا کے خاندان کی حکومت اوردا کے خاندان میں
توق تمش کے ہاتھ میں آگئی۔

(ب) خاندان اوردا۔ التمغا قبائل آق اوردا مشرقی خفچاق میں ۱۲۲۶-۱۴۲۸ء قبائل سیراوردا مغربی
خفچاق میں ۱۳۷۰-۱۵۰۲ء خان استراخان ۱۴۶۶-۱۵۵۴ء (مشرقی خفچاق میں وسیار جیحون کے نیچے کی
ملک وریونغ۔ کوہستان کوچک تاغ شامل تھے اور اُنکی سرحدیں مغرب میں باتو خان کے توق اوردا سے
اور شمال میں شیبان ازبگ سے مشرق میں چغتائی خانیت سے جنوب میں دشت قزل قم اور الگزنڈر ووسکی
کے سلسلہ سے ملی ہوئی تھیں۔ قبائل سیراوردا (خیمہ زریں) دو حصوں میں منقسم تھے ایک قبائل آق اوردا
یعنی سفید اوردا اور دوسرے قبائل کوک (قوق) اوردا یعنی نیلگوں اوردا کہلاتے تھے اور ایک خیالی
بات ان قبائل کے ذہن میں تھی کہ سفید رنگ کو برتری نیلے رنگ پر ہے اسلئے توق اوردا کا نام اس نیلے
رنگ پر رکھا گیا تھا کہ وہ آق اوردا (سفید) کے تابع تھیں۔

جوجی خان کی اولاد میں سب سے زیادہ شجاع اور قوی و صاحب جلاوت باتو خان تھا۔ مگر باپ کی

التمغا میں اوردا خان جانشین ہوا اور خاندان کی سرداری اُسکے ارث میں ہمیشہ رہی۔ یہ التمغا دریاء جیحون کے پاس تھی۔ وہ سیر اوردا کے بائیں حصے پر حکومت کرتا تھا جسکو آق اوردا کہتے ہیں بحر خزر کی دور کی غیر مزروعہ زمینوں میں وہ رہتا تھا آق اوردا نے ڈون۔ وولگا پر اپنے بھائیوں توقا وردا کو مطیع کر لیا اُنکے سردار کوچی خان نے بلاد غزنہ۔ بامیاں پر قبضہ کر لیا۔ اس خاندان میں سے اروس خان ایسا ہوا کہ جسنے تیمور کی سپاہ کو کئی دفعہ شکست دیدی تیمور نے جوجی خان کے قبائل اقوام پر توق تامش خاں کو حاکم مقرر کر دیا جسکے باپ کو اروس خان نے قتل کیا تھا خود اُسکو جلاوطن کیا تھا۔ اروس خان نے کئی دفعہ توق تامش کے حملہ کو دفع کر دیا۔ مگر جب اروس خاں مر گیا اور اُس کا بیٹا توق تا کیا کچھ دنوں باپ کا جانشین رہا۔ پھر توق تامش خان نے اروس خاں کے دوسرے بیٹے تیمور ملک سے آق اوردا کی حکومت چھین لی +

قبائل سیر اوردا کی تاریخ میں توق تامش آخری فرمانروا ہے جب اُسنے قبائل آق اوردا کا تخت سلطنت چھین لیا تو وہ خنجاق کی مغرب میں گیا اور سرا کے بادشاہ ممائے خاں کو شکست دیدی۔ اس فتح نے ۱۳۷۸ء میں قبائل آق اوردا اور قوق اوردا میں جو تفریق ہو رہی تھی اُسکو مٹا دیا اور اُسنے مشرقی اور مغربی خنجاق کو ملا کر ایک کر دیا۔ مگر اوردا خاندان کے چراخور زمینیں شیبان خان کی اولاد کے قبضہ میں آگئی تھیں انکو سیر اوردا نے توق تامش کے زمانہ میں چھین لیں۔ اس پر توق تامش نے ایک بڑی لشکر کشی کی اُسکی دار السلطنت عظیم ماسکو کو ۱۳۸۲ء میں غارت اور تباہ اور جلا کر خاک سیاہ کر دیا۔ خنجاق کی سلطنت کا اس فتح عظیم سے چمکنا ایسا تھا جیسا کہ چراغ بجھنے کے وقت اپنی روشنی دکھاتا ہے۔ توق تامش خاں کی یہ بداقبالی تھی کہ اُسنے اپنے محسن تیمور سے کہ جسکی بدولت یہ فتح نصیب ہوئی تھی سرتابی کی بھلا تیمور کے آگے کسکو تاب تھی کہ وہ سرتابی کرے اور سزا سے بچے تیمور اعظم نے دو دفعہ اُس پر لشکر کشی کی۔ ایک لڑائی ۱۸ جون ۱۳۹۱ء کو [illegible] اور دوسری لڑائی تیرک میں ۱۳۹۵ء میں ہوئی ان دونوں لڑائیوں نے توق تامش کی سپاہ کا بھرکس نکال دیا اور وہ خود جلاوطن ہوا جب تیمور یہاں سے چلا گیا تو سرائے میں پھر وہ آیا۔ مگر اُسکو اروس خان کے بیٹے تیمور قتلغ نے نکال دیا اور ۱۴۰۶ء میں مر گیا +

یہاں کی سلطنت خستہ حال خنجاق کے تین دعوی دار پیدا ہوئے ایک اروس خان کا کنبہ جسکے حامی قوم نوگائی کے سردار ایدوکو خاں ہوا دوم خنجاق کے بادشاہ گر توق تامش خان کے بیٹے سوم شیبان کے

کنبے کے بعض نوجوان۔ انہیں آپسمیں جھگڑے فساد ہوتے رہے انہیں کا ایک غالب حاکم ہوا پھر وہی مغلوب و محکوم ہوا۔ یہ سانگ ہوتے رہے۔ غرض یوں قبائل سیرا وردا کی حکومت کا زوال آیا۔ ۹۰۸ھ ۱۵۰۲ء میں روس نے اسکو اپنا محکوم بنالیا۔ آگے اسکی تاریخ میں کچھ چھوٹی چھوٹی ریاستوں کا ذکر آتا ہے۔ اوردا خان کے کنبے میں کوچک محمد کے پوتے قاسم خان نے ۸۶۳ھ میں ایک چھوٹی سی ریاست استرخان کی قائم کرلی تھی جسکو روسیوں نے ۹۶۳ھ ۱۵۵۶ء میں اپنے قبضے میں کرلیا۔

قرم یا کریمیا کے خانان ۸۲۳ — ۱۱۹۷ھ ۱۴۲۰ — ۱۷۸۳ء

(ت) خاندان توقا تیمور۔ التمغا۔ بلگیر یا بزرگ بعدازاں قرم اور کافہ کبھی کبھی قبائل سیرا وردا کے خانان۔ آخر کو کزن۔ کزی موف۔ قرم کے خانان ۔ جوجی خاں کا سب سے چھوٹا بیٹا توقا تیمور تھا اور قبائل سیرا وردا میں قبائل توق اور دا اسے متعلق تھے اور غالباً اسکی اپنی خیمہ زنی کی زمین وولگا کے حصہ بالا میں تھی جسمیں بلگیر یا بزرگ شامل تھی۔ اس شعبے کے اصلی مقامات ٹھیک ٹھیک نہیں معلوم۔ باتو خاں کے خاندان میں منگو تیمور نے توقا تیمور کے بیٹے یورنگ تیمور کو قرم اور کافہ دئے اسطرح باتو خاں کی خانیت کے شمال و جنوب میں اس خانداں کی ریاست کی بنا پڑی۔ باتو خاں کے خاندان کی جانشینی میں دخل دینے لگا۔ رقیب خاندانوں کے تین خانان جو غالباً توقا تیمور کے خاندان سے تعلق رکھتے تھے انکا بیان اوپر ہمنے کردیا ہے۔ تیمور کے حملوں کے بعد جب قبائل سیرا وردا کا زوال ہوا ہے تو اس خاندان کی شاخ سرسبز و بارآور ہوئی۔ اس خاندان میں اولغ محمد نے براق خاں کی موت کے بعد خانیت معظم پر قبضہ کرنے کی کوشش کی اور ۱۴۳۸ء میں اپنی موروثی ریاست بلگیر یا بزرگ پر قابض ہوا اور اپنے باپ دادا کی حکومت کو دوبارہ زندہ کرلیا۔ اسنے خانیت کزن اسکا نام رکھا۔ مگر وہ روسیوں کو جنکی سلطنت روز بروز بڑھتی جاتی تھی کانٹے کی طرح دل میں کھٹکتی تھی ۱۵۱۹ء میں جب محمد امین خان کا انتقال ہوا اسکی موت کے ساتھ ہی کزن کی باقی سلطنت کی اولاد کا خاتمہ ہوگیا۔ اسکی جگہ سلیمان خانان کزی موف۔ قرم۔ استرخان کی فرمانروائی کرنے لگے مگر آخر کو روسیوں نے اس حکومت کا قبضہ کیا اور روسیوں کی طرف سے بھی سلیمان خانان مقرر ہوئے موقوف ہوئے اور ۱۵۵۲ء میں کزن میں روسی گورنر مقرر ہوا۔

جب الوغ محمد کو اُس کے بیٹے محمود ترک نے مار ڈالا تو اُسکے دو بیٹے بھاگ کر روسیوں کے پاس ۱۴۵۲ء میں گئے اور روسی افواج میں اُنھوں نے خدمات بزرگ کیں انہیں سے قاسم خاں کو روسیوں نے ضلع و شہر گوروڈیتز دریائے اوکا پر قسمت ریزان میں دیدیا۔ اُسنے اِس شہر کا نام اپنے نام پر رکھا یہاں اِس خاندان کے خانان کی حکومت شروع ہوئی۔ انکا خطاب خانانِ کرسی موف ہے۔ قزان میں جو رہا ہو کے زبردست ہمسایہ تھے انکے برخلاف اِن خانوں سے کام لیتے رہے اور انہیں خانیت معظم میں بھی الغ محمد کے مرنے کے بعد وہ خان سلمان مقرر کئے جو اُسکے ہم خاندان تھے۔ یہ خانیت جو کبھی آزاد و خودمختار نہیں ہوئی اُسکو ۱۶۸۱ء میں روسیوں نے ہضم کر لیا +

توکا تیمور کے خاندان کے جو تین شعبے تھے اِن میں وہ شعبہ بڑا تھا جو قرم میں فرماں روا تھا۔ الغ محمد کا ایک بھائی تاش تیمور تھا جو توق تامش جسکے ماتحت سپہ سالار بھی رہ چکا تھا اور بڑا دلاور و شجاع تھا وہ دراصل قرم یا کریمیا کے خاندان کی دولت کا بانی ثانی تھا۔ عوام اُسکے بیٹے حاجی گیرائے خاں کو پہلا خان سمجھتے ہیں۔ مشرقی معاملات عظیم میں قرم کا خاندان بھی ایک رکنِ اعظم سمجھا جاتا ہے وہ ترکی کی دور دراز فتح کا مقام تھا اور روسیوں کا وہ دوست تھا اسلئے دونوں ترکی اور روس کو اُسکی طرف خیال پیدا ہوا۔ اِس کے دونوں طرف قاہر و جابر ہمسائے لگے رہتے تھے ۱۷۸۳ء میں روسیوں اور ترکی کے درمیان ایسا عہد نامہ ہوا کہ جسمیں خانان قرم کے خاندان کا چراغ گل ہوا۔ اِن قوی دلاور خانوں میں سے سلطان قرم گیرے کتی خاں نے ایڈنبرگ میں ایک سکاٹ لینڈ کی لیڈی سے شادی کر کے وہیں کی سکونت اختیار کی

(۳) خاندان شیبان التمغا ازبک کا ملک دیورال اور جیحو دریاؤں کے درمیان تھا کبھی کبھی قبائل سیر اور دوا کے خانان یعنی ازتائی یوبین کے ۱۵۱۵–۱۸۷۲ء کے ۱۴۲۶–۱۶۵۹ء۔ بخارا کے خانان ۱۵۰۰–۱۸۶۸ء اور خیوا کے ۱۵۱۵ء سے ۱۸۷۳ء تک۔ ۱۲۴۱ء میں جب باتو خان نے ہنگری پر حملہ کیا تھا تو اُسکے بھائی شیبان خان نے جو اُسکے ہمراہ تھا ایسے ایسے کار نمایاں کئے تھے کہ باتو خاں نے اُسکو ہنگری کا بادشاہ بنانا مقرر کیا تھا۔ مگر اُسکی التمغا میں اوردا کی خانیت سے خاص قبائل شمالی دیدئے تھے جو گرمی میں کوہستان یورال سے لیکر دریائے ارغیز تک خیمہ زنی کرتے تھے اور جاڑے میں اِن سرزمینوں میں جو دریاؤں سیر۔ چو۔ سری سو کے

منگو تیمور کی چھٹی نسل میں پیدا ہوا۔ قبائل سیر اوردا کے خانِ معظم اوزبگ کا وہ ہم عصر تھا اور اسی کے سبب سے شیبان کے جرگوں کا نام ازبگ رکھا گیا اور وہی مشہور ہو گیا۔ باتو خاں کے خاندان کا زوال آیا تو شیبان خان کے خاندان میں سے کئی ایک قبائل سیر اوردا کے خان ہوئے۔ اور ان رقیب خاندانوں کے دوسرے عہد میں جب توقتامش برباد ہو گیا تو شیبان کے گھرانے کا نام غالباً درویش خاں اور سید احمد ہو گیا

اس اصلی خیمہ زنی کی زمین میں شیبان کا گھرانا رہا اور اُنسے اپنا لقب ارتائی یومین رکھا اور انہیں زار کی اطاعت میں سائی بیریا کا بڑا حصہ رہا۔ وہ ۱۶۵۹ء تک سلامت رہے پھر اُنکے ملک پر قالموق کے جرگوں نے قبضہ کر لیا۔ مگر اس سے پہلے بھی انکی حکومت میں ایسا خلل آ گیا تھا کہ وہ برائے نام رہ گئی تھی +

اس خاندان کے شعبے بڑے یہ ہوئے ایک منگو تیمور کے بیٹے بولاد خاں کی اولاد جو ایک قبائل سیر اوردا کے بھی خان ہو گئے تھے۔ بولاد خاں کے دو بیٹے تھے ایک ابراہیم خان دوسرا عرب شاہ وہی بخارا اور خوارزم یعنی خیوا کے خانان کے باپ دادا تھے۔ اول خانیت کا بانی ۱۵۰۰ء میں محمد شیبانی پوتا ابو الخیر کا تھا۔ یہ خانی اب تک چلی جاتی ہے اگرچہ جرنیل کوف مین نے ۱۸۶۸ء میں اسکو سلطنت روس کا باج گزار بنا لیا ہے۔ خیوا کی خانیت کا بانی عرب شاہ ہی جسنے توقتامش کے حملہ سے پہلے قفچاق میں اپنا سکہ چلایا تھا۔ گو وہ قبائل اوردا سیر کا خان نہ تھا۔ اسکی پانچویں نسل میں ایل برس خان نے ۱۵۱۵ء میں محمد شیبان کے مرنے کے بعد ماوراء النہر اور اُس کے متصل کے بلاد پر بزور قبضہ کر لیا۔ اُس کی اولاد اب تک خانانِ خیوا کہلاتی ہے مگر وہ ۱۸۷۳ء میں سلطنت روس کے باج گزار ہو گئی ہے۔ یہ بیان کرنا ضرور ہے کہ جوجی خان کا بیٹا توول خان تھا اور وہ نیچے نوگ کا سردار تھا اور جنوبی روس میں دریا بگ کے قریب خیمہ زنی کیا کرتا تھا اور نوگے کا دادا تھا جو قبائل سیر اوردا کے معاملات میں بڑا حصہ رکھتا تھا۔ مگر توقتو نے اسکو پامال کر دیا تھا اور اُس کو مع اُسکے جرگوں کے نکال دیا جنہوں کا نام والگا کے پرے نوگا مشہور ہوا وہ اکثر خانہ بدوش بادیہ گرد رہے انکی تاریخ پراگندہ ہی مربوط نہیں +

۱۲۴ – ۷۶۰ – ۸۵ خانانِ چغتائی (ماوراء النہر) ۱۲۲۷ – ۱۳۵۸

چنگیز خاں کے تین بیٹوں اوگدائی خاں۔ تولی خاں۔ جوجی نے جو خانیت قائم کئے اسکا بیان ہو چکا۔ اب چغتائی خان کا حال باقی رہا جسکے التمغا ماوراء النہر (بخاریہ) کاشغر کی ایک حصہ

ستان اور بلخ اور غزنہ تھے اور انسے اس بلاد میں خانہ نیت قائم کی۔ اس خاندان کی تاریخ بہت کم لکھی
گئی ہے۔ انکی تاریخ میں صرف ایران کی سرحد پر جو انھوں نے تاخت و تاراج کی یا ان میں جو خانگی فساد ہوئے
انکا بیان لکھا جاتا ہے۔ اس خاندان کے شجرہ کا حال تحقیق نہیں ہوتا اسلیے کہ دونو خاندان اوگدائی خان
اور چغتائی خان کو علی احمد دانشمند خان نے خلط ملط کر دیا گیا یہ دونو اوگدائی خان کے خاندان تھے اور چغتائی خان کے سلسلہ میں
شامل تھے +

فصل دوازدہم شاہان ایران

(٨٦) جالیر (عراق) (٨٧) مظفریہ (فارس) (٨٨) سربداریہ (خراسان) ٨٩ کرت (ہرات)

تیموریہ فصل سیزدہم دیکھو

(٩٠) قراقیونلی (آذربائجان) شاہان ایران ٩٢ صفویہ ٩٣ افغانیہ ٩٤ افشاریہ ٩٥ زند ٩٦ قاجار

ایران

جب ایران کی سلطنت کا تنزل ہوا تو اسکے ہر صوبے میں جدا جدا حاکم بن بیٹھا اور خود مختار اور
مطلق العنان ہوکر فرماں روائی کرنے لگا۔ ان سب میں زیادہ صاحب اقتدار قوم جالیر ہوئی وہ اضلاع عراق
اور آذربائجان میں حکومت کرتی تھی اسکے بعد قراقیونلی و آق قیونلی ترکمان فرمانروا ہوگئے
اکثر اضلاع شرقیہ میں خاندان مظفریہ حکومت کرتا تھا ابواسحاق سو اور محمد شاہ انجو کے خاندان سے ہمیشہ اسکا
دنگہ فساد رہتا تھا اسکا دارالسلطنت اصفہان تھا شمال مشرق میں ایک زمانہ میں خراسان کی حکومت
خاندان سربداریہ اور ہرات کے ملوک کرت میں منقسم رہی ہے ١٣٨١ سنہ ٩٣ میں ایران کو تیمور نے فتح کیا اور اسکے
ایک حصہ میں اسکی اولاد ایک صدی تک فرمانروائی کرتی رہی سولہویں صدی کے شروع میں ان تمام
صوبوں میں شاہ اسمعیل صفوی نے اپنی حکومت جمائی جنمیں تیموریہ ترکمان اور چھوٹے چھوٹے خاندان حکومت
کرتے تھے اور اسپر خراسان کا اور اضافہ کیا۔ اس زمانہ سے سلطنت ایران کی حدود میں کچھ فرق نہیں آیا
ترکی کے مغرب میں اسکا نقصان کچھ ہو گیا ہے +

٧٣٦ - ٨١٤ جالیر (عراق وغیرہ) ١٣٣٦ - ١٤١١

قوم جالیر کے امرا کو ایل کانی کہتے ہیں جب مغلی فرمانروا ابوسعید کا انتقال ہوا تو اس قوم کا اقبال یاور ہوا
انکا سردار شیخ حسن بزرگ تھا جسکا ذکر پہلے ہو چکا ہے کہ اسنے ایران کے تخت پر مغل بادشاہوں کو

کاٹ کی پتلیوں کی طرح اپنی انگلیوں پر نچایا تھا۔ اسکے بعد وہ خود سلطنت کرنے لگا۔ عراق پر اپنا
قبضہ کر لیا اور بغداد کو اپنی دار السلطنت بنایا اسکا بیٹا اویس خاں ۷۵۷ھ ۱۳۵۶ء میں اسکا جانشین ہوا اس نے
۷۵۹ھ میں آذربائیجان اور تبریز کو ترکمانوں سے لے لیا اور ۷۶۷ھ میں اپنی سلطنت پر موصل اور دیار بکر کا
اور اضافہ کیا۔ حسین جو اسکا جانشین تھا اسنے خاندان مظفریہ اپنے ہمسایوں سے مشرقی ایران میں لڑائیاں
شروع کیں اور سیاہ میشی ترکمانوں سے لڑتا بھڑتا رہا۔ یہ ترکمان آرمینیا اور نہروین کے جنوبی ملک میں حکومت
کرتے تھے ۷۹۰ھ میں ان ترکمانوں سے مصالحت ہو گئی ۷۸۴ھ ۱۳۸۲ء میں اسکا انتقال ہوا اور اس کی
سلطنت اسکے دو بیٹوں میں اس طرح تقسیم ہوئی کہ عراق اور آذربائیجان سلطان احمد کو اور کردستان
کا ایک حصہ ایک سال کے لئے بایزید کو ملا ۷۸۵ھ ۱۳۸۳ء میں تیمور نے شمالی ایران کو اور آرمینیا کو تاخت
و تاراج کیا اور ۷۹۶ھ ۱۳۹۴ء میں بغداد و عراق۔ دیار بکر۔ دوین کو مطیع کیا سلطان احمد مصر کو بھاگ گیا۔
مملوک سلطان برقوق کے پاس جا کر پناہ گزین ہوا بغداد سے جب تیمور سمرقند چلا گیا تو سلطان برقوق نے
سلطان احمد کو بغداد پھر دلا دیا اس وقت سے لیکر تیمور کی موت تک جو ۸۰۷ھ ۱۴۰۵ء میں واقع ہوئی سلطان احمد کی
زندگی ایسی بسر ہوئی کہ کبھی سلطنت ہاتھ سے جاتی رہی کبھی پھر ہاتھ میں آ گئی ۸۰۸ھ میں ایکدفعہ پھر بغداد کا
وہ مالک ہو گیا۔ قرا یوسف خاں ترکمان کے ساتھ بدعہدی کرنے سے اور آذربائیجان پر حملہ کرنے سے
۸۱۳ھ ۱۴۱۰ء میں اسکو شکست بھی ہوئی اور جان بھی گئی اسکا بھتیجا شاہ ولد بغداد میں ۱۴۱۱ء تک حکومت
کرتا رہا پھر سیاہ میشی ترکمانوں نے اس سے حکومت لے لی۔ شاہ ولد کی بیوہ تندو جسکی شادی پہلے مملوک
برقوق سے ہوئی تھی وہ ۸۱۹ھ تک واسط البصرہ شوستر میں حکومت کرتی رہی اور تیموریہ شاہرخ مرزا کی
اطاعت کرتی رہی۔ پھر اسکا سوتیلا بیٹا حکمران ہوا اور اسکے بعد اسکے بھائی اویس ۸۲۴-۸۲۹ھ اور محمد اور
آخر اسکا چچیرا بھائی حسین حکمران ہوئے جسکو سیاہ میشی ترکمانوں نے مار ڈالا ۔

۷۱۳ - ۷۹۵ - خاندان مظفریہ (فارس کرمان کردستان) ۱۳۱۳ - ۱۳۹۳

حاجی غیاث الدین خراسانی کا پوتا امیر مظفر اس خاندان کا بانی تھا ایران کے سلاطین مغلیہ کے
دربار میں وہ خدمات بزرگ پر مامور رہا تھا اور وہ اصفہان کے قریب میبذ کا حاکم مقرر ہوا اس کا بیٹا
۷۱۳ھ میں مبارز الدین محمد اسکا جانشین ہوا ۷۱۴ھ میں مغل بادشاہ ابو سعید کے یزد۔ فارس کی

حکومت عالیشان اسکو عطا کی ۷۴۱ھ ۱۳۴۰ء میں کرمان کا اور اضافہ ہوا۔ محمد اسحاق انجو سے بعد بہت سی
لڑائی جھگڑوں کے شیراز اسکو ہاتھ لگا ۷۵۴ھ ۱۳۵۳ء میں تمام فارس پر اسکا قبضہ ہوا اور ۷۵۵ھ ۱۳۵۴ء میں اصفہان کا
اور اضافہ ہوا اور ابو اسحاق قتل کیا گیا وہ ۷۵۹ھ میں تبریز تک ملکوں کو فتح کرتا ہوا چلا گیا۔ بعد ازاں ۷۵۹ھ ۱۳۵۸ء
مبارز الدین محمد پھر معزول ہوا اور آنکھیں اسکی نکلوائی گئیں۔ اگرچہ وہ پھر کچھ تھوڑے دنوں کے لیے بحال
ہو گیا تھا مگر دوبارہ ۷۶۵ھ ۱۳۶۴ء میں جلا وطن کیا گیا اور اس دنیا سے بھی رخصت ہوا۔ اس کے جانشینوں
کی سلطنت میں فارس کرمان۔ کردستان جبتک رہا کہ تیمور نے ۷۹۵ھ میں طوفان اٹھایا۔ حافظ شیرازی
علیہ الرحمۃ اس خاندان کے بادشاہ شجاع کے دربار کو رونق دیتے تھے +

۷۳۷ - ۷۸۳ سربداریہ خراسان ۱۳۳۷ - ۱۳۸۱

خراسان میں باشتین ایک گاؤں ہے اسکا رہنے والا عبد الرزاق تھا اور ۷۳۷ھ ۱۳۳۶ء میں ابو سعید کی خدمت
میں رہتا تھا۔ ایک دفعہ وہ اپنی قوم کا سرغنہ بنا جسنے حاکم ضلع کے ظلم کے سبب سے بغاوت اختیار کی تھی۔
ان باغیوں نے اپنا نام سربدار رکھا تھا جسکے معنی یہ تھے کہ ہم اپنے مقصد کے حاصل کرنے کے لیے جان کی پروا
نہیں کرتے۔ سر کو دار پر لیے پھرتے ہیں۔ انھوں نے سبزوار اور قرب و جوار کے ملک پر قبضہ کر لیا اور اس پر
نصف صدی تک قابض رہے۔ اس عرصہ میں بارہ حکمراں ہوئے جنمیں سے نو برے ظلم سے مارے گئے

۶۴۳ - ۷۹۱ کرت (ہرات) ۱۲۴۵ - ۱۳۸۹

غوریہ جو کرت کی نسل تھی وہ ایران کے سلاطین مغلیہ سے بہت دنوں پہلے سے ہرات میں حکومت کرتی تھی
خراسان میں جب مغلوں کا ادبار آیا تو کرت کا اقبال چمکا جب تک چمکتا رہا کہ تیمور نے ۷۸۳ھ ۱۳۸۱ء میں
ہرات کو فتح کیا۔ کچھ دنوں یہ خاندان تابع رہ کر ۷۹۱ھ ۱۳۸۹ء میں بالکل نیست و نابود ہو گیا +

۷۸۰ - ۸۷۴ قراقیون لی (ترکمان سیاہ میشی) (آذربائیجان وغیرہ) ۱۳۷۸ - ۱۴۶۹

ان ترکمانوں کو قراقیون لی (سیاہ میشی) اسلیے کہتے تھے کہ وہ اپنے علم پر سیاہ بھیڑ کی تصویر بناتے
تھے۔ وہ چودھویں صدی کے آخر چوتھائی حصہ میں نہر دجلہ کے جنوبی ملک میں حکومت کرتے تھے جلایر
سلطان حسین سے انھوں نے دوستی پیدا کر کے اپنے خاندان کی سلطنت آرمینیا اور آذربائیجان میں قائم کی
تھی۔ قرا یوسف جو اس خاندان میں سے پہلے امیر کا جانشین ہوا اسکو تیمور نے کئی دفعہ جلا وطن کیا۔

مگر جتنی دفعہ وہ جلاوطن ہوا اتنی ہی دفعہ وہ پھر آیا۔ اور جب تیمور ۸۰۷ھ ۱۴۰۵ء میں مر گیا تو اُس نے اپنی مملکت پر پھر آن کر قبضہ کر لیا۔ ان ترکمان سیاہ میشی کو ۸۷۲ھ ۱۴۶۹ء میں ان کے رقیبوں ترکمان آق قیون لی (سفید میشی) کے امیر اوزن حسین نے معزول کیا

۷۸۰-۹۰۸ - ۹۱ آق قیون لی (سفید میشی)۔ آذربائیجان وغیرہ۔ ۱۳۷۸-۱۵۰۲

آق قیون لی (سفید میشی) اپنے رقیبوں قرا قیون لی (سیاہ میشی) کی جگہ آذربائیجان اور دیار بکر پر مسلط ہوئے۔ مگر تیس سال بعد ۹۰۸ھ ۱۵۰۲ء میں الوند کو شرور کی لڑائی میں شاہ اسمعیل صفوی نے وہ شکست دی کہ پھر تھوڑے دنوں کے بعد اُن کا نام نشان باقی نہیں رہا +

شاہان ایران

شاہان ایران کا سلسلہ اِن پانچ خاندانوں سے جو مختلف النسل ہیں بنتا ہے صفوی افغان افشار۔ زند۔ قاجار۔ اِن میں سے اول صفوی اپنے تئیں حضرت موسی کاظم کی اولاد میں سے بتاتے ہیں۔ اس خاندان میں سے بہت سے شیخ مقدس اتقا و ورع و زہد میں مشہور و معروف ہو گئے۔ اِن سب کا سرتاج شیخ صفی الدین اردبیلی ہوا۔ اس کے نام نامی سے اِس خاندان کا لقب صفوی ہوا۔ شیخ صفوی کی اولاد کی پانچویں نسل میں حیدر پیدا ہوا جس نے اپنے آبائی پیشہ زہد پر جنگ آزمائی کا ہنر اضافہ کیا آق قیون لی ترکمانوں کے سردار اوزن حسن سے لڑائی جھگڑا شروع کیا اور اسکے تیسرے بیٹے اسمعیل نے اپنے باپ کی تدابیر ملکی کو جاری رکھ کر شروان پر قبضہ کیا اور ۹۰۶ھ ۱۵۰۱ء میں شرور کے میدان میں ترکمانوں کو بڑی شکست دی اور تبریز کو اپنا دار السلطنت بنا کے تمام ایران کو فتح کر لیا۔ حاکمان ہمسایہ اور چھوٹے بڑے امرا سب اسکے مطیع ہو گئے اور چند سال میں شاہ اسمعیل کی لشکرکشی خراسان پر ہونے لگی اور ہرات تک اسکی نوبت پہونچی۔ اپنی قلمرو میں اس نے جنوبی اضلاع شامل کیے اور سوا اسکے اس نے اپنی فتح و ظفر سے سلطنت کو ایسی وسعت دی کہ دریا جیحوں سے خلیج فارس تک اور افغانستان سے دریاے فرات تک اسی کی عملداری ہو گئی۔ اسکی مملکت عثمانیہ مملکت کے ساتھ جلنے لگے۔ سنیوں و شیعوں میں ہمیشہ سے سخت عداوت چلی آتی ہے جب ایشیاء مائنر میں شیعوں کا پھیلاؤ بہت بسیا ہو گیا تھا تو عثمانی ترکوں سے اسکی جنگ ہونی شروع ہوئی۔ سلطان سلیم نے اپنی ایشیائی سلطنت

چالیس ہزار شیعہ قتل کروا دیے اور شاہ اسمٰعیل پر لشکر کشی کی اسی ہزار سوار اور چالیس ہزار پیدل کو ساتھ
لیکر ایران پر چڑھ گئے اور ۱۵۱۴ء میں چالدران کے میدان میں شاہ اسمٰعیل کو مجبوری لڑنا پڑا۔ سنان
پاشا اور یانی چیری سپاہ کی بہادری نے میدان جیت لیا سلطان سلیم فتحمند ہو کر تبریز میں داخل ہوا۔
دیار بکر اور اُس کی نواح کے اضلاع کو اپنی مملکت میں داخل کر کے مشرق کی طرف آ گئے سلطنت ہمسائے
سے وہ مصر پر حملہ آوری کو بہتر سمجھا۔ اس زمانہ سے ایران و ترکمان کی سرحد پر دنگہ فساد ہونا
شروع ہوا اور جارجیا اور آرمینیا کی اضلاع کبھی سلطنت ایران کے ہاتھ آ گئے کبھی ہاتھ سے نکل گئے سرحد عام میں
اسے انقلاب نہیں ہوا مگر جب وقت آیا کہ سلطان مراد چہارم نے بغداد کو فتح کیا اور عراق کو ۱۶۳۸ء میں سلطنت
عثمانیہ میں شامل کیا۔ اسی طرح سے شمالی سرحد پر ازبگ لڑتے رہے اور افغانستان کبھی ایران کی
سلطنت کا ایک حصہ بنا کبھی ہندوستان کی سلطنت کا۔ ۱۷۴۷ء میں احمد شاہ درانی نے افغانستان
کی ایک جدا سلطنت آزاد و مطلق العنان قائم کی۔ بابر جنے ہندوستان میں سلطنت مغلیہ کی بنیاد
رکھی۔ شاہ اسمٰعیل کا بڑا ایک دل دوست تھا اور اسکے بیٹے ہمایوں کی ہندوستان کی دوبارہ
سلطنت حاصل کرنے میں بہت مدد کی تھی خاندان صفویہ میں ۱۵۸۷-۱۶۲۹ء میں سب سے زیادہ عظیم الشان
بادشاہ ایران کا شاہ عباس ہوا ہے سر انتھونی شرلی نے اُسکی سپاہ کو ایسا آراستہ و پیراستہ کیا کہ اُس نے
مغربی اضلاع سلطنت عثمانیہ سے چھین لی۔ اسکی سلطنت علم و ہنر کی قدر شناسی کے لئے بڑی مشہور ہے
اسکے عہد میں علوم و فنون اور علم و ادب کی بڑی ترقی ہوئی۔ عمارات بڑی رفیع البنیان تعمیر ہوئیں اور
اُس نے غیر سلطنتوں کے ساتھ اپنے تعلقات کا نہایت ہی شائستہ انتظام کیا تو یہ اس زمانہ میں تھا کہ اور ملکوں
میں بھی بڑے بڑے نامور حکمراں تھے جیسے سلطان سلیمان شہنشاہ اکبر اعظم ملکہ الزبتھ خاندان صفویہ
کا زوال اسی وقت سے آ گیا کہ افغانوں نے محمود کو اپنا افسر بنا کے سرکشی کی اور ہرات اور مشہد پر قبضہ کر لیا
اور شاہ حسین کو شکست دی اور سات مہینے محاصرہ کر کے ۱۷۲۲ء میں دار السلطنت اصفہان کو فتح کر لیا
مگر مازندران میں کچھ اسکی سلطنت کی علامت باقی تھی۔ دس برس تک ایران میں طوائف الملوکی اور
بد نظمی رہی اور روسیوں اور ترکوں کے حملے ہوتے رہے۔ نادر قلی ایک مشہور ترک نے یہ بہانہ بنا کے کہ میں
خاندان صفویہ کی سلطنت کو دوبارہ زندہ کرتا ہوں اپنی قوت و قدرت و اختیارات کو بہت بڑھا لیا

اور سنہ ۱۱۴۸ھ ۱۷۳۶ء میں اصل میں ایسا بادشاہ ہو گیا کہ اسکی سلطنت کو سب نے مان لیا نادر شاہ نے ایران کی سلطنت
کو جتنی وسعت میں کبھی تھی اپنے قبضہ میں رکھا اور افغانستان کو مطیع کر لیا اور سنہ ۱۷۳۸ء میں کابل و قندھار
کو تسخیر کیا اور لاہور پر آگے بڑھ کر آیا اور کرنال میں محمد شاہ کو شکست دی - دہلی کو سنہ ۱۱۵۱ھ ۱۷۳۹ء میں لوٹا
پھر محمد شاہ سے عہدنامہ ہو گیا اور کچھ زمانہ تک ایران کی سلطنت دریاے سندھ سے لیکر کوہ قاف
تک رہی - نادر شاہ نے سلطنت ایران پر بڑا احسان کیا ہے اسکے سبب اس سلطنت کا نام چلا جاتا
ہے اس افشاریہ خاندان کے صرف چار بادشاہ ہوئے بعد اسکے بدنظمی ایران میں پھیلی جسمیں افغان آزاد خان
آذربائیجان کو دبا بیٹھا اور علی مردان خان بختیاری اصفہان پر متسلط ہوا محمد حسین جو قوم قاجار
ترک کا افسر تھا وہ استرآباد پر فرماں روائی کرتا تھا اور شاہ رخ افشار سے تخت سلطنت اسکے لئے
کریم خان زند لڑا آخر کو زند غالب رہا سنہ ۱۱۶۳ھ ۱۷۵۰ء سے ۱۱۹۳ھ تک وہ کل ایران پر سواے خراسان کے
سلطنت کرتا رہا شاہ رخ افشار بھی اگرچہ بوڑھا اور اندھا ہو گیا تھا مگر پھر بھی سلطنت کی نمود کچھ
دکھاتا تھا جب کریم خان نے رحلت کی تو بارہ برس تک زند کے جانشینوں اور آقا محمد قاجار کے
درمیان جنگ و پیکار کا ہنگامہ برپا رہا آخر کو قاجار غالب ہوا - اسی خاندان کے حصہ میں سلطنت آ گئی
بالفعل جو شاہ ایران ہے اور طہران اسکی دار السلطنت ہے وہ چوتھا بادشاہ خاندان قاجار کا ہے -

باب سیزدہم ماوراء النہر

۹۷ تیموریہ - ۹۸ شیبانیہ - ۹۹ جانیہ استراخان - ۱۰۰ منگت - ۱۰۱ خان قوقند ۱۰۲ خان خیوہ

۷۷۱ - ۹۰۶ ۹۷ تیموریہ ۱۳۶۹ - ۱۵۰۰

چنگیز خان سے تیمور کچھ قرابت رکھتا تھا اور اسکے بیٹے چغتائی خان کے زمانہ میں آیا ماوراء النہر
کا وزیر کوئی تیمور کے باپ دادا میں سے تھا تیمور سنہ ۷۳۶ھ ۱۳۳۵ء میں پیدا ہوا اور تغلق تیمور نے اسکو کش کا حاکم
مقرر کیا پھر وہ چغتائی خان سیورغتمش کا وزیر مقرر ہوا جسکی حکومت کو اسنے سنہ ۷۷۱ھ ۱۳۶۹ء سے پہلے غصب
کر لیا - گو اسنے خان اور اسکے جانشین محمود کو برائے نام سلطنت رکھنے کی سنہ ۷۷۱ھ ۱۳۶۹ء میں اجازت دی سنہ ۷۸۲ھ ۱۳۸۰ء
تیمور نے ایران میں لڑائیوں کا سلسلہ جاری رکھا اور سات برس میں خراسان - جرجان - مازندران
سجستان - افغانستان - فارس - آذربائیجان - کردستان کو تسخیر کر لیا سنہ ۷۹۰ھ ۱۳۸۸ء میں قبائل بر خال ورز

توقتامش کے حملہ نے تیمور کو گھر کی طرف بلایا۔ اسنے ۷۹۳ھ ۱۳۹۱ء میں اور ۷۹۷ھ ۱۳۹۵ء میں
دو متواتر سخت شکستیں دیں۔ اس اثنا میں ۱۳۹۳ء میں بغداد کو جالیروں سے لے لیا۔ عراق کو فتح کیا۔ ۱۳۹۸ء میں
شمالی ہندوستان میں داخل ہوا۔ ۸۰۱ھ میں کشمیر اور دہلی کو تاخت و تاراج کیا۔ پھر ایک مہم عظیم مغرب کی طرف
کی۔ ۱۴۰۱ء میں اناطولیہ پر حملہ کیا اور سیواس اور ملطیہ پر قبضہ کیا۔ ۸۰۴ھ ۱۴۰۲ء میں انگورا میں عثمانی ترکوں کو شکست
دی اور سلطان بایزید کو قید کر لیا۔ ایشیا مائی نر کی چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں قدیمی رئیسوں کو بحال کیا
شام کو فتح کیا اور ۸۰۳ھ حلب و دمشق پر قبضہ کیا۔ مصر کے مملوک سلطان نے اطاعت اختیار کی۔ چین کی
تسخیر کے لئے سفر کیا کہ اترار میں ۷۰ برس کی عمر میں ۸۰۷ھ میں سفر آخرت پیش آیا۔ تیمور کی ان فتوح و
فیروزی نے ماوراءالنہر کی سلطنت کو دریائے جیحوں سے پرے بڑھایا اور اُسکو وہ عظمت و شان و شوکت و سطوت
حاصل ہوئی جو پہلے کبھی نہیں حاصل ہوئی تھی۔ ثمرقند اس سلطنت کا دارالسلطنت بنا جسکی وسعت عظیم یہ تھی کہ
دہلی سے دمشق تک اور بحر ارال سے خلیج فارس تک۔ گو بہت سے ملک ماوراءالنہر کی حکومت سے نکل گئے مگر پھر
بھی مدتوں تک اس میں یہ ملک شامل ہے۔ ایران اور افغانستان کا بڑا حصہ سوا ان اضلاع کے جو دریا
جیحوں سے باہر تھے۔ تیمور کی سلطنت ایسی وسیع ملک پر پھیل گئی تھی کہ کوئی تیمور ہی جیسا فرزانہ یگانہ
ہوتا تو اُسکو سنبھالتا۔ ایران کے چھوٹے چھوٹے خاندان امرا کی کثرت سربدار مظفریہ۔ جالیر بالکل
تباہ کر دیے گئے تھے۔ ترکوں کو اناطولیہ سے نکال دیا تھا۔ اور مغربی ایشیا میں ہندوکش سے لیکر
بحر قلزم تک اس کے خوف سے بادشاہ تھراتے تھے۔ خدا نے ایسی ایک آدمی کو وہ حکومت و سلطنت دی
تھی جو کمتر کسی اور کو عطا کی تھی جب ان فتوح عظیمہ کا حاصل کرنے والا اس دنیا سے رحلت کر گیا۔ تو
عثمانی ترکوں نے۔ جالیروں ترکمانوں نے اپنے اپنے ملکوں پر جو قبضہ اختیار سے باہر ہو گئے تھے
پھر قبضہ کر لیا۔ اگرچہ اولاد تیمور نے ایک سو برس تک شمالی ایران پر قبضہ رکھا مگر وہ اپنے ضعف کے سبب سے
خاندان صفویہ کے اقبال کا مقابلہ نہ کر سکے۔ اور جب سولہویں صدی میں چنگیز خاں کے خاندان میں سے
شیبانی کا خاندان دارالسلطنت تیموریہ کے تخت پر بیٹھا تو تیمور کی اولاد کی سلطنت اتنی رہ گئی جسکو
خانات بخارا نے مدتوں تک قائم رکھا۔ ادھر تیمور کی خود اولاد میں آپس میں بڑے سخت ہنگامے زد و
گرم ہوئے ادھر رقیبوں نے مخالفت پر کمر باندھی غرض ۸۵۵ھ میں سلطنت چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں

تقسیم ہوئی۔ ایران میں خاندان دولت صفویہ کا اور ماوراء النہر میں دولت سامانیہ کا تسلط ہو گیا مگر اس خاندان تیموریہ میں بابر ایسا خوش اقبال دلاور فرزانہ پیدا ہوا کہ اُس نے ہندوستان میں سلطنت عظیم کی وہ بنیاد ڈالی کہ جسکو صدیوں کے بعد انیسویں صدی میں موت آئی +

۹۰۶ - ۱۰۰۷ ۹۸ شیبانیہ ۱۵۰۰ - ۱۵۹۹

ماوراء النہر کے آخر سلطان محمود کے تین بیٹے اس شکستہ حال سلطنت کے لئے آپس میں لڑ رہے تھے کہ ایک اور قوت ایسی پیدا ہوئی کہ جس نے ماوراء النہر کے تمام شہزادوں کا خاتمہ کر دیا اور طوائف الملوکی کی بجائے ایک زبردست سلطنت قائم کی یہ قوت قوم ازبک کی تھی جسکا سردار محمد شیبان تھا جو چنگیز خاں کے خاندان کے بڑے لڑنے والوں میں سے آخر تھا۔ انکا گھر سائبیریا میں تھا جہاں تاتاری زمین کے زار رہتے تھے جنکا ذکر پہلے ہوا۔ مگر انھیں سے ایک بڑا گروہ ازبک کا محمد شیبان اپنے ہمراہ لیکر ماوراء النہر میں آگیا اور شاہزادگان تیموریہ کو جو آپس میں عداوت کے سبب لڑ رہے تھے نکال دیا۔ اور قوم ازبک کی سلطنت قائم کی جو بخارا اور خیوہ کے خانات میں جب تک زندہ رہی کہ روسیوں نے اُس کو مطیع کیا جسپر چوتھائی صدی کا عرصہ گذرتا ہے۔ ازبک کی سلطنت میں کئی خاندانوں نے سلطنت کی۔ اول شیبانیوں نے سولھویں صدی میں ماوراء النہر پر حکومت کی اور خوارزم (خیوا) میں اسی خاندان کے خان جو محمد شیبان کے اولاد میں تھے حکومت کرتے رہے۔ وہ خراسان کو دولت صفویہ کے یہاں آئے تھے۔ دوسرے جانی یا استراخانی فرمانروا تھے جو ماں کی طرف سے محمد شیبان سے رشتہ رکھتے تھے انھوں نے سلطنت کی مگر سترہویں اٹھارہویں صدی میں انکی سلطنت گھٹتی گئی۔ تیسرا خاندان منگت کا تھا جس نے رشتہ شیبان کے خاندان سے مصاہرت کے پیدا کیا تھا۔ اُسنے بخارا کے خانات کا حق غصب کیا۔ جنکا دم ضیق میں اپنے ہمسایہ خانات خوقند سے آرہا تھا۔ اور بہت سی ریاستیں خود مختار ہو گئی تھیں۔ جنکے نام یہ ہیں۔ تاشکند۔ لور تیپا۔ اور اور جگہ افغانستان کے حکمرانی بھی ستا رہے تھے۔ آخر کار ۱۸۹۹ء کے عمل میں بخارا خیوا۔ خوقند سب روس کے قبضہ میں آ گئے۔ اگرچہ شیبانیوں کا دار السلطنت سمرقند تھا مگر اکثر زیادہ حاکم اور بعض اوقات خود مختار سلطنت بخارا میں تھی۔ کئی دفعہ امیر بخارا کا امیر ماوراء النہر ہو چکا تھا +

۱۰۰۷ - ۱۲۰۰ - ۹۹ جانیہ یا خاندان استراخان ۱۵۹۹ - ۱۷۸۵

جب روسیوں نے استراخان لے لیا سولہویں صدی کے وسط میں اُسکے دو امیر معزول یار محمد اور اُس کا بیٹا جان بخارا میں سکندر شیبانی پاس جاکر پناہ گیر ہوگئے سکندر نے فوراً اپنی بیٹی جان سے بیاہ دی جس سے باقی محمد پیدا ہوا جب اسکا ماموں عبداللہ دوم کا انتقال ہوا تو اس انتقال کے ایک برس بعد باقی محمد اپنے ماموں کا جانشین ہوا اور اوسکی اولاد نے سترہویں صدی کے اکثر زمانہ میں ثمرقند - بخارا - فرغانہ - بدخشاں - بلخ پر حکومت کی بعض اوقات بیچ میں خودمختار ریاست بھی ہو گئی - اب اس خاندان کی سلطنت کا تنزل شروع ہوا اور آخر کو درّانیوں نے اُنکے تمام ملک جو بحر جیحوں کے اس طرف تھے لے لئے سنہ ۱۷۰۰ کے قریب قوقند (فرغانہ) میں ایک اور خان انکا رقیب کھڑا ہوا سنہ ۱۷۸۵ میں قوم منگت نے جان کے خاندان کو نکال دیا ہنوز آخر جانی امیر ابو الغازی سے تخت سلطنت نہیں چھینا تھا کہ ساری سلطنت کے اختیار خان منگت کو حاصل ہو گئے تھے -

۱۲۰۰ - ۱۲۸۴ - ۱۰۰ منگت ۱۷۸۵ - ۱۸۶۸

منگت کے معنی چوڑی ناک یا فراخ بینی والے کے ہیں - یہ قوم منگت ہم نسل نوگائے کی تھی سولہویں صدی کے شروع میں انہوں نے اپنے وطن دشت قبچاق کو محمد شیبان کی تقلید کرکے چھوڑا وہ دولت بابان استراخان میں بہ تدریج ذی جاہ ہوگئے اور اٹھارہویں صدی کے آخر نصف میں اُنکے سردار فرمانروا بخارا کے وزیر ہوئے - پھر جنکے وزیر بنے تھے اُنہیں کو معزول کرکے بادشاہ ہو گئے - اب اس مملکت میں وہ وسعت نہیں رہی جو شیبانیوں کے عہد میں تھی وہ بہت کم ہو گئی تھی معصوم شاہ نے درّانیوں سے اسلئے لڑائیاں کیں کہ دریا جیحوں کی اس طرف کی ممالک کو پھر لے لے اسکو چند روزہ کامیابی ہوئی - بالفعل جو خان ہے وہ روسیوں کا باج گزار سنہ ۱۸۶۶ سے ہو گیا ہے +

۹۲) - ۱۲۸۹ خیوا کے خانان ۱۵۱۵ - ۱۸۷۲

خوارزم یعنی خیوا جسمیں کسی زمانہ میں اسکے اپنے خاندان کے بڑے بڑے بادشاہ حکومت کرتے تھے وہ جوجی خان کے خاندان کا جاگیردار تھا - ورودہ ماوراء النہر کے خانان سے تیمور کے وقت تک ٹھیک طور سے کچھ تعلق نہیں رکھتا تھا اور اور قبائل سیر اور دا سے تعلق رکھتا تھا جب تیمور کے زمانہ کے بعد

ملک میں ہل چل پڑ گئی تو محمد شیبانی کے ازبگوں نے خیوا پر اسی طرح قبضہ کیا جس طرح ماوراء النہر پر اور اور ۱۵۱۵ء میں ازبگوں کی ایک ریاست قائم ہو گئی جس کی ابتدائی تاریخ معلوم نہیں بخارا کے ساتھ برابر لڑائیوں میں کامیابیاں اور ناکامیاں ہوتی رہیں ۱۷۴۰ء میں نادر شاہ نے خیوا کو فتح کر لیا اور ایک برس تک یہاں ایک ایرانی حاکم رہا۔ آخر کو جرنیل کوفمین نے ۱۸۷۳ء میں اسکو روسیوں کی سلطنت کا ایک ضلع بنا لیا +

۱۰۲ خانان قوقند ۱۱۱۳ - ۱۲۹۳ — ۱۷۰۰ - ۱۸۷۶

شاہ رخ جو چنگیز خاں کی اولاد میں تھا وہ فرغانہ میں خود مختار رئیس بن گیا ۱۸۰۰ء میں قوقند کی ریاست قائم کی ۱۸۱۵ء کو خوقند میں تاشقند شامل ہو گیا۔ یہ سب ۱۸۷۶ء میں روسیوں کے قبضہ میں آ گئے +

باب چہاردہم ہندوستان و افغانستان

ہندوستان و افغانستان

خلفاء عرب کے کبھی ہندوستان کے کسی حصہ عظیم کا تعلق نہیں ہوا جب اہل عرب نے ہرات کو فتح کر لیا تو اسکے بعد ۴۴ہجری میں وہ کابل میں آن دھمکے اور یہاں سے ملتان میں اُترے مگر انھوں نے یہاں مستقل اقامت وحکومت کا ارادہ نہیں کیا جنوب کی طرف جو آگے بڑھے تو اس سے نتائج مستقل پیدا ہوئے اہل اسلام نے اپنی ابتدا ہی میں بحری چھیڑ چھاڑ سمندر میں سندھ کے دہانے تک شروع کر دی تھی اور ۹۲ہجری میں محمد قاسم نے سندھ کو فتح کر لیا اور ملتان تک قبضہ کر لیا۔ مگر پھر اہل عرب نے یہاں اپنی سلطنت کے وسیع کرنے کا خیال نہیں کیا تقریباً دو سو برس تک اہل عرب نے سندھ پر حکمرانی کی اور یہاں حاکم اپنی طرف سے مقرر کرتے رہے +

اہل اسلام نے ہندوستان کو ملک سندھ کی راہ سے نہیں فتح کیا بلکہ افغانستان کی راہ سے ہندوکش کے جنوبی کوہستانی ملکوں کو اہل عرب کا اپنی مملکت میں ابتدائً ملانا عارضی اور چند روزہ تھا مگر سیستان کے امیر یعقوب بن لیث صفاریہ نے اول کابل میں اہل اسلام کی مستقل حکومت جمادی دولت صفاریہ کی حکومت کے بعد دولت سمانیہ اپنی طرف سے یہاں حاکم مقرر کرنے لگی خلفاء سمانیہ کی طرف سے ایک صوبہ کا حاکم الپتگین تھا اس نے غزنی (غزنہ) میں ایک خفیہ مختار و آزاد سلطنت دولت اسلامیہ کی قائم کی -

اسکے بعد غزنی دو سو برس تک دار السلطنت خاندان غزنویہ کا رہا یہ خاندان بھی سلطنت اسلامیہ میں پایہ بلند رکھتا ہے - سلاطین غزنویہ نے ہندوستان پر حملہ کر کے اور لاہور میں اقامت اختیار کر کے در اصل ہندوستان میں سلطنت اسلامیہ کی ابتدا کی ہے لاہور میں سلطنت غزنویہ نے ہی محمد بن سام غوری کو ہندوستان میں فتح وظفر کی راہ بتائی اور دہلی میں اسی کے سبب سے وہ سلاطین ہوئے جنہوں نے سارے شمالی ہندوستان میں اپنی حکومت متسلط کو قائم کر لیا - پھر بابر نے ہندوستان پر حملہ کر کے ان تمام جھگڑوں کو مٹا دیا جو دہلی کی سلطنت کی بابت آپس میں ہو رہے تھے اور جن کے سبب سے حکومت میں ضعف آگیا تھا بعد ازاں بابر کے پوتے اکبر نے کل ہندوستان پر اپنی سلطنت کا نقارہ بجوایا اور سلطنت بڑی شان و شوکت وعظمت کی قائم کی جسکا خاتمہ اس صدی میں ہوا ہے +

۳۵۱ - ۵۸۲ - ۱۰۳ غزنویہ (افغانستان و پنجاب) ۹۶۲ - ۱۱۸۶

سلاطین سمانیہ کو شوق تھا کہ وہ ترکی غلاموں کو اعلیٰ عہدے دینے سے [illegible] حاکم مقرر